

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_228671

UNIVERSAL
LIBRARY

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعلنا من جملة من يحبونه ويحبونهم

گزارش مشرب و مایه

یعنی

لب لباب شنوی مولانا روم و شنوی شریف خواجہ باقی باللہ
شنوی شریف معدن فیض و شنوی شریف غریب نامہ

مع

تذکرہ مصنفین

مؤلف

پیشوا علی غازی خان لاہوری مرشدی حضرت مولوی احمد نیکان صاحب قادری نقشبندی شتی مدظلہمعالی
مصنف عوامی احمدیہ و سنن احمدیہ معروف بہ فتاویٰ محبوبیہ و معارف احمدیہ
کمترین قاری خواجہ نصیر الدین و میر سردار علی خان و صوفی غلام محمد احمدی حیدر آبادی نے

طبع شد فی دارالکتاب لاہور

فہرست مضامین مجموعہ ہذا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵	قصیدہ مولانا ذریعہ احمد علی صاحب	۱۸	مولانا کا دہر و رقاعت	۲۵	مولانا کی شہنوی
۶	صحت نامہ	۱۹	مولانا کی سخاوت	۲۶	شہنوی کا دفتر ہفتہ
۷	وجہ تالیف و حالات مولف	۲۰	مولانا کا علم و تواضع	۲۷	شہنوی کی تعریف
۹	سوانح مولانا سرور	۲۱	مولانا کا وعظ	۲۸	شہنوی کی شہرت
۱۰	مولانا کا نام و نسب	۲۲	مولانا کا علم مجلس اور ادب	۲۹	شہنوی پر اعتراض اور اس کے جواب
۱۱	مولانا کا خاندان	۲۳	مولانا کا انکسار	۳۰	شہنوی کی تنقیص
۱۲	مولانا کے والد ماجد	۲۴	مولانا کی وجہ معاش	۳۱	تنقیص کا جواب
۱۳	مولانا کی ولادت اور تعلیم	۲۵	مولانا کا امرا سے اجتناب	۳۲	مولانا کا فیصلہ
۱۴	مولانا کی حیثیت اور علم باطن	۲۶	مولانا کی بیخودی	۳۳	مولانا اور حدیث و راہی نامہ
۱۵	مولانا اور شمس تبریزی کی ملاقات	۲۷	مولانا کا رباب بابے کوٹا	۳۴	شہنوی اور حدیث کے مضامین کا مقابلہ
۱۶	مولانا کی شمس تبریزی کے ساتھ بیعت	۲۸	مولانا کی عیالات	۳۵	نہایت شہنوی
۱۷	شمس تبریزی کا جلا جانا اور جلا جانا	۲۹	مولانا کا وصال	۳۶	شہنوی شریف کی تصنیف میں مشکلات
۱۸	شمس تبریزی کا جلا جانا یا قتل ہونا	۳۰	مولانا کے طریق کی سمیت کا طرز	۳۷	قد کر کے خواجہ مدد شمس محمد
۱۹	توضیح پلا کوخان کا علم اور نامی	۳۱	مولانا کی اولاد	۳۸	مرتبہ الدفاریسی خواجہ مدد
۲۰	مولانا اور شیخ صالح الدین زکوب	۳۲	مولانا کے معاصر ملوک	۳۹	تفصیل طبع علی باب از شاہزادہ محمد
۲۱	مولانا اور حسام الدین علی	۳۳	مولانا کے حکماء	۴۰	الباب شہنوی منوی
۲۲	مولانا کے اخلاق و عادات	۳۴	مولانا کے علماء	۴۱	باب در حد
۲۳	سماج اور مولانا کا استفراق	۳۵	مولانا کے ادیبان	۴۲	باب در سنت
۲۴	مولانا کا ذکر مرزا قیصر خان	۳۶	مولانا کی تصانیف	۴۳	باب در حقیقت ابو بکر صدیق
۲۵	مولانا کی شہنوی	۳۷	مولانا کا دیوان	۴۴	باب در حقیقت ابو بکر صدیق

نمبر	مضمون	نمبر	مضمون	نمبر	مضمون
۲۷	باب ۴ در صفت عرفان روق رب	۴۰	باب ۲۴ در ذکر	۱۰۰	باب ۴۰ در حب
۲۸	باب ۵ در صفت عثمان غنی رضی	۴۱	حکایت زکریا که خضر را در خواب دید	۱۰۳	باب ۴۱ در فنا و بقا
۲۹	باب ۶ در صفت علی رضی رضی	۴۲	باب ۲۵ در استغفار	۱۰۴	حکایت سخنی که شیطان
۳۰	باب ۷ در ایمان	۴۳	باب ۲۶ در خلوت	۱۰۶	باب ۴۲ در صحبت
۳۱	حکایت گبر در زمان بایزید	۴۴	باب ۲۷ در تفکر	۱۱۲	باب ۴۳ در طب
۳۲	باب ۸ در بهارت	۴۵	باب ۲۸ در خوف	۱۱۵	باب ۴۴ در صفت اولیا
۳۳	باب ۹ در غار	۴۶	حکایت منزه اودن عمر بن دوس	۱۱۹	باب ۴۵ در پیر و شیخ
۳۴	باب ۱۰ در زکوة	۴۷	باب ۲۹ در رجا	۱۲۲	حکایت وحی الی موسی بابت عبادت
۳۵	باب ۱۱ در صوم	۴۸	حکایت پیر چنگی در عهد عمر	۱۲۵	باب ۴۶ در صوفی
۴۰	باب ۱۲ در حج	۴۹	باب ۳۰ در صبر و حلم	۱۲۶	باب ۴۷ در تحقیق و تقلید
۴۱	باب ۱۳ در علم	۵۰	حکایت سوال شیخ از شیخ	۱۲۸	باب ۴۸ در مکالمه
۴۲	باب ۱۴ در توحید	۵۱	باب ۳۱ در شکر	۱۳۱	باب ۴۹ در نطق
۴۵	باب ۱۵ در صدق	۵۲	باب ۳۲ در وفا	۱۳۲	باب ۵۰ در آفت لسان
۴۶	باب ۱۶ در عشق	۵۳	باب ۳۳ در توکل	۱۳۴	باب ۵۱ در خدمت دنیا
۵۸	باب ۱۷ در اخلاص	۵۴	حکایت وحی الی موسی بابت ربوبی	۱۳۸	حکایت گریه ستر
۵۹	حکایت آتش افروز در عهد عمر	۵۵	حکایت گاو و گوسفند	۱۴۱	باب ۵۲ در خدمت خلق
۶۰	باب ۱۸ در توبه	۵۶	باب ۳۴ در رضا بالقضا	۱۴۲	حکایت گنهگار در عهد شیب
۶۲	باب ۱۹ در زهد	۵۷	حکایت همان شدن یار و دوست	۱۴۳	باب ۵۳ در خدمت نفاق
۶۳	باب ۲۰ در فقر	۵۸	باب ۳۵ در تسلیم	۱۴۵	باب ۵۴ در حرص
۶۵	حکایت خلیفه گروانین محمود غزنوی	۵۹	باب ۳۶ در صبر	۱۴۶	باب ۵۵ در قناعت
۶۶	باب ۲۱ در جهاد	۶۰	باب ۳۷ در قسب	۱۴۹	باب ۵۶ در صبر
۶۷	باب ۲۲ در راقبه	۶۱	باب ۳۸ در انفس	۱۵۲	باب ۵۷ در عداوت شیطان
۶۸	باب ۲۳ در تقوی	۶۲	باب ۳۹ در کاشف و مشاوه		

۵۹ باد	در صبح طاعت	۲۱۵	۵۸۲
۶۰ باد	در زمستان نصیحت	۲۲۰	۵۸۸
۶۱ باد	در فصل ظلم	۲۲۲	۱۶۰
۶۲ باد	در حسن خلق	۲۲۶	۱۶۲
۶۳ باد	در سخا	۲۲۶	۱۶۳
۶۴ باد	در ادب	۲۲۶	۱۶۳
۶۵ باد	در کبر و عجب	۲۲۶	۱۶۴
۶۶ باد	در آفت ریاست	۲۲۸	۱۶۹
۶۷ باد	در رحم و شفقت	۲۲۸	۱۶۱
۶۸ باد	در نصیحت و بکا	۲۲۸	۱۶۴
۶۹ باد	در دعای گریستن زاهدی و محبت خدا	۲۲۹	۱۶۴
۷۰ باد	در دعا	۲۲۹	۱۶۸
۷۱ باد	در دیدن بار	۲۳۰	۱۸۰
۷۲ باد	در عواص	۲۳۰	۱۸۳
۷۳ باد	در زینت بدن	۲۳۱	۱۸۶
۷۴ باد	در زینت نفس	۲۳۱	۱۹۳
۷۵ باد	در آردن آردن بار کمر	۲۳۲	۱۹۶
۷۶ باد	در آفت شهرت	۲۳۲	۱۹۶
۷۷ باد	در آفت زنده و زنده	۲۳۳	۲۰۲
۷۸ باد	در آفت شمشیر	۲۳۳	۲۰۴
۷۹ باد	در عقل	۲۳۴	۲۰۶
۸۰ باد	در قلب	۲۳۴	۲۰۶
۸۱ باد	در سبب بیان در حدیث	۲۳۴	۲۰۶
۸۲ باد	در روست	۲۳۴	۲۰۶
۸۳ باد	در روست غبار	۲۳۵	۲۱۳
۸۴ باد	در روست غبار	۲۳۵	۲۱۳
۸۵ باد	در روست غبار	۲۳۵	۲۱۳
۸۶ باد	در روست غبار	۲۳۵	۲۱۳
۸۷ باد	در روست غبار	۲۳۵	۲۱۳
۸۸ باد	در روست غبار	۲۳۵	۲۱۳
۸۹ باد	در روست غبار	۲۳۵	۲۱۳
۹۰ باد	در روست غبار	۲۳۵	۲۱۳
۹۱ باد	در روست غبار	۲۳۵	۲۱۳
۹۲ باد	در روست غبار	۲۳۵	۲۱۳
۹۳ باد	در روست غبار	۲۳۵	۲۱۳
۹۴ باد	در روست غبار	۲۳۵	۲۱۳
۹۵ باد	در روست غبار	۲۳۵	۲۱۳
۹۶ باد	در روست غبار	۲۳۵	۲۱۳
۹۷ باد	در روست غبار	۲۳۵	۲۱۳
۹۸ باد	در روست غبار	۲۳۵	۲۱۳
۹۹ باد	در روست غبار	۲۳۵	۲۱۳
۱۰۰ باد	در روست غبار	۲۳۵	۲۱۳

۲۵۴	در بیان مقام دین و شرط سلوک	۲۶۲	حالات مولانا سید محمد قاسم کا دوری	۲۸۳	حضرت قبلہ کا کلام منظوم
۲۵۵	در بیان اشتغال و روحی ان شخصیت	۲۶۳	نظم در حالات حضرت سید شاہ الطیف	۲۸۴	حضرت قبلہ کا وصال
۲۵۶	مناجات	۲۶۴	مولانا محمد قاسم	۲۸۵	حضرت اشرف علیہ الرحمہ کا کلام منظوم
۲۵۷	بیان توحید و طلب مطلوب حقیقی	۲۶۵	حالات حضرت سید شاہ فیض الزمان کا دوری	۲۸۶	مثنوی سعد بن سید
۲۵۸	در تحقیق مشاہدہ و رویت حق	۲۶۶	مع سید شاہ محمد زمان کا دوری الدامادی	۲۸۷	در حمد
۲۵۹	در تحقیق معنوی و فناء در وحدت حق	۲۶۷	نظم در حالات حضرت سید شاہ محمد زمان کا دوری	۲۸۸	در مناجات
۲۶۰	در بیان فنا و بقا و تجسلی ذاتی	۲۶۸	تفصیل اولاد حضرت سید شاہ محمد زمان کا دوری	۲۸۹	در نعت
۲۶۱	در تجسلی ذاتی و تجسلی معنوی	۲۶۹	حالات حضرت اشرف علیہ الرحمہ	۲۹۰	در بیان خدمت دنیا
۲۶۲	در تحقیق علم و ایمان و یقین و حق یقین	۲۷۰	حضرت اشرف علیہ الرحمہ کی تصانیف	۲۹۱	در بیان توبہ
۲۶۳	در تحقیق تجلیات و کشف	۲۷۱	حضرت اشرف علیہ الرحمہ کے خلاق آداب	۲۹۲	در بیان صبر
۲۶۴	در بیان تولد خواجہ عبد اللہ و خواجہ عبد اللہ	۲۷۲	نظم در حالات حضرت اشرف علیہ الرحمہ	۲۹۳	در بیان شکر
۲۶۵	ساقی نامہ	۲۷۳	حالات حضرت حکیم بادشاہ الدامادی برادر	۲۹۴	در بیان رضا
۲۶۶	تفسیر مولف و توصیف حضرت حکیم	۲۷۴	حضرت حکیم بادشاہ علیہ الرحمہ کی تعلیم	۲۹۵	در بیان قناعت
۲۶۷	تفسیر مولانا محمد امجد علیہ الرحمہ کی	۲۷۵	حضرت حکیم بادشاہ کے استاد کی تفصیل	۲۹۶	در بیان توکل
۲۶۸	تفسیر تاملی عبد الرحیم بیک توپکوف	۲۷۶	آپ کے استاد و ن کے متصل حالات	۲۹۷	در بیان تقویٰ
۲۶۹	تفسیر تاملی عبد الرحیم بیک توپکوف	۲۷۷	حضرت حکیم بادشاہ کی صحبت اور علم باطن	۲۹۸	در بیان طاعت
۲۷۰	تفسیر تاملی عبد الرحیم بیک توپکوف	۲۷۸	نظم در حالات حضرت حکیم بادشاہ	۲۹۹	در بیان حسن اخلاق
۲۷۱	تفسیر تاملی عبد الرحیم بیک توپکوف	۲۷۹	حضرت حکیم بادشاہ کے تلامذہ	۳۰۰	در بیان تواضع
۲۷۲	تفسیر تاملی عبد الرحیم بیک توپکوف	۲۸۰	حضرت حکیم بادشاہ کے خاوار	۳۰۱	در بیان خدمت مجرب
۲۷۳	تفسیر تاملی عبد الرحیم بیک توپکوف	۲۸۱	حضرت حکیم بادشاہ کے صاحبزادہ اور	۳۰۲	در بیان سخاوت
۲۷۴	تفسیر تاملی عبد الرحیم بیک توپکوف	۲۸۲	ادوں کی اولاد	۳۰۳	حکایت راجہ بھری و سگ
۲۷۵	تفسیر تاملی عبد الرحیم بیک توپکوف	۲۸۳	حضرت حافظ عباس علی خان علیہ الرحمہ کی تعلیم	۳۰۴	حکایت عرب سخی مرد
۲۷۶	تفسیر تاملی عبد الرحیم بیک توپکوف	۲۸۴	حضرت خواجہ محمد سلطان علیہ الرحمہ کی تعلیم	۳۰۵	در بیان خدمت نخل
۲۷۷	تفسیر تاملی عبد الرحیم بیک توپکوف	۲۸۵	حضرت حکیم بادشاہ محمد رضا علیہ الرحمہ کی تعلیم	۳۰۶	در بیان عدل
۲۷۸	تفسیر تاملی عبد الرحیم بیک توپکوف	۲۸۶	حضرت حکیم بادشاہ کی تصانیف و تفصیل	۳۰۷	در بیان بخشش

قصیده در ثنبت بنفید وقت و بایزید و بان قطب زبان مولای و مرغدی حضرت و الدی حاجی حافظ محمد عباس علیخان صاحب قبله قادری نقشبندی مجددی امر وی قدس سره العزیز

مصنفه فاضل اجل عالم باعمل مولانا نذير احمد خاٹنا و سپور

تساوی و نون مثل اک مد م و ایشا کا تعمیر ستر عالی عارف باز بعضانی لطائف طبعی و انی از مر واکرے ہر مددگار کن آفتاب کی کمالیات و احوال الہیت میں رکھے نضر حق کا بل سے اہل انبیا اہل بیت سے ان کے ساتھ تین جلیب باہر و گویا بار و گستر	نثار و مدد کیم میں ہی اس سبب ایا سراپا شاہ جلال نہیں کچھ ایشا کا جلتا قلب بین او کو ہوش نہ دے کمل تعالیاں مراد ہا ویز ایشا ریا صاحب کو تو ازیز زاجاں تابان کا یہی انجام نہ پایا ہوئے عارفان کا ہوا میں میرا یہ دیکھ کا شاد و مران کا عبد الہی ہو گیا اوسم ہر یہ گشت کا	سابق صفت کی طرح عیاس علیہ السلام خدا و اس حق کا فضل اتہا والہ لائق ہو ہر ہو عارفان و مومنین اراقب ہوا میں خلیفہ کے مجتہد حقیقت جات تھے موت بچا ہے وہ جات موت کجاست ہر حق کو اٹھنے کجا کی شیں مبارک کا کہیں کیا کلم کی کہ خبر کو نہیں	وفا پر شکل انی بیاد میں یوز ایشا ست صفت کی کوئی نہیں ہندو لاشا کند کہ نہ سمجھتا مارہ و کجاست ولایت تھی او نہیں حال و تھا اضطر سلوک اقصیٰ مرتبہ ہوا سکے فنا کا یہ ریافت کیا کہ ان کو گویا غیبیان کا بارگاہ اراد میں کجاست بیست ایشا عجب ہر حال و حال ملک ایشا کا
--	--	--	---

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

وجہ تالیف - یہ اظہار ہے کہ مہنیا و عافین اولیا و کاملین کا فیضان محبت ایک گناہ یا بدولت اور عزیز الہی نعمت ہے

ہر کو خواہد ہنسنی با خدا | گوشتین اندر حضور اولیا | ایک زمانے سے محبت با اولیا | بہتر از صد سال طاعت پر یا

انہیں کی ذات پر کلمات عالم کا مار سے اپنی سے قلوب عاشقین کو ایسا اور دیر و شتاب سے کوا جلا نصیب ہوئی ہے

ہر من کہ اسرا فیل و مستند اولیا | مردہ را از ایشان حیات است و نما | اولیا را در درون کم نقیبات | طالبان را از وحیات بے بہا

نشو و نماں نقیبات را گوشتیں جس | کہ ز تنہا گوشت جس باشد جس | جانہائے مردہ اندر گوشتیں | بھرید ز آوازشان اندر نفس

فی زمانہ چونکہ طب و دانش شمع اور جو باطل مقبس ہے اس لیے بزرگوں کا جو رہا جو عطا اور انکی شجاعت شکل ہوئی ہے لہذا فرما ہے

فیض محبت میرے بجز فیض کلام | سدا فیاض کر دین کم علم | اولیا را در کلمات اولیا کی تصانیف کو جو حقیقت آیات دینا

و کلمات طبیات میں لطف غنی نہ آئے انکی محبت کا قلم مقام جان کا چار ایاب فتویات تدبیر بہر کم لایزال حالت مصنفین بطور تذکرہ و

کر کے اس مجموعہ میں شریک کر کے ہیں۔ و اللہ ولی التوفیق۔ مولف غنی عنہ۔

حالات حضرت مولف و ظلہ العالی مرتبہ فدوی میر لیاقت علی خان حمید آبادی منصب راجہ کا

آپ کی تاریخ ولادت ۱۲ شعبان ۱۲۸۱ھ کاتب رشید و شہید وقت ہوا اور مولد مقام امیر پور ضلع مراد آباد شمالی ہند ہے۔ وہیں آپ کے علوم و فنون کا آغاز ہوا

حدیث کو تفسیر و قول۔ ادب و فانی حکمت و فلسفہ منطق و ریاضی فلکات و خطاطی کی تحصیل فرمائی۔ اکثر کتب و رسائل کو نہایت مستفہر ہیں۔ یہ فتاویات

اور ادب آپ کو خاص طور پر پسند ہے۔ عربی فارسی نظم و نثر صحیح و فنی نہایت ہی فصیح و بیغ فی الہدیاب تحریر فرماتے ہیں انکی کتابیں مختلف علوم میں

تصنیف فرمائی ہیں۔ آپ کے فتاویات حجاز اندر افغان محمدی صلعم۔ خدا تعالیٰ نے انسانی ہمدردی کو شک و شبہ میں بھری ہوئی انکی کتابیں

سب عبادتہ آپ ملت ہیں۔ خرو تہی رست دلیل رسیدگان کمال | کہ چون سوار بر سہل رسد پیادہ شود

آپ نے علوم و فنون متعدد شیوخ سے حاصل فرمایا اور اپنا بیانیہ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۰۰ھ در شہید بنظر ہے والد ماجد حضرت حافظ محمد عباس علی خان

قدس العزیز قادری نقشبندی امروہی کی محبت توہ فرمائی اور ۱۴ سال کے بعد تیار ۳۱ شعبان ۱۳۰۰ھ شہید بنظر ہے بعد میں بکمال سوائے نون طووس

خلافت عالی اور اب آپ کا فیضان جاری ہو آپ کی تعلیمت میں سلطان الدار تک فوت ہوا جو جانی کو آپ کی نسبت عالی الہی لطف سے

نسبتش ارفع و قوی اثرش | اہل دل میکنہ بیک نظرش | خلف الاستعداد کو کو لکایا قلم میں علامہ عینی و مقام کی توجہ آپ کو بجا

سلوک جذب ہو کر ایک اہل کو بچہ بن گئے۔ اتباع شرع غریف۔ وی سنت سیدہ اعتنا جات نامہ ضریح کشا میں داخل ہے قطعہ

مرد و ریش بے قدر و قیمت اگر | پر پر ہو اگس باشد | یا چشتی رولان شود و پر آب | تو یقینش کن کہ خس نہ

الطیف ہے کہ اور دن پر اب مترنم ہیں۔ ایک ہفتاد و دولت ہمہ را عذر بنہ | چون ندین تحقیقت رہا سازند

ان کی توجہ کیا کہ آپ کی شہسوی سب کو کو کو عرض دفع ہو جائیں نہ آیات پر کہ سب پہلے انکو مرین کا لہذا فی جاری ہو ہوا جس کے بعد آپ کی

ادب کا ہر گز کی غفین بیکار ہو کر کہ لکایا نسبت کو کو جانی ہو چھ خاص محمد صلیم کو بجا ہوش حاصل اتالیق سنت بنیمو۔ اکثر نام و نشان

اِنْ اَفْلَحَ الْاَعْمَالُ لَفِي الصَّالِحِينَ

شعوی سنوی حضرت مولانا رومی کا عمدہ اور ناباب انتخاب

موسم
بِسَبَابِ
رسالہ انتخاب

مصنفہ

حضرت مولانا خواجہ درویش محمد بخاری نقشبندی حجازی

مع

تذکرات مولانا روم و خواجہ صاحب حوم

مولفہ

سلا مرثیہ لکھنؤ مولانا روم و مرثیہ حضرت مولانا خواجہ محمد بخاری نقشبندی حجازی
آپ جہانگیر علیہ السلام وغیرہ کے منتخب مرثیہ مولانا روم و خواجہ صاحب حوم کے منتخب
مرثیہ لکھنؤ ۱۹۱۸ء

مطبوعہ دارالکتاب لکھنؤ

تذکرہ حضرت مولانا رومی قدس العزیز

خدا یا از تو کسب منصفی را

فیکر ایک افظ منزل از السماء ارشاد حضرت خیر الوری صلی اللہ علیہ وسلم

یاموز گفته خیر بیشتر

مولا کا نام از نسب [آپ کا نام محمد و لقب جمال الدین - منسوب صدیقی - بموجب رویت سپہ سالار تسلیم الرشید جانب الہا آپ کا شجرہ نسب یہ ہے

مولانا کا زمانہ ان آپ کے سب بزرگ علماء و فضلاء و اولیاء کا ملین سے گذرے ہیں چنانچہ آپ کے پردادا شیخ محمد خلیل الملحی حنفی نامی حضرت شیخ احمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ تھے اور آپ کے دادا شیخ حسین بنی درویش کامل ہونیکے علاوہ عالم تجربہ بھی تھے ایک شب محکمہ خازنہ شاہ ولی خراسان نے عالم دیباچین دیکھا کہ حضرت معلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اسے مجھ سے بہتر نبی و فرستادہ شیخ حسین بنی کے ساتھ یہ عقیدہ کر دیا ہمیں ہوتے ہی اوس نے آپ کے ساتھ اپنی صاحبزادی کی شادی کر دی جس کے بطن سے مولانا کا والد شیخ مبارک الدین تولد ہوئے۔

سوال نمبر ۱۰۰: والد ماجد آپ کا کمال و لقب بہا الدین اور عرف سلطان العلماء ہے۔ تہوڑی ہی عمر میں آپ فاریغ تحصیل عالم کمال اور جمیع علوم و فنون میں فاضل ہو کر سنہ تعلیم و تدریس اور سجادہ ہدایت و ارشاد پر فائز ہوئے اور فیض رسان خلعت تھے۔ آپ نے علم باطنی کی تحصیل اپنے والد بزرگوار سے فرمائی اور اسکے بعد شیخ وقت نجم الدین کبر کی خوارزمی سے بعدیت خلافت باطنی حصد بنا کر طالبان علوم و ظاہری و باطنی مقامات و دروہ راستے آپ کی خدمت میں متفاد و کی غرض سے حاضر ہو کر کامیاب ہوئے رہتے تھے۔ تاہم بعض حاسد ظاہر میں لکھا آپ کے کمالات کی تردید کرتے اور معترض رہتے تھے کہ بالافتاء ایک ہی شب میں ۳۰ ہزار معجزین ملے آنحضرت صلی علیہ وسلم کو عالم برہما میں دیکھا کہ ابن جناب پر کمال شفقت فرمائی اور خطاب سلطان العلماء سے سر فرازی بخشی۔ علی الصبح یہ سب معارضات کثرت فیض جذبت میں تدبیر کی غرض سے حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ "جب تک آنحضرت صلی علیہ وسلم نے اپکو متنبہ نہ کیا انکار سے باز نہ آئے" بالآخر سب توبہ کی اور آپ مرید ہوئے۔ اسکے بعد آپ کے کمالات کا عالم غیر شمر ہو گیا ہر طرف سے جو حقوق طالبان خدا کی اور بھی آمد ہوئی ملا کہ عرب و عجم سے علماء و فضلاء آپ کی خدمت میں فتنے بھیجئے گئے۔ مزار اذنی آپ کے دربار میں ہر وقت حاضر رہتے گئے۔ ہندو راجا کی خدمت میں خلق اللہ کو ارادت دہی کہ آپ کے حلقہ درس و تدریس اور ذکر و مراقبہ اور مجالس و عطا و تذکر کے مقابلہ میں دربار شاہی کی رونق گہٹ گئی۔ چونکہ اکثر شیخین و عظمیوں میں الحاد اور فلسفہ اور بدعتی کے خلاف میں میانہ فرمایا کرتے تھے یعنی جو کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو فلسفہ کی برائی تقویوں کے باندہ ہو گئے میں اپنی نجات کی کیا امید رکھتے ہیں" انوں زمانہ میں امام فخر الدین رازی فلسفی بادشاہ وقت کا اوتا اور مشیر خاص تھا۔ لہذا وہ آپ کے حصاد و فیض رکھنے لگا لیکن بادشاہ آپ کا بھی بڑا متفقہ تھا کہ اسے گاہے گاہے آپ کے سلام کے واسطے حاضر خدمت بھی ہو کر آتا تھا اسلئے اگرچہ وہ آپ کی خواہی کیلئے حاضر ہوتا تھا کہ کوئی موقع ہاتھ نہ آتا تھا۔ اتفاقاً ایک روز بادشاہ معہ حکیم مذکور حاضر خدمت ہوا اور وقت آپ کے دربار میں ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمیوں کا ہجوم تھا بادشاہ یہ دیکھ کر حیران و دنگ رہ گیا حکیم کو موقع مل گیا اور اس نے بادشاہ سے اس شرت رجوعات کے متنازع بیان کئے اور کھلا کر اسکا فی الوقت کچھ ارشاد کیا گیا تو امور سلطنت میں خیر و عظیم فرمایا گیا۔

الحاصل بادشاہ پراس کے بھائی کا افریو گیا

دوستی جابل شیرین سخن کم شنو کان ہست چون سخن
 بالآخر شاہ متحاکم بادشاہ نے بمشورہ حکیم مذکور خزانہ شاہی کی کوئی ایک خدمت میں بھیجا کہ عرض کیا
 کہ اسکو بھی آپ قبول فرمائیں کہ اسکے سوا اور جلد نوانات شاہی آپکے یہاں موجود ہیں اور اگر آپکو بادشاہی کی ضرورت
 نہیں ہے تو آپ کسی دوسرے مقام کو تشریف لیجائیں آپنے اس پیغام کو سکر بادشاہ کی سمجھ پر بہت افسوس کیا کہ اس
 حکم کا مطلب دنیا سے ولی خیال کیا حالانکہ میں باغی۔

اسکے تشریف شاخت جازا پکستہ فرزند عیال و خاندان اپنے کندہ دیوانہ کنی ہر دو جہان نشینی دیوانہ تو ہر دو جہان کی ہست
 اور شاہ فرمایا کہ انشاء اللہ کل یہاں سے فقیر جلا جائیگا معتقدین میں سے جس کا جی چاہے فقیر کے ساتھ چلے اور کسک
 محترم خوارزم شاہ یہاں کا بادشاہ بیگانہ واپس آئیگا مورخین کا بیان ہے کہ آپکی دل آزاری اور آپکے بیرون ہونے کی خبر
 بغدادی کا تکیل مامق خوارزم شاہ کی زوال سلطنت کا باعث ہوا۔

بچ تو سے را خدا رسوا کرد تا قلوب اولیا نامد برد

الغرض دوسرے روز آپ بلخ سے روانہ ہوئے اور آپکے ہمراہی میں تین سو آدمی آپکے مریدین خاص نے
 بھی ترک وطن کر دیا اور سر اسیمہ آپکے ہمراہ چلے گئے آپکے چلے جانے کے بعد بادشاہ کو خبر ہوئی تو اسکو بھی بہت سزا
 افسوس ہوا اور آپکو واپس بلانا چاہا مگر آپ واپس نہ ہوئے اور اسکے کچھ عرصہ بعد اسکی سلطنت تباہ و تاراج ہوئی
 بلکہ کہ خون ناحق بروائے شمع را چندان امان نداد کہ شب راستی

آپ منزل بمنزل مقام بمقام کوچ کر گئے ہوئے نیشاپور پہنچے وہاں چند روز آپکا قیام رہا حضرت فرید الدین عطار
 آپکا کمال احترام کیا وہاں سے سفر کر کے بغداد تشریف پہنچے یہاں حضرت شیخ اشعین شہاب الدین سہروردی حلیہ
 سے ملاقات ہوئی وہاں مدتوں قیام رہا روز اذ شہر کے تمام علما اور مشائخ اور امرا اور رؤسا آپکی ملاقات کیلئے
 آئے تھے اور آپنے معارف و حقائق کی تعلیم پاتے تھے آپنے بسم اللہ تشریف کا وعظ بیان فرمایا جو ایک محضوین میں
 اتفاقاً اس عرصہ میں کچھ آدمی شاہ روم علاء الدین سلجوقی کے درباری بطور سفارت بغداد تشریف میں آئے ہوئے تھے
 وہ بھی کئی مرتبہ آپ کے جلسہ درس و وعظ اور خطبہ ذکر و توہم میں شریک بنے سب حلقہ گوشہ نشین گئے وہاں سے واپس کر
 شاہ روم سے آپ حالات بیان کئے وہ غائبانہ آپکا مہر دہو گیا۔ پھر آپ بغداد تشریف مجازا ور وہاں سے بعد حج کر نیشے
 ملک شام آئے۔ وہاں سے زنجان کے شہر آق بن تشریف فرما ہوئے۔ اس شہر میں آپ خاتون ملک سعید فرید الدین
 کے یہاں مہمان رہے اور پھر وہاں سے لازندہ تشریف لیگئے جہاں ایک سال تک قیام رہا اس عرصہ میں مولانا کی عمر
 سال کی ہو گئی اور شاہی کردی گئی اس کے بعد سلطان علاء الدین کی درخواست پر آپ تونہ کو روانہ ہوئے جب قریب

پہونچے بادشاہ نے پیدا و پال کر آپ کا استقبال کیا اور آپ کی سواری کے پیادہ ہمسرا و چکر آپ کو شہر میں لایا ایک عالی شان مکان میں فرکوش کیا اور تازہ ریت آپ کے فیضانِ صحبت سے مستفید رہا تا پنج ۸۲۸ھ ربیع الثانی ۶۲۸ھ بروز جمعہ آپ نے وفات فرمائی آپ کا مزار شریف قونیہ میں ہے۔

مولانا کی ولادت اور تعلیم آپ تین سالہ میں بمقام بیچ پیدا ہوئے اور ۱۲ سال کی عمر میں بہرِ علم اپنے والد ماجد آپ نے وطن سے سفر فرمایا اور نیشاپور گئے وہاں حضرت فرید الدین عطارؒ کی ملاقات سے متاثر ہوئے انہوں نے اپنی کتاب اسرارِ نہایت تلطف سے آپ کو عنایت فرمائی اور آپ کے والد ماجد سے فرمایا کہ ”اے فرزندِ اگرامی بدارِ زو و بادشاہ کو از نفسِ گرم آتشِ بیخوشگانِ عالم زند“ اسکے بعد آپ بغداد شریف تشریف لگئے وہاں آپ کا ساہا سال قیام رہا آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں باقی جو خفی تھے اسکے علاوہ آپ نے بہت کچھ علم ظاہر و باطن سیکھا ترمذی محقق خلیفہ رشید والد بزرگوار سے حاصل کیا پھر وہاں آپ نے مکہ حجاز کا سفر کیا وہاں شام اور دجلان تشریف لگئے اور شہرِ ارق میں مقیم رہے وہاں سے لارنگہ گئے اور سال تک وہاں مقیم رہے اس وقت آپ کی عمر ۵۸ سال کی تھی علو ظہرِ تعلیم قریب تکمیل پہونچ چکی تھی وہیں آپ کی شادی ہوئی اور ۱۲ سالہ میں بڑے فرزند سلطان بہار الدین ولد ولد ہوئے۔ پھر آپ قونیہ تشریف لگئے وہیں آپ کے والد ماجد کا ۱۲ سالہ میں وصال ہوا اسکے بعد ساہا سال آپ نے دمشق اور حلب کے مدارس میں خدمت و ماسدہ خلاویہ میں کمال الدین ابن عبد الحلیم عمرو بن احمد تہذیبہ اللہ اور دوسرے علماء و فضلا سے تعلیم پائی آپ کے علمی مدارج حد بیان سے خارج ہیں صاحب جو اہر تفسیر کہتے ہیں کانِ عالِم بالمدن اہب و اوسع الفہم عالم بالخلاف و انواع العلوم۔ بعد وفات آپ کے پر بزرگوار آپ بھی ان کے قائم مقام کے طور پر مولانا کی حیات اور علم باطنی اول آپ نے والد بزرگوار سے بیعت کی اور انہی سے نیز ان کے خلیفہ سید ابن الدین محقق ترمذی سے جو آپ کے تالیف بھی تھے طریق سلوک اور تعلیم و انبات طریفہ کبر و یہ سہر و رہہ حاصل کی ایک کونین سید صاحب نے بعد وفات آپ کے والد ماجد آپ سے فرمایا کہ آپ کو دینے کیلئے آپ کے والد بزرگوار جو مجھ کو امانت تفویض کر گئے ہیں اب میں وہ آپ کے حوالہ کر دیتا ہوں یہ کہہ کر انہوں نے آپ سے بہت روزے معاف کیا اور جو کچھ دینا تھا دیدیا۔

آپ کے والد بزرگوار کو دو سلسلوں میں اجازت تھی جو حضرت شیخ احمد غزالی تک پہونچتے ہیں ایک یہ کہ محمد بہار الدین ابن عبد اللہ و شیخ حسین البلیغی عن شیخ والدہ شیخ احمد الخلیل عن شیخ احمد الغزالی دوسرا یہ کہ محمد بہار الدین ابن عبد اللہ عن شیخ عبد اللہ بن عبد اللہ عن عماد الدین السہروردی عن شیخ احمد الغزالی عن ابی بکر التستاح عن ابی القاسم الکراکی عن ابی علی

۱۵ شیخ ابوالنجیب دوسرے سلسل میں اپنے والد شیخ ابو محمد کے اور شیخ احمد ندوی خلیفہ مشا وینوری کے خلیفہ تھے اور سلسلہ قادریہ میں ایک جو حضرت پیران پیر سے خلافت نامہ ملی ہے جس میں شیخ الشیوخ شصا اب الدین سہروردی آپ کے خلیفہ اکبر ہوئے ۱۲

عثمان المغزی عن ابی علی النکاتب عن ابی علی الروباری عن جندی البغدادی عن سمری سقیلی عن معروف الکوفی عن
 امام موسی الرضا عن امام موسی کاظم عن امام جعفر الصادق عن امام محمد الباقری عن امام زین العابدین عن امام حسین
 سید الشہداء عن علی بن ابراہیم عن محمد بن المصطفیٰ صلوات اللہ علیہم والرضوان -

مولانا اور شمس تبریزی کی ملاقات بعد مولانا نے شمس الدین تبریزی خلیفہ بابا کمال الدین جندی خلیفہ نجم الدین کبری سے
 بیعت کی جس کے مختلف واقعات مشہور ہیں جو اہل تشیع میں جو علماء احنیہ کے حالات کی ایک معتبر کتاب ہے مذکور ہے کہ اگرچہ
 مولانا پر علم نامہ ہر کارنگ غالب تھا طلباء کو کتب یونیکلوں دیتے تھے اور عطا بھی کہتے تھے فتوے بھی کہتے تھے مجالس
 سماع وغیرہ میں خلاف شرع جانکر کبھی شریک نہ ہوتے تھے اتفاق سے ایک دن آپ درس دے رہے تھے بہت سی
 کتاہن آپ کے سامنے رکھی ہوئی تھیں کہیں سے شمس تبریزی بھی آپہونچے اور ایک طرف کو بیٹھ گئے اور پوچھنے لگے کہ
 یہ (کتاہن) کیا ہے مولانا نے کہا تم اسکو نہیں جانتے یہ کتاہی تھا کہ دفعہ سب کتاہن میں آگ لگ گئی مولانا کھڑے
 اور مولانا نے اوسنے کہا یہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ”تم اسکو نہیں جانتے“ زین العابدینؑ شرعاً ہی کہتے ہیں
 کہ شمس تبریز موجب ارشاد اپنے پیر بابا کمال کے مولانا کے پاس آئے تھے جسکا واقعہ یہ ہے کہ ایک روز حضرت
 بابا کمال نے اپنے غریب شیخ فخر الدین عراقی اور شمس الدین تبریزی اور شیخ بہا الدین زکریا و حیرتین ہروی
 کو چمکے کشی اور ریاضت کا حکم دیا تھا جب یہ سب جلد سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو عراقی نے وہ اسرار جو انکو عطا ہوئے
 تھے اشعار میں نظم کر کے آپ کی خدمت میں پیش کرے شمس تبریز نے کچھ ظاہر کیا اور سنا کہ بابا صاحب نے ارشاد
 فرمایا کہ شمس الدین کیا تجھے کچھ ظاہر نہیں ہوا آپ نے عرض کیا کہ اُس سے زیادہ ظاہر ہوا جو عراقی نے لکھا ہے کہ
 اوسکے اظہار کرنے کا جھکومار انہیں ہے بابا صاحب نے فرمایا کہ ”بارے تعالیٰ ترا مصاحبے روزی کند
 کہ معارف و حقائق اولین و آخرین را بنام تو اظہار کند وینا بیج حکمت ازل اور بربالشی جاری شود و ہنہ
 کہ سوت مقالات مطر ز بنام تو باشد ترا باید کہ بطرف روم و رومی آجاسو خستہ است اور مشتعل کردن می باشد
 چنانچہ اوسے کہ کلیات شمس تبریز جو عوام میں اُنکے نام سے مشہور ہے وہ دراصل مولانا کی تصنیف ہے الحاصل
 شمس تبریزی روم میں آئے اور قونیہ پہونچے شکر فرو شو کی سراسے میں نہیں ہے ایک دن مولانا کی سواری ٹری
 نشان و شوکت سے نکلی شمس تبریز نے آپ کو سراہا روک کر پوچھا کہ مجاہدہ اور ریاضت سے کیا مقصد ہوا
 کہا اتباع شریعت شمس تبریز نے کہا یہ تو سب جانتے ہیں مولانا نے کہا اس سے جو حکم اور کیا ہے شمس تبریزی
 نے کہا کہ علم کے یہی ہیں کہ تم کو منزل تک پہونچا دے جیسا کہ حکیم سنائی فرمائے ہیں ۵

۵ اس کے بعد بہا الدین لسانی نے کو شیخ شہاب الدین سہروردی نے بھی دس بارہ روز اپنی خدمت میں رہکر
 خلافت تاج بخشی اور میر حسن ہرانی کو شیخ بہا الدین زکریا لسانی نے بھی خلافت عطا کی ہے ۱۲ تاریخ فرشتہ -

علم کر تو ترانہ بس نام

جہل از ان علم بر بود بسیار

یہ سننے ہی اوس وقت مولانا سواری پرست اتر پڑے اور بعد ملاقات وغیرہ اپنے شمس تبریزی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ایک روایت اور ہے جو اس سے بھی زیادہ مشہور ہے کہ مولانا ایک حوض کے کنارے دس دسے رہے تھے شمس تبریزی آنکھ اور پوچھا یہ (کتابین) کیا ہے مولانا نے کہا ہنگو اس سے کیا غرض یہ علم قیل وقال سے شمس نے کتابین لیکر حوض میں ڈال دیں جس سے مولانا کو نہایت سچ ہوا اور غصہ آیا اور کہا کہ یہ کیا اب کتابین برباد ہو گئیں اب کہاں نصیب ہو سکتی ہیں شمس تبریزی نے یہ سنکر اسی وقت اپنا ہاتھ بڑھا کر حوض میں سے خشک کتابین نکال کر رکھ دیں کہیں ہی کا نام نہ تھا اس سے مولانا اور حاضرین کو سخت حیرت ہوئی اور شمس تبریزی نے فرمایا کہ تم اس کو کیا بناؤ یہ علم حال ہے۔ اس کے بعد مولانا آپ کے مرید ہو گئے مگر ان تمام واقعات کے مقابلہ میں صحیح تر روایت یہ ہے کہ مولانا کے تذکرہ میں لکھی ہے کہ شمس تبریز عام صوفیوں کی طرح سجادہ و دلق کا باندہ تھے بلکہ سو اگر وہ کلباس میں شہر شہر سیاحت اور خرید و فروخت کیا کرتے تھے وہاں جاتا تو حجرہ بند کر کے قریب میں مصروف ہو جاتے تھے یہی انار بند بن کر کفایت حاصل کرتے تھے ایک دن آپ نے مناجاتی کہ خداوند! مجھ کو اپنا کوئی ایسا خاص بندہ عطا کر جو میری امانت کا تحمل ہو غیبت ارشاد ہوا کہ ملک و قوم میں لیکھا آپ نے شمس بن زینب سے اس کے مقیم ہوئے سرگزیب ایک چوبہ ترہ تہا جیسے شام کو وقت ہوا کہ باشندہ و قفر ہائیں تھے شمس تبریزی نے ان کے رہنے لگے اور ان کی جہیز سننے کو ان کے اہل و عیال سے لیا اور ملاقات اور گفتگو ہوئی شمس تبریزی نے پوچھا کہ حضرت مائید بسطامی ان دنوں واقعات کی کیا صورت و طریقہ بتا سکتے ہیں کہ ایک طرف تو یہ کہ تمام عمر انہوں نے اس خیال سے گزارا کہ انہیں معلوم نہ تھا کہ حضرت صلعم ان کو کس طرح سے سکھایا ہو گا و دوسری طرف ان کا تہناتی اعظم شانی فرمانا حالانکہ حضرت صلعم باوجود جلالت شان الیومین ستر مرتبہ شفا کر دے تھے مولانا نے جواب دیا کہ بزرگوارے پایہ کو زل تم کی حالت سیر ولایت و ولایت کیفیت و حال وجود میں یہ الفاظ کہہ دو تھی تو چنانچہ جب ہوش آیا تو تو یہ دست و تنہا کی اور مردہ بنے کہا کہ اگر کوئی ایسا کلمہ کفر و کلام میری زبان سے نکلے تو میرا کلا کاٹ ڈالنا جب پھر ان کی وہ حالت ہوئی وہی الفاظ بے اختیار ان کی زبان سے نکلے ناؤ نف مرتبہ نے ان کی گلے چھری جلا دی مگر چلایا تو ان کو گلہ نہیں زخم لگے بایزید کے بطن پر اثر نہیں ہوا۔ بیعت نامہ ص ۷۰ (۲) واقعہ عیان وحدت الوجود قائلان ہر دوست کو تحقیق فی حال اور محض بناوٹی قال کا بہت ہی عمدہ معیار اور جب بایزید اس مقام سے فرج کر کے سر ولایت بکری انبیا میں پہنچا تو (جو سلسلہ صدیقیہ کا مقام ہے) بایزید پر اتباع سنت سنیہ سنیہ سنیہ غالب آگیا کہ بقیہ رعایتی طائر باعث خیرہ نہ تھا کہ بخلان ترقی مروج عالیہ حضرت صلعم کے روزانہ ستر مرتبہ مراتب قرب میں ترقی ہوتی تھی اور سابقہ حال بظرف ان کو آپ سے استفادہ فرماتے تھے۔

مولانا کی شمس تبریزی کے ہاتھ پر بیعت اس کے بعد مولانا نے حضرت شمس تبریزی سے بیعت کی اور قبول یہ سال ۷۰۰ ماہ اور جو بیعت امت مناقب العارفین ص ۱۸۰ شمس علیہ السلام الدین زرکوب کے حرم میں جو مولانا بابران الدین محقق مذکور کو مدعوئے مولانا اور شمس تبریزی باہم متکلف ہوا اس میں آپ نے خدا اقطاع فرمایا تھی اور سوار کو کبھی جو کہ اندر جانے کے لیے کبھی بجال نہ تھی اس کے بعد آپ کی یہ حالت ہو گئی کہ بقیہ سماع ایک گھڑی میں نہ آتا تھا درس و تدریس و عطا و ہنگام اشتغال بالکل چھٹ گئی آپ تھو یا ناموس تبریزی کی صحبت و ہم کھیلے جدا ہو گئے تھے اس کی تمام شہر میں شہرت ہو گئی اور

ایک شورش مچی سب معتقدین کو بوجھ و مدد پہنچا کہ ایک بوسہ دیا پر پوری دیوانہ فرار حضرت مولانا پر کیا حیران کر دیا کہ وہ کسی کام کرنے پر حیران نہ ہوا
خاص ہی انگریزوں کو دیا کہ وہ پاسکے سب شمس تبریز کو دشمن ہو گئے یہ شورش فتنہ انگیزی حد تک پہنچ گئی۔

شمس تبریز کا چلچالنا اور بدایا جانا

شمس تبریز قومیہ مولانا اطلاع کے ذریعہ پہنچ گئے۔ انکی بدائی مولانا پر جو حسد لگ رہی تھی وہاں سے ہٹ کر
تھے یا عالم تہائی کسی کو تعلق نہ تھا بہت سی فرائض و لیلین کہ جس شمس تبریز نے دمشق سے اپنے پیچھے کا مولانا کو خط لکھا اور اس سے
اور یہی مولانا کی ناراضی شمس تبریز کے آئندہ کریم الوہان نے معافی چاہی جسکو ایک مساجد مولانا لدنی اپنی شہنوی میں

اسطرح نظر کیا ہے۔ **مشنوی**۔ ہر گز ان بہ تو بگفتہ واسے عفو و اکن از من کن و خدا سے

قدرا و از منی نہ استیم	کہ ہمارا پیشوا اندر نہیں	مخلص رہا بودہ ہم خرم و گمیر	یارب اندازد دل آن پیر
کہ کند عذر دے اما	عذر کلین شد یہود و تو	بیش شیخ آمد نہ لایہ کنان	کہ چہ شاکمن و گرجان
تو بہائی کسی پر حمت کن	گرد گراہین کو نیست کن	شیخ شان جو کلمہ دیا از ایشان	راہ خان وادفت از دواں گین

پس سب مجبور ہو کر شمس تبریز کی تلاش میں دمشق کا عزم کیا۔ سلطان و قافہ سالار سو اور مولانا فرار کیا نہ منظوم فی البدیہہ انکو
لکھا کہ حال کیا جو سب ذیل ہے۔

ازینے علم او جهان پر شد	عاشق و عشق و حاکم و محکوم	در طسمات شمس تبریزی	کشت گنج عجب شمس مکتوم
کہ از ان کہ تم کو تضرع کردی	از محلات جدا شد یہو و موم	ہر شب ہجو موم می شود	ز آتشے جفت دزد گمین محرم
در فراق جمال تو مارا	جسم میران و جان و جان و موم	آن عنان را دین طرف پرتا	زفت کن پل عیش از خرم
بے حضورت سماع نیست حلال	ہجو شیطاں طرف شدہ موم	یک غزل بے تو توجہ گفتم	تا رسد آن بہ مشرق و مغرب
پس بندوق سماع نامہ تو	غزل پنج و شش شب منظم	نام از نور صبح روشن	اے تبو فخر نام و امروزی و

اس خط کے علاوہ (۱) شعری ایکن لکھی کہی جسکا مطلع یہ ہے۔ برویت حریفان شیدا را باہن آوردید جلا صدمہ گریز پابا
اگر او بعد گوید کہ دم و گریہ یا یہ مخمور کرا اور البغیر پیدا و شمارا بہر حال سلطان و لد و مشق جا کہ شمس تبریز کو قومیہ لائے
ابن مرتبہ مولانا اور شمس تبریز کی کجائی شعبان ۱۲۸۷ تک رہی۔

شمس تبریز کا پہلا علانیہ قتل ہوا اس کے بعد مولانا کو فرزند ناخلف علا الدین کو کوئی حرکت نہی خلاف طبع شمس تبریز کی کہ وہ پھر چلے
اس کے بعد شمس تبریز کے تعلق واقعہ نگار و دیگر تحریکات میں بہت بڑا اختلاف ہی بعض لکھتے ہیں کہ علا الدین کو انکو قتل کروا دیا اور بعض
لکھتے ہیں کہ وہ کہیں کو چلے گئے مولانا کو کوئی تلاش میں خود شکستہ شہر شہر تک تلاش کرتے پھرے لیکن کہیں انکا سر نہ ملا
مثنوی سار با ما بجز از شمس تبریز نہی شہر نہی دست و کوسہ دستان فرخروں ست این بالیوڑا مشفقہ عنایت ابن فرخرو
بہر حال شکستہ میں شمس تبریز کی وفات ثابت ہے۔

قومیہ پر ملا کوخان کا حال اور نا کامی ایسی زمانہ میں ملا کوخان نے قومیہ پر چلکھا اور شہر کے چاروں طرف اسکی فوجیں محاصرہ کر لیا مولانا فرار

ایک ٹیلہ پر جو بیچوخان کے خیمہ کے سامنے تھا مصلیٰ پہا کر نازشروع کر دی سپاہیوں نے کان ل کر تیرا لڑ چکا لیکن کہا میں نہ کچھ سکیں۔ آخر گھوڑے بڑے ہر چند کوشش کے لیکن گھوڑے کو بھی اپنی جگہ تو اُڑ نہ سکے۔ بیچوخان بدین کو یہ واقعہ معلوم ہوا تو اوس نے یہ حکم دیا چاہے اگر ایک تیر چلا جبکہ گھوڑے کو بڑا چاہا تا تو وہ بھی نہ چلا پیدل چلنا چاہا تو قدم نہ اٹھ سکے آخر کار وہ عاجز ہو کر سیاگ گیا۔

مولانا اوشیج صلاح الدین زرکوب [ایک تہ تکت لائیس تیر کی بدلی ہر صدمہ زدہ ہوا ہی حالتیں ایک زبا پر چلنے والا دین شیخ صلاح الدین زرکوب اپنی دوکان پر زرکوت رہتے مولانا کیریت سماع ظاہر ہو کر بہت زور کی آواز سے وحدطاری ہو گیا شیخ نے اپنا ہاتھ زرکوب کی پیشانی تک نہ روکا ہاتھ تک کہ بہت سی بیماری مٹانے ہوئی آخر شیخ باہر نکل آئے مولانا لگا لگا بہت خوشی میں رہا اور عصر تک جو سستی میں بیٹھ گئے یہ ہے ۵ یکے کچھ بدلتا مازین دکان زرکوبی پڑھنے پڑھنے میں زرکوبی پڑھنے پڑھنے میں زرکوبی پڑھنے پڑھنے میں زرکوبی پڑھنے پڑھنے میں زرکوبی پڑھنے پڑھنے میں ساری دکان لٹا دی اور دین جھانکر مولانا کیساتھ ہو گیا چونکہ وہ مولانا کا دوستا ہوا تھا تو اس نے بھی صحبت مولانا کو بہت سی باتیں کہی ۶ سال کا کل صحبت باہمی گرم رہی اپنی نسبت سلطان لالہ اپنی شہزادی کی کہتے ہیں ۷ قطب غفرت آسمان و صفت زمین پالنے پشان بود صلاح الدین

نور خور از رخسار گل شستے +	ہر کہ ویش ز اہل لگتے	چون او پیش صاحب طال	بمزدیش ز جملہ ابدال
روید و کر جملہ را بکشد اشت	غیر اور اخطا و سہو لگشت	شورش شیخ گشت زو ساکن	قان ہر رخ و گفتہ ساکن
شیخ باو چنانکہ کان شاہ	شمس تیر ز خاصہ اللہ	خوش و راحت پھر شیر و شکر	کلہ ہر دوز ہر گشت ز سر

مولانا اوشیج میں بہت تباد بڑھ گیا شیخ کی شان میں مولانا ز غریب کہیں ۸ مطہر اہل را با ز گوہ قصہ ہے جانفزا را با ز گوہ

مادمان بر بیتا یم از ذکر و	انور حدیث و لکشا را ز گو	جو صلاح الدین صلاح جان آ	آن صلاح جان ہارا با ز گو
----------------------------	--------------------------	--------------------------	--------------------------

مولانا کیرا نے رفقا کو دیکھ کر ایک ناخاندہ زرکوب مولانا کا ہوم و ہم از جنگا لکھا جسے پیر و مرشد ہو گیا سخت غور و فکر کی سلطان ولد اپنی فزویں کا اس طرح ذکر فرمایا ۹ باز نہ کران غریب و فاد و با یار ہم غنڈا دل فاد و گشتہ با ہم کہ میں پڑستیم ۱۰ چون گمہ میکسیم و شستیم

ایک انداز و گین ترست	اولین نور بود و وین غریب	ہم لین مردار اہمی و اسیم	ہم ہم شہر نیم و ہم خونیم
نہ و اخطا نہ علم گفتار	بر باخود نہ اشت این مقدار	کای عجب از بہر و سے مولانا	می نیاید سے چو اور انا
روز و شب میکند سجد و اورا	بر فروتن دین فرو و اورا	یک مہر سے بر طمانی	اشد از یشان و کر و عا زنی
اودہان خطہ مزد مولانا	آدو گفت آن حکایت را	کہ ہمہ جمع قصد آن دارند	کہ فلان را زنند و آزارند

لیکن جب اون لوگو کو ثابت ہو گیا کہ مولانا کی طرح سب شیخ زرکوب کی صحبت نہیں چھوڑ سکتے تو وہ اپنی خیالات کا اظہار کر کے مولانا نے ان کو اوشیج کو باہمی تعلقات کو مضبوط کرنے کی غرض سے شیخ کی دختر سے اپنی بیٹی صاحبزادہ سلطان بہار الدین ولد کی شادی کر دی۔ عرصہ دراز تک صحبت باہمی گرم رہی حتیٰ کہ شہر میں شیخ از وصال فرمایا اور مولانا کے والد ماجد کے مزار پر شریف کو متصل ہونے کا مولانا شیخ کی مفارقت میں بہت ہی غم و افسوس ہوا۔ خرافیہ غریب اور شاعر تصنیف فرمائے ۱۱

لے زہجران در فرات آسمان بگر لیتہ ۱۲ دل میان جن نشہ عقل و جان بگر لیتہ

مولانا اور حاتم الدین علیؒ اسکے بند مولانا فرسالم الدین چلی کچھ کو جو ایک مخلص مرید تھے اپنا ہم دم ہوا کر لیا اگرچہ وہ مولانا کو مرید نہ تھے اور مولانا بھی بہت تعظیم کر کے پڑھو دنا بھی ان کے خداوند آداب اور قاعدہ و سجادہ نگہ کرتے تھے چنانچہ جس جگہ مولانا وضو کرتے تو وہ اس جگہ پہنچ کر اوڑھنا وضو نہیں کرتے تھے خواہ دوسری جگہ وضو کرنا شروع کر دیتے تھے اور بہت کچھ کہتے تھے یہی تکلیف روشت کرتی تھی یہی حاتم الدین چلیؒ جتنے ناموسی شریف کی تعظیم کو باعث ہو چکی آئندہ تفصیل آئیگی۔ بعد وصال مولانا کو وصیت مولانا کی یہی چاشنین ہوئے ۵۷۰ھ میں انکا وصال ہوا۔ مزار شریف قونیہ میں ہے۔

مولانا کے اخلاق و عادات | جب مولانا علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل سے فراغ ہو کر مسند نشین پر بزرگوار ہو کر تو آپ کا وجود باوجود ما و شام میں بہت آغاز کی نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا آپ کا عقیدہ عیسوی تعظیم بہت وسیع تھا آپ کا وعظ بہت ہی براثر ہوتا تھا۔ آپ کو فنا و دور و ملک مستند سمجھا جاتے تھے جب آپ کی سوانح لکھی تھی علماء و فضلا اور اہل الکرامہ کو بڑے گروہ آپ کو ہر ماہ کا بڑے ہجرت تھے۔ سب سے اہم اور مشاہیر ہی آپ کا تھوڑا سا ملاک میں آپ کو قبولیت عامہ کا شہرہ تھا امر اور سلاطین وقت بھی آپ کو مستعد تھے علم ہر کے سوا علم باطنی جو سید بزرگ محقق ترمذی (خلیفہ مولانا سید الدین محمد سلطان العلماء) کی آپ کو پہنچا تھا۔ طالبان راہ خدا کو تعلیم فرماتے تھے حد الکف و کر شریف آپ کا ظاہر ہوتی رہتی تھیں بلکہ علم ظاہر آداب شریف کی پابندی و نظر تھی اور ہوش و حواس بجا اور درست تھے۔

سلاخ اور مولانا کا استخراق | لیکن جسے شمس العین تبریزیؒ کو آپ کی ملاقات ہو کر غلط اور بڑا ہوش و حواس میں تفرقہ آگیا ان کے اندر ایسی جوئی اور تجریدی محویت اور استخراق کا غلبہ نہ ہو سکا کہ کئی دن سلاخ کے کیف میں بلا خورد و نوش گذر جاتے تھے۔

مولانا کا ذکر و مراقبہ نماز | مولانا ہوش کی حالت میں ذکر و شغل عبادت و ریاضت میں مشغول ہوتے تھے کہ مگر عرفانہ مکمل عبادت سے جس شخص کا عارف پورا ہوتا اور عبادت میں ہی کامل ہوتا ہو۔ بزرگی و اہلباس نہ زندگی بے زندگی ہو جاتی تھی آپ کی خال کا شعر ہے
 عین غازیں جب کبھی سکر غلاب ہو جاتا تھا دو ہی حرکت میں غشامیج ہو جاتی تھی آپ کی خال کا شعر ہے
 بخلاف ندامت جو نمازی گذارم کہ نام نہ کوئے کلام شد فلانے

موسم ہا میں ات وقت ایک مرتبہ آگے نماز پڑھتے میں وقت ہو ہی برکت آتو چھوڑ دیا کہ بڑے کسج ہو گئے صبح کو لوگوں نے بیکار شناخت کیا مولانا کی شب خواب | سب لالہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی آپ کو شب خوابی کو لباس میں نہیں دیکھا بلکہ آپات بہر ذکر و مراقبہ میں مشغول رہتے تھے جب نیند کا غلبہ ہوتا تھا بلا اختیار ہر گز کسی طرف کو گرجا رہتے اور آنکھ لکھ جاتی تھی چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

ہر یغفہ و من یل شدہ را خواب و ہر شب بیدار ہوں من بکلا سارہ شمرہ خواب اور دید و جان رشت کہ مرگنا یاد خواب نہ ہر فراق تو بزمید و ہر غمک دیدہ و خوشن منی چہ دل امین از بون نمی خسید
 موضع و اہی زمن شدہ حیران کایں شب و روز چون نمی خسید
 آسمان خود کو زن زمن خیرہ است کہ جس لایں از بون نمی خسید
 عشق میں خون عظم خواند دل شنید آن سنون نمی خسید

مولانا کا زہد و وقافت | آپ کے زہد و وقافت کی یہ حالت تھی کہ اگر کے پاس سو ہزار روپیہ کی قیمتی نذر و ستی آگے آپ کو پاس آئے تو آپ سب

مولانا کا علم و توفیق کی یہ کیفیت تھی کہ ادنیٰ اعلیٰ کو آپ ہی پہلے سلام کیا کرتے تھے۔ ایک روز آپ بازار میں تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک لڑکوں نے ان کے دست بوسی کی۔ ایک لڑکے کا نامہ خالی رہتا تو اسے دست بوسی کیلئے کوئی ٹیپیر لیا یا پھر ٹیپیر لے گئے جب اس نے اپنے ہاتھ خالی کر کے ایک دست بوسی کر لی تو آپ ان کے ہاتھ سے ایک مرتبہ جلسہ عام میں ایک شخص کو وجہ ہوا وہ کمالیہ تھی بار بار آپ کو بار بار گزرتا تھا کہ بزور اس کو مٹا دینے میں توفیق نہ پائے۔ اسی اور ارشاد فرما کہ غالب اوس فری ہر آپ پرستی کرتا تو میں ایک متبعہ عام میں کمالیہ کے غرض میں آپ تشریف لے گا مگر مایہ میں تمام فردوس کے لڑکوں کو اپنے ہاتھ دینا چاہتا ہے کہ ان کو بخش دیا تو خود بارہا لے گئے شہر بعض میں جب آپ پر علم ہوا کہ تحصیل فرار ہو کر توفیق و توفیق ان کے روبرو سبیل مذکور ہو چکے والد ماجد کی شان میں کہ ہر مولانا بہاء الدین میں کیا باسکال شہر باجوہ ایک سلطان العلماء نے فرمایا کہ آپ کسی امر میں زبان نہ کہو کی جب آپ ہاتھ سے تشریف لے گئے تو توفیقین فرماں کو نہ کر کیا کہ منوس رہے مولانا کو والد کی توہین انکو روک کر کہی انکو گرفتار کر آفرین ہو کہ آپ ملک نہ لایا یہ سب صاحب کے پوتے معافی کی غرض سے اسے آپے کو فراموش نہ ہوئے کہ ان کے حاضر نہیں ہوتا ہوں معافی کی پوچھا ہے کہ ضرورت نہیں ہے۔ ایک مرتبہ آپ کی زبردستی صاحب کو کسی غلطی کے باعث اپنی کونز کو تھیکہ کی آپ بھی مکان میں ہی منجھرت رہا۔ ارشاد فرمایا کہ سب اعلیٰ میں بہت توفیق ہے۔ اگر آج تمام انکی توفیق نہ ہو اور وہ کو سب سزائش کرتی تو ہمارے کیا حالت ہوتی۔ آپ کی زبردستی صاحب نے بہت سزا دی تو میں بعد اسی کونز کو ان فرماں دار کو ایک تمبرہ قدوسی سرورہ ایسین لڑکر جو ایک دوسرے کا ساتھ لگا کر لے کر رہا تھا آپ نے وہ واقعہ داخل فرمایا اور دونوں سے کہا کہ یہاں کی وہ توفیق جو چاہے کہلو مگر آپس میں دست درود دے یا ایک کا علم و توفیق دیکھ کر شرمندہ ہو گئے اور اسے اپنے گھر کو لے گئے۔

[illegible]

قدوم پر اگر سے آپ کے وعظ کی بڑی شہرت ہو گئی چونکہ مولانا فہرست اول نام نہ نہ بہت سمجھتے تھے آپ نے وعظ ہی کہنا شروع کیا کہ یا اہل بیت پر وعظ

خوبی را بر بوسازی زار زار	تا ترا بیرون کنند از اشتقار	اشتهای خلق بند محکمست	در ره این از بند آهمن اگر کمست
---------------------------	-----------------------------	-----------------------	--------------------------------

مولانا کاظم مجلس اور ادب

اپنے مصلح پر بنایا و دونوں صاحب ابوبکر بن حرقم جو حاضر وقت حاجی کا شیخ اور مولانا حسین مرتبہ دریافت کیا کہ معرفت کیا چیز ہے ہر ایک نے
 جواب دیا شیخ نمون مرتبہ کہ جو ابوبکر حاجی کی کہ مولانا کا سکوت عین معرفت ہے کہ الحق فی اذا عرفت الله
 کمال لسانہ ۛ کا ذکر خیر خدیو شریاز نامہ۔

ایک مرتبہ مدرسہ اناکیمین میں علامہ شمس الدین مارونی طلبہ کو درس دے رہے تھے فاضل سراج الدین اور شیخ صدر الدین ان کو کہیں دیکھا۔

الله اکبر فروتنی است برین سیدگان کمال که چون سوار بر نعل سید پاوه شود

یہ دیکھ کر عین الدین وانشا شاہی اور محمد الدین انانک اور دیگر امرا اپنی اپنی جگہ سے اٹھ کر مولانا کو اس پاس آجیے اور قاضی سرحد

مجمعی اپنی عجز سے اوجھڑا لئے سب اعلیٰ دست ہوسے لی اور بہت کجاہت کر کے مسند و ضرب بجا کر اعلیٰ علامہ نے یہی بہت معذرت لی

اور کہا ہم سب آپ سے غلام اور غلامان غلام ہیں۔

ایک مرتبہ آپ جات پوس وکھٹا ہو جا رہا تھا کہ ایک بھڑکے ہوئے شخص نے کہا کہ "اے بھڑکے ہوئے شخص! یہ تو میری جگہ ہے۔"

اور جس میں کتاب حسین کی عرض ہوئی ایم پس خدا اپنے فرما بیچ اور دست ہر (حاصل شیرازی) کے

[illegible][illegible]

مولانا کہ وہ معاش کہ کسفت نہ کر کے اور ان کے چند سارے ماہی مرے تھے آج ایک کھانا بنیہ حضرت مفتی عالم علیہ السلام نے کھا کر دیا

استے مدد فرما کر تاکہ نہ کر سہفت کو اصرار و قہر نہ کرے اور ان کے اطفال کو دبا کر خواہر کہہ کہ حالتمدہ ہو۔ مگر مدد نہ ہو وقت و اوقات قلعہ لہرستہ تھے

جب کوئی شخص مستفلاً لاتا تھا آپ فوراً جواب لکھ کر اوس کے حوالہ کر دیتے تھے۔

ایک تہ کی وجہ کیفیت طاری تھی فتویٰ شریک کیا۔ اس میں جو اس کے علاوہ علامہ محمد السمر، بارون، ہاؤس، عہدہ، فر کیا، انہوں نے کا حال کیا، ایک ہاؤس، مٹا، لکھی، خوا

میں جمع ثابت ہوا علامہ کو نہایت ہوشیاری تھی کہ اگر دوست احباب آکھوں دنیا کا نفع کی طرف متوجہ نہ کر لیتے اور وہ مسکین و یرغمان دین کو قناعت اور

حالات بیان کرتے ہوئے گمراہی کے مطلق نمبر ہوتی تھی۔ ایک تشریح صدر الدین قونوی کا ذکر کیا کہ اوکو نیز ایدارو میر کا سر و طیف تھا اور اسے صرف

پسند و نسا رہا تے ہن۔ آپ ان کو لاکھ روپیہ اگر ان کو کسی ملتے تو اچھا تھا۔

مولانا کا اس سے جہناب اگرچہ نبی و پیغمبر اور شاہانِ نبوت سے ایک ہی ہر اہم اور تعلقاتِ محکم کے اندر و بیرون طور پر آپ ان کی ملاقات سے کمال و کمال حاصل

ایسا جانا تھا مجبوراً آپ مل بیٹھتے۔ چنانچہ ایک تہہ کی ابر نے حاضر ہو سکے کہ باعث عین حق کا غدار بھی خدا تعالیٰ سے عرض کر لیا
تو آپ نے فرمایا معذرت کی ضرورت نہیں ہر مومن لوگوں کے لئے ہے زیادہ ممنون ہوا ہوں بقابلہ شے کر۔ ایک تبیین الدین پر
موجودہ لڑائی کی طاقت کو حاضر ہو آپ باہر فرمایا نہ لائے معین الدین کو خط لکھ کر کہ سلطانین اور امرا اولاد مرہین اور زور سے قتل کر رہے ہیں
ان کی اطاعت ضروری ہے۔ تھوڑی دیر کو بعد آپ باہر فرمایا ایک سلسلہ کا مرنے والے اس خط کو اس متعلق ایک قعدہ لکھ کر یا خدا جواب دیدیا کہ ایک
سلطان محمود غزنوی غوث وقت شیخ ابوالحسن خرقانی کی طاقت کیلئے لکھا شیخ کو اطلاع ہوئی کہ شیخ خبر نہ ہو جس سے سیدی و سید
کہا کہ قرآن شریف میں اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَاَوْفُوا بِالْعَهْدِ جملہ آیات شیخ نے فرمایا کہ فقیر اطمینان اللہ جانے خرقانی
کہ اَوَاطِيعُوا الرَّسُوْلَ خجالت میں کشتہ تابہ ڈوٹا لا خیر یہ رسد مولانا کی یہ تقریر کے معین الدین اور جلالہ حاضرین پر بہت اثر ہوا اور وقت ہو گیا
مولانا کی بخیر دلی اکثر مولانا پر بخیر دلی طاری رہتی تھی گا ہو گا ہوا وہی حالتیں آپ یکایک کھڑے ہو کر فیس کرنے لگتی تھیں کبھی آپ
جنگل کو نکل جاتے تھیں اور کبھی کئی ہفتہ اور تہہ رہتے لوگ ہر طرف تلاش کرتے تھے تو آپ کا کسی پرانے میں سرع لگتا تھا بعض وقت
سلاطین آپ پر بخیر دلی طاری ہوتی تھی جو کہ آپ کے بدن پر لباس ہو جاتا تھا تو ان کو دیکھ کر تھے خواجہ محمد الدین آپ کے مریدانِ غار
ہمیشہ کپڑوں کی کئی کئی صندوق اپنے ساتھ رکھتے تھے جہاں مولانا نے اپنے بدن کا لباس قوالوں کو حوالہ کیا ہوا ہوں لڑ
دوسرے کے پرے بچھاوے۔

مولانا کا رباب باجہ کوستا معین الدین پر دناہ لکھی عمار کو خدمت قضاوت پر مامور کرنا چاہا مامور صاحب نے ملازمت قبول کر لیا متعلق
تین مہینے پیش کنین ایک یہ کہ رباب باجہ کا رون باطل مسدود کر دیا گیا۔ دوسرے یہ کہ پیرا چہرہ ای ہدایت سے نکال دی جائے لیکن یہ بھی امور کئے
جائیں۔ تیسرے یہ کہ چہرہ پر کوٹھک لایا جائے کہ وہ کسی اہل قدر سے کہنے لیا کہ کنین چونکہ مولانا ہی رباب بنتے تھے معین الدین نے نظر اہل کو منظور کیا
علاصاحب نے خدمت قضاوت قبول کر لیا۔ انکار کر دیا مولانا انکار فرمایا کہ وہ رباب کی برکت سے قضاوت کی طاقت محفوظ رہے۔

ایک تہہ آپ نے سلطان لڑنے کی طاقت کی سبکے مریدانِ حسین اتفاق سے تہہ میں اور کار مریدین آپ میں لڑنے لگے تھے تہہ میں آپ نے فرمایا کہ اور
مرید غیاث الدین اور ہار سے مرید مرید ہزار مریدین ملک جگہ جگہ کہہ سکتی ہیں اور دوزخ وغیرہ اسے نہیں رہ سکتے۔
مولانا کی علامت اس تہہ میں خون میں برے نہ کا زلہ آیا اور کامل چالیس روز تک۔ مخلوق پریشان دس گردان بہر فی حق
لوگ مولانا کو پس آئے اور عرض کیا کہ کیا بلائے آسمانی ہو یا فرمایا کہ زمین جہنم کی ہر جگہ کہ عقر قبلہ سکھو عقر بعد لگا اسی زمانہ
میں آپ نے یہ غزل کہی تھی ۵

بایں ہمہ مصر و مصر بانی دلی دہشت کہ چشم رانی
در زلزلہ است و در دنیا کز غاند تو زشت می کشانی
اس کو چند ہی روز بعد آپ کا مزاج نا ساز ہوا طیار وقت اکمل الدین اور غصہ غزل میں مشغول ہوئے لیکن منہج کی
حالت غیر معمولی تھی محمد بن کہ محمد بن کہ آخر طلبہ بقیہ شخص نہ کر سکے اور آپ نے عرض کیا کہ آپ خود ہر روز مزاج کی حالت بیان

آپ مطلق توجہ ہو کہ قول ۵ اس سیر بالین میں ہرگز اسے نادان طبیب در دست عشق را دار و بجز در زیرت
 ایک ہی طری کی خبر عالم میں نہ ہو گی شیخ صدر الدین قزوینی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے جو دہ و شام میں سرخ شہار کے حالات سے سمجھے
 آپ کی عیادت کیلیں اور آپ کے مرض کی شدت و نیکوئی قرار ہو گی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عنایت فرمائے آپ نے فرمایا تھا آپ کو سب کا
 یہاں طالب طلبہ ہیں صحت ایک بہترین کا پڑوہ باقی رہ گیا ہے کیا ہر کلمہ جانا اور بزرگانِ دین میں مل جانا آپ پسند نہیں فرماتے شیخ نے
 ہو ۵ اور شیخ کا اور مولانا نے یہ شعر کہا ہے : والی تو کہ در باطن چه شایخی نشین دارم : رخ زرین من نگر کہ با سے ہند نام
 تا شہ اور باہر کے علماء اور شیخ اہل اور سادہ اور بڑھتہ کو لوگ آپ کو کچھ نہ کہتے تھے اور بے اختیار سوچتے تھے کہ کیا آپ کی ریافت کیا گیا کہ بعد آپ کے
 جانشین کون ہو گا آپ نے فرمایا حامد الدین کو کون فرما دیا وہ سب بارہ پوچھا تو یہی آپ نے انہی کا نام لیا : چوتھی مرتبہ لوگوں نے آپ کے صاحبزادہ
 سلطان ولد کو نسبت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہ پہلوان ہوا تو کلمہ وصیت کی حاجت نہیں ہے۔

مولانا کا وصال | اس کے بعد ہر جہاں انسانی ملت میں نہ دیکھ سکتے تھے بوقت غروب قلم بعد ۸ سال آپ نے ۶ سال فرمایا سب کو جان دے ڈھکا گیا
 بادشاہ وقت اور بڑھتہ کے لوگ علماء مشائخ اور فقہار و تجار ملکہ پرورد و نصاریٰ بھی بنائے کہ اس عہد خجین مارا کر روئے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ
 مولانا تمہارا چوتھے قوتدار سے موسیٰ عیسیٰ کی کشت اور باہر کا باعث تھے کہ وقت جنازہ قبرستان میں پہنچا ہو جب وصیت مولانا شیخ صدر الدین
 کو نازل کیلئے آئے کیا گیا کہ وہ نماز پڑھ سکے اور پڑھا کر پیش ہو گئے قاضی سران الدین نے نماز پڑائی اور آپ مدفون ہو کر اقدس پرہیز
 تک لوگوں کا جو ہم اس سلطانِ دل را بنی مثنوی میں سوئے کو نظم کیا ہے ۵

بہ بخیر باد و جاوید حسن	یو و قلان تان شیخ فاضل	سال ہمار و زوید بعد	شش صد از عہد حضرت احمد
چشم خمی چنان سیدان دم	گشت تالان فلک تان اقام	مردم ہمار از صغیر و کبیر	ہم از رفغان و آہ و نفیر
در میان ہم ز روی و اثر اک	کرد از روز و او گویاں چاک	بہ جنازہ ہم شدہ حاضر	از ہر محراب عشق ز نر پے بر
کردہ اور اس سب میں ان ہو و	ویدا اور با جو نہو چہ ہو و	عید زی گفت او شعیسی ما	موسوی گفت او موسی ما
ہمہ کردہ ز غم گریبان چاک	ہمہ از روز کردہ ہر خاک	ہمچنان ازین کشیدہ چاکل وز	ہمچنان ساکن نہ شد وے تف و
	بہ چاکل وز موسی خانہ شدند	ہمہ مشغولین فسادہ شدند	

مولانا کے طریق کی حقیقت کا طرز | آپ کا سلسلہ باطنی جو علیٰ عموم صلا اللیہ اور بعض مقامات پر جو لویہ کلام میثوری ملک منوشام
 و مہر و عرقین اور جاوید غرور اور بعض چنانچہ زمرین مرتجی اس سلسلہ کو بڑھلا و بندہ را زو سچا قیص ایک جیت و جامعہ ہشتین
 اور شش انوپی پر عالم بھی باہر ہے میں نے سیر کا طریقہ یہ کہ اول طالب کے اندر ایک ذمہ داریات ذیل کے لازمی اگر وہ ان میں کوئی غلطی
 ہو جاتی ہے تو پھر نسبت سے سر مشق اگر لازمی اگر کوئی شخص ان ذمہ داریات کو نہ انجام دے کہ تو اس کو نااہل سمجھ کر شریک سلسلہ میں نہ کرے خدا مات لین
 ۴۰ دن تک چار ہولن کی خدمت ۴۰ دن جبار کوشی ۴۰ دن تک کوشی ۴۰ دن فراشی ۴۰ دن ہر شعیسی ۴۰ دن باورچی گری
 ۴۰ دن بلکہ سواد الانا ۴۰ دن جلہ فقر کی خدمت گزاری ۴۰ دن دروغہ گری وغیرہ وغیرہ بعد تکمیل مذکورہ اس کو نسل دیکر غناقا و شریفی کا

سویا سب بنایا جاتا ہے اور تمام محرمات کو بکرہ کر اس میں صلائی تھیں کیا جاتا ہے اور اسکی بود و باش کیلئے ایک جوہر مخصوص کر دیا جاتا ہے جو ہر طرح طہارت
حلقہ و زنجلی اور مراقبہ کی تعلیم پاتا ہے۔ دفورے کیساتھ پہنچا جاتا ہے۔ اکثر مردیہ حالت وجہ ہر طرح سے ہو کر رخصت کرتے ہیں۔

مولانا کی ولادت آنکھوں و فوڑنہ و زنجلی پر غلبہ الرشید مولانا سلطان بہا الدین بن لہجہ و غلبہ علا الدین بن شمس تبریز کی فضل کا لام عاکی منقول ہے کہ بزرگوار
مولانا کو ایک گھر میں نکال دیا تھا جو وہی عرصہ بعد وہی موضع میں رہتا رہتا کہ وہ بزرگوار کے پاس آکر کھانا کھاتا اور وہ میں ہی شریک نہیں ہوتا۔ بزرگوار صاحبزاد
سلطان و لدعلوم و حارف میں بگائے روزگار تھے۔ مولانا کو وصال کے بعد لوگوں نے بید بقیہ است و متقا و علم ان میں کو مولانا کا جانشین کرنا چاہا مگر انہیں
بوجہ بصیرت مولانا انہوں نے مولانا صاحب الدین علی کو جانشین کیا جب وہ نکاح میں رہتا تھا علی الدین صاحب کو گیا تو بالاتفاق آپ جہاد نہیں ہوتا۔ ایک بزرگوار
اکر صاحب بزرگوار علی و فضلہ موجود تھے کہ انکی کیفیت تھی کہ جب کسی امر کے متعلق آپ تقریر کرتے تو ہم سب ہمیں گوشہ نشین تھا تاہم باقی تصانیف سے ایک نسخہ منوی موجود ہے
جو گویا مولانا کی حالت کے ایک تاریخ ہے۔ ان کے تین بھراؤ و سالہ وصال فرمایا اور چار صاحبزادے چھوٹے۔ ایک علی الدین فرید بن عرف علی عرف ہے کہ
(مولانا کا زنا بیعتا نہیں تولد ہو سکتے تھے اور بعد سلطان ملکہ کا وہ نہیں مقرر ہوئے تھے ان کے تین بھراؤ و سالہ چھوٹے تھے علی الدین صاحبزادے چھوٹے تھے۔
مولانا کو صاحبزادے ملکہ طبقہ ملک بن سے ایک بھرتہ ملکہ ان کے تین بھراؤ و سالہ وصال فرمایا اور چار صاحبزادے چھوٹے تھے۔ ایک علی الدین فرید بن عرف علی عرف ہے کہ
علا الدین کے تقبلا و سبوحی اور او کا زنا بیعتا تھا الدین کچھ فرما دیا اور کن الدین علی و سلطان اور ملک کوستان میں شمس الدین الرشید اور اسکو فرزند کن بن فرید
آتش اور بعد الدین بہرام شاہ آتش اور ناصر الدین محمود آتش۔

مولانا کے معاصر حکما طبقہ حکما میں ایک اور خیر زمانہ امام فخر الدین رازی مصنف تفسیر کبیر (کُلُّ شَيْءٍ فِيهِ إِلَّا الْفَيْسُ) کا ملامتہا حکما ہے
مولانا منوی میں فرماتے ہیں کہ اگر بائبل اللہ کے درجے پر فخر رازی رازدار دین ہے کہ باوجود سلاسل چوبین ہو باوجودین بحث و گفتگو بود
خیر خیر نہ محقق طوسی مصنف تجرید کلام جسے یا خیر کوا از سر ترتیب یا اعلام قطب الدین راوی محقق مصنف شرح مکملہ الاشراق اور علامہ
نعمۃ الدین علی (جو علم عقل من محقق طوسی کا بزرگوار اور منقول میں صدر الدین تونوی اور ابن جوزی کے تفسیر الرشید تھے وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر
نصائح سے استفادہ کیا کرتے تھے جیسا کہ مناقب العارفین میں انکا مقدمہ مندرج ہے کہ میں دس مرتبہ مولانا کچھ تفسیر سے استفادہ کیا منظرہ کی خدمت سے
پہنچے ہر راہ لیکر گیا آپ کے چہرہ پر ہماری نگاہ پڑتی ہے ہم کو حائل اور علم کو کوری ہو گویا جیسے ہمیں کچھ پڑھائی نہ تھا تو زہریہ دیر کے بعد آپ خود بھی تقریر
شرح کی جس میں وہ سب کمال سے وہ آگاہی بالآخر ہم سب کو مرید ہو گئے تھے ہمیں جو ہر فضیلہ و درنیہ العلوم انہی میں ہی منقول ہے اور باقوت ہمیں مصنف
قاموس البخاری و آدنیہ را بن بھارت جسے بہت سی جدیدہ و جدیدہ یافتہ کر معالجات میں شریک ہیں اور ابن القفطی مصنف تاریخ الحکما۔ نوی
الم منطق علی توحیدی صاحب شرح تجرید۔

مولانا کے معاصر حکما طبقہ علماء میں سب سے ممتاز القوت بن میر المرقع۔ ابن الفارض۔ عبد اللطیف البغدادی۔ نجم الدین الرازی۔ سکاکی مصنف
مفتاح العلوم۔ سیف الدین الآدمی۔ شمس اللہ الکردی۔ ابن الصلاح الحنفی۔ ابن حاجب النحوی۔

مولانا کے معاصر واپار اہل بقدر اولیائے سن کے خیر زمانہ حضرت خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا پایا جبکہ تفسیر میں پایا والد کچھ ہر روز
سفر کرتے تھے اور چھوٹے جوان کی ملاقات سے مشرف ہو کر انہوں نے آپ کی کتاب سے راز نامہ لے لیا اور اسکی بود و باش کیلئے ایک جوہر مخصوص کر دیا جاتا ہے جو ہر طرح طہارت

بلرز و بانگ از نفس گرامش بر سر عظام ظم زند - اور اسی سفر کرد و ان میں جب آپ بخدا شریف پہنچے تو حضرت شیخ الشیوخ ابو عمر شہاب الدین
سہروردی قادری رحمۃ اللہ علیہ کا خزانہ تہا انسی ملیقات ہی - اور حضرت شیخ اکبر محمد الدین ابن ابی رحمة اللہ علیہ کا بھی ذخیرہ تہا کہ شیخ ابن ابی رزاق
ہوئی و رسید بران الدین محقق ترمذی تلمذ الدیاجو مولانا بکر اہلبق اوصاف اور ابتدای شیعہ ہو اور او کو مہر شیخ صلاح الدین زر کو حبسے
بعد وصال حضرت شمس الدین تبریزی کی سال تک صحبت گرم رہی اور مولانا صدر الدین قنوی خلفہ ایشیخ اکبر و موصوفے سالہا سال تک تلمذ میں
مخلصا تعلقات تہر مولانا زبیر جنازہ کی نماز پڑھانے کی بھی ماضی کو وصیت فرمائی تھی انکو علامہ شیخ بہاء الدین زر کمالیانی اور فخر الدین ابن
بہی الطاق ملاقات کا ہوا شیخ ایشیخ موصوفہ اور ابوالالدین جندی (آپ کے دادا پیر) کو خلفہ میں مانتے تھے اور بعلی شاہ شرف قلندری جو مدینہ
آجکی خدمت میں تھے شیخ ابوالحسن مغربی بخالدی صنف مزب لہجہ - اور شیخ عبدالقمر مغربی و شیخ یسین مغربی، اور شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی
سوی آپ کی ملاقات نامت ہو وستان میں بہر حال محدود ہو کر شیخ نے ایک رنگ کی ملاقات کیلئے ملک و کم کا سفر کیا لیکن متناقض العارفین میں
نہایت وضاحت کہ ساتھ شیخ کو سفر کا حال لکھ کر شمس الدین بادشاہ والی شیراز کو شیخ کو توسط مولانا ایک غزل ملی تھی جس کے مضامین یہ تھے
پر جوش اور پرتو بادشاہ فراس کی غزل کے لئے کیلئے سہ کو مجالس قدر کہتے اور شیخ سعدی کو تھا کہ بیش بہا و کرم مولانا کی خدمت میں ملک و کم
شہر قنویہ - واد کی تہا اور غزل کی بعض شمار یہ جن - ۵
ماضی اب تک وہ کہ باز ملک بودہ اسم | با زبان ملامت باز کہان شہر است
علاوہ ان کے کہ با اعتبار سے وفات شیعہ مہندہ تخت ہو ہی آیکو ہم عصری ہو کہ یہ ملاقات ہو گیا کہ جو ثبوت نہیں ملای جاتا شیخ صدر الدین عمار
خلیفہ و فرزند شیخ بہاء الدین زر کمالیانی اور شیخ سلسلہ پیچیدہ ہیں تو خزانہ حضرت خواجہ غریب جگان خواجہ غریب نواز انجمیری اور شیخ
خلیفہ حضرت قطب المظاہر قطب الدین بختیار کاکی کا اور اوسط زمانہ کو خلیفہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کا اور اول زمانہ کا و ان کے خلفاء
شیخ جمال الدین النوسی اور سید علی احمد علاء الدین جابر شیخ نظام الدین اولیا محبوب ابی کا اور شیخ سلسلہ نقشبندیہ کے اوسط
حضرت خواجہ عارف سیو کرمی کو خلیفہ حضرت خواجہ عبدالحق بختیار والی اور ان کے خلیفہ بنام محمود بختیار خنوسی کا اور ان کے خلیفہ جناب
علی عزیز انج رشتی کی کہ عمری کا۔

مولانا کی تصانیف آپ کی تصانیف میں کتابیں ہیں ہر ایک فیہ مافیہ فیض انج طوط کا مجموعہ ہے و قفا و قفا معین الدین پروا دعا جناب
کے نام لکھے تھے دوسرا دیوان تیسری شتوی -

مولانا کا دیوان | دیوان میں ۵۰ ہزار زیادہ شہا ہیں یہ ان غزلیہ کا مجموعہ ہے جو ان کے حضرت شمس تبریزی کو فراق میں ابوعوض شیخ مصلح الدین
کے چہرہ میں لکھی تھیں انکو آپ کے صاحبزادہ سلطان لہر نے کتاب کی حیثیت میں جمع کیا تہا منتخب دیوان میں تقریباً ۳۰ ہزار شعر ہیں شہادہ
میں جناب میں طبع ہوا اور اصل دیوان لکھنویات طبع لکھنؤ میں چھاپا ہوا ہے مولانا کا نام اعلیٰ شریعتی کا نام طبع ہو گیا ہے شیخ ان
تصنیفات واقعہ ہے کہ حضرت کمال الدین جندی آپ کے دادا پیر شیخ شمس تبریزی کو کہتے تھے اپنے سرور و مولو علی شریح حکم دیا تھا کہ اجمالی تصنیف کیبت
جہ نہیں جبت مولانا سابقہ بیان ہوگی ہو کہ مریدین قلم سر فارغ ہو کر باہر آئے تو فخر الدین عراقی انکو بختیار بختیار و انج طوط کا مجموعہ ہوا کہ

نظم که گوش کبر و شکر الین تبریزی با که بگوید اسکے اظہار کا یاد رہیں یہ درود شکر و شاد و فرما با کہ ان شمس تبریز تجھ کو خدا تعالیٰ ایک سیاح
یعنی مرجعیت فرمایا جو معارف خاص الین و آخرین تیرے نام سے نظم کر لیا ہر گیارہ ای بنا رہے تیرے درود میں آو مولانا کو یہ کیا
مولانا دیوان کا دیوان اسکے نام تصنیف کیا۔ اور درود کر کے نظم میں شمس کا شکر کیا کہ عجب کہ نام مصنف کی تبدیلی میں بھی
بیشین گئی کو دخل ہو ورنہ مطلع کی جانتے اتنی بڑی غلطی کا ہونا خالی از تعجب نہیں ہو۔ کیونکہ طرز کلام صاف ظاہر ہو کہ تیرے شکر کا مصنف
نہیں ہو بلکہ افغانی مسند کا جیسا کہ پیر مرید بن درویش و دو اسمن فاش گویم امین سخن شمس میں و خدا اسمن
ع علا شمس تبریز غم و داری گردم + علاوہ کہ متعدد شعرا از الین و ان کو غزلیں مصرعوں کو مولانا طرف منسوب کر لیں کیا حقیقت
ازین جو اپنے غزل شکر بہت گفت میں جو خود نظم نہ تیار کیا ہو دوسرا شعر صلی جن کا یہ ہے + مہر و آوازیم امین پردہ ہزن کیا رویم
مولا کا جتن عید کو نامی گئی شکر کا کلام بلحاظ بندش و نزاکت کمالی تھا ہوسکتا دیکھا جاتا ہو لیکن اس میں کسی حسن و بدائع لفظی کے سوز و گداز اور جوش
و خروش نام کو بھی نہیں ہے چنانچہ انوری - خاقانی - عبد الواسع جلی عفی ظہیر فارابی سعد سلمان کلام جو بدین نمونہ ہیں
جوش و جذبات کا نام بھی نہیں ہے البتہ حکیم سنائی اور شیخ ابو الخیر ابو سعید اور خواجہ فرید الدین عطار کلاموں میں جوش و جذبات کا بہت
تھا جو کہ دروغین نہیں ہیں راجعی یا غنویات ہیں۔ مولانا ہی سے پہلے ایک شخص میں جنہوں نے غزل کو یہ راہ میں ان کی کلاں کا نظم کیا تھا
اسکو علاوہ کہ مولانا میں کسی لہیر یا بادشاہ کی شان میں کوئی قصیدہ نہیں ہے حالانکہ دوسرے ہر صدی شریازی اور خواجہ عراقی کا کلام بھی
اسلٹنی کے لکھنے پر آج کی پوری غزل الیسی رنگ راہک ہر حال میں مستحق ہوتی و مختلف مضامین جیسا کہ ادھر کا مذاق پر آج کی غزلیں
مطلق نہیں ہوتی جسے صاف مستی اور خودی بگیتی ہو جیسا کہ غزل

چو غم از شاکسازم ہوشم نازم عجباً کہ دست سازم عجباً کہ دست سازم	و چون ہر سوز و چہ درد سازم عجباً کہ سوز و چہ درد سازم	منم و خیالی سے غم و فغانی کہ نہ اندازم از غم و فغانی	چو غم از شاکسازم ہوشم نازم عجباً کہ دست سازم عجباً کہ دست سازم
بہ خاندان خداداد چہ نازم گذارم منم و آن برگزینم منم و آن	کہ تہم شد کوئی کوئی کلام شد پوست را پیش گلن آہنم	غلغلے اندر جان اندر خیم از زمین تا آسمان اندر خیم	بہ خاندان خداداد چہ نازم گذارم منم و آن برگزینم منم و آن
جہد و دستار و علم قیل و قال باز از پستی سو سے بالا خدم	جلد و رآب ان اندر خیم طالب آن بلبر بیا خدم	رہست کہ در بر نشان اندر خیم باز از خفا کا دم آنجا خدم	جہد و دستار و علم قیل و قال باز از پستی سو سے بالا خدم
چار بودم رستم اکنون دوم ساکنان را در محرم خدم	از دلی گدشت و گیتا خدم ساکنان قدس را ہدم خدم	من بہ نقد امر و زافر خدم گلاب خاموش چمن ہم خدم	چار بودم رستم اکنون دوم ساکنان را در محرم خدم
آنچہ اعلیٰ و در پر باو شد رو نمود اندر اعلیٰ مر مرا	گر مرا بود کسی آن ہم خدم رو نمود اندر اعلیٰ مر مرا	ز غم گشتم مصدہ و مر خدم کشتہ اندر و پس اعلیٰ خدم	آنچہ اعلیٰ و در پر باو شد رو نمود اندر اعلیٰ مر مرا

مولانا کی غنوی شفیق کی تصنیف کا آغاز طرہ میں ہوا جیسا کہ خود مولانا در شاد و فرما کے ہیں

اور اسی شب میں تصنیف شروع فرمادی شروع کرا۳۲ شعر تاج بس سخن کوتاہ باید والسلام + اوس وقت لکھ دے
صبح کا جو عسارت جرجا جو حسم الدین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے وہ اشعار دیکھ کر ہنس دیا اور ان کا قیاس
کیا یہی وجہ ہے کہ سوسو او فراق کے سب فقر کو خواجہ حسم الدین ہی کی انام و مولانا شروع کیا ہے۔ مولانا اول شب میں تصنیف فرما رہے تھے
وہ اخیر شب میں صاف کر کے صبح تک ضربیں مجلس کی سادیت پر تھپے پھانٹا کہ دفرا دل ہوا گیا اسکے بعد بقعا اہی اونکی زوجہ نے انھیں کلا
وہ خانہ داری کی مخصوص سہنیں گوارا دشمنی شریف کی تصنیف بند ہو گئی جب ۳ سال کو بعد وہ فارغ البال ہوئے تو انہوں نے پھر مولانا تصنیف کی

مادرین منموی تاخیر شد چون مخرج حقایق رفته بود	مسلطه بایست تا خون تیرشد بیهوشی غمخیزه شگفته بود
--	---

مثنوی کا دفتر ہفتم | چہرہ دفتر تمام ہو چکنے (نجد مولانا سخت علیل ہو گئے اور ساتویں دفتر کے بابہ آج اپنے فرمایا کہ ۷
در دل کہ کس کہ باشد نور جان | باقی این گفتہ آید یہ گمان

بعض کا بیان ہے کہ اس بیماری کو نہ جانے کی وجہ سے اس کو ان وقت تصنیف نہ ہوا لیکن صحیح بات یہ ہے کہ مولانا تیسری مرتبہ ہو کر
 انہوں نے خود مولانا کو وقت تصنیف فرمایا جبکہ آغاز یہ ہے ۱۰۰۰ ای نبی الحق حسام الدین عید
 چو کہ ازجی ششمر کہ دی گذر بر فراز چرخ مہم کن سفر سعدا و ست بخت اخوان کرام
 راز کہ تمیل عدد بخت ست کما

مثنوی کی تعریف | متاخرین از حسب لیاقت خود مثنوی اور اس کے مصنف کی توصیف کی ہے ۷۷

اسم کے گزشتہ جانی حب | نظم اور نام کے حق میں جبکہ | من چہ گویم صفاً علیٰ حبیب | نیست پیغمبر و لے دارد کنا

مثنوی مولوی مثنوی ہست قرآن در زبان پہلو + اور اس سبھی بہتر اچھی عربی ایک رباعی میں چھین آپ لایہ خواجہ

واقعہ بیان کیا کہ حضرت رسول خدا صلعم شریف فرما میں اور اوروں کے سامنے فتویٰ شریف پیش ہوا کہ شاد فرما رہا ہوں کہ اگرچہ معارف و حقائق

میں آج تک بہت سی کتابیں تصنیف کیں لیکن انہیں شنوی کو مائل ایک ہی نہیں ہے۔ مراعاتی

أَتَى الْبَصْرَةَ فِي نَوَاحِي السَّوْدِ فِي يَدَيْهِ الْمَنَسُ وَهُوَ يَقُولُ صِفَتْ كَتَبَ كَثِيرٌ مَعْنَى لَسِرَ فِيهَا كَالْكِتَابِ الْمَنَسُ

اس غلاب کی تصدیق میں یہ اہم کافی ہو کہ اس وقت تک اس کتاب کا مطالعہ کی گئی ہے صد ہا جگہ ہزار ہا آدمی اور لیا اکبار سے ہو گئے۔ اگر کوئی شخص

اسی ضمنون میں بطریق اقتباس فتویٰ شریف کا اشعار نقل کر دیتا ہوں جو اس میں جان بڑھاتی ہو و غلطو محو و عظیم فتویٰ کا اشعار سے تاثر پیدا ہوا ہے

ہر جگہ کے علماء و فضلاء نے اس کتاب کے علم و فضل و احسان و اعتدال کو کما حقہ سراہا اور فارسی کتاب ہی نہیں کیا سہت سہی لایا۔

اور مستند کتابیں بشمار شاہنامہ فردوسی و حلقہ مکبرستانی منجملہ الطہر و آئین نامہ و اسرار نامہ و ہفت نامہ خواجہ فہرست و عطار و گلستان و

بسم الله الرحمن الرحيم

ردیف	نام شرح و مصنف	تعداد	نام شرح و مصنف	تعداد	ردیف	نام شرح و مصنف	تعداد
۱	شرح فتاوی موسوی که المصنف	۱۰	شرح شیخ عبدالمجید سیدی	۱۰	۱	شرح فتاوی موسوی که المصنف	۱۰
۲	ربیع اشباح شریع الابرار حسن عظمی	۱۱	«شاه محمد الابرار»	۱۱	۲	ربیع اشباح شریع الابرار حسن عظمی	۱۱
۳	ربیع شمس شریع الانبیا نبی	۱۲	«مولانا محمد ابرار»	۱۲	۳	ربیع شمس شریع الانبیا نبی	۱۲
۴	«مولانا مصطفی بن شعبان»	۱۳	«ربیع اشباح شریع الابرار»	۱۳	۴	«مولانا مصطفی بن شعبان»	۱۳
۵	شرح سودی	۱۴	«ربیع اشباح شریع الابرار»	۱۴	۵	شرح سودی	۱۴
۶	«چهار ابرار»	۱۵	«ربیع اشباح شریع الابرار»	۱۵	۶	«چهار ابرار»	۱۵
۷	شرح کمال الدین عازمی	۱۶	«ربیع اشباح شریع الابرار»	۱۶	۷	شرح کمال الدین عازمی	۱۶
۸	شرح سمیع افروز و جلدین	۱۷	«ربیع اشباح شریع الابرار»	۱۷	۸	شرح سمیع افروز و جلدین	۱۷
۹	شرح اسعد قیدی	۱۸	«ربیع اشباح شریع الابرار»	۱۸	۹	شرح اسعد قیدی	۱۸

اسکے قلمی شریف کی حقیقی شان میں کچھ کہیں اسکی شہسوار
چراغ را کہ ایزد بر سر روز و ہر اکو یغ زندگیش بسوز و

چنانچه منشی شریف مین این مقام بر والدہ حضرت سیدہ کنی و والدہ حضرت عینی کاسیالات حلایم ملاقات کرنا و درونوجو نکاحات حلایم از این مقام

کوالدہ کو سیدہ کیکاواقتہ مذکور سے مشتمل ہے

مادر کچھ جو حال مرگوار و	بودامہ کوششہ رور و
--------------------------	--------------------

اسکو مولانا کا لفظ ہمیں وہی کہتا تھا کہ ظرافت سے مثنوی

زائد ہر وقت ہر حال میں

رانہ بزمِ دل و دل میں ہو روزِ بیکارہ دور و دور ہم جو ہیں
 مادرِ حبی بجا دیس نہ نا لویا در این سخن در چو
 آئے اس کا دست عمارتِ کعبہ کا قعر سے فراق کا تہ کی گاہِ روزِ نہ انالیت چسما منہ سے گریں

[illegible]

باطن تو اونی اور قسم کی ملاقات ہو کر تیری جیوں سے رابطہ ظاہر وقت نہیں ہو سکتا۔ ورنہ بدیش نیر برون فزون و

معنی اندر وی بسیار است
دانه معنی کبیر و مرد عقل
از کبر و پایداری گرفت

گفت نوری نریند عظمی و اقد صغر گفت چو نشکر بر سر ہے آبد
عمر در ابرش صبر بدکان بید خام بگیلاہ اور اندر دہم چون غلام

گفت این بانه معنی بود گندم شنبان که بماند است
عمر ز یاد ابدی عراب است ساز گردد غمت آن تو با اعراب ساز

ایک فاضل صاحب قلمی شریف کو ان کے حیدر شہنشاہ کی بادشاہت کے لئے ایک خط لکھا تھا کہ

اے گنہگار بندہ قوی مسموم را تو گوئی مثنوی نے چنان افسانہا بشنیدہ ہجو شین نقش آن چسپیدہ

دیوان میں ایک مقام فرماتے ہیں ہفت شہر عشق را عطار گشت	ماہان اندر فرمے کہ یک چہ ایم	دوسری جگہ فرماتے ہیں ۵
عطار روح بود و سنانی و دوشہر ما	اما زین سنانی و عطار آیدیم	اگر غویز و یکجا تو یہ مولانا کی کفر نفسی ہے در خود مولانا ایک بجز خدا نہیں
اولی شہر دیکھا پیدائند ہوا دل تو شہر کو مضامین ان کتابوں میں نہیں ہیں اگر کہیں ہیں تو نہایت مختصر اور تا ستم اور شہر میں کمال ہیں	۵ روح باحق علم داند ز کسیت	روح ہر پاسی و تازی کسیت
۵ حقیقہ میں روح کی بابت لکھا ہے	روح با علم است و با عقل است یا	روح را با ترکی و تازی چہ کار
۵ اسی شہر کو مولانا شہر عشق کو دوسرے میں فرماتے ہیں ۵	بحث عقلی گرد مر جان بود	آن در کجا شد کہ بحث جان بود
بحث عقل جس افزان یاسب	بحث باالی با عجب یا با عجب	روح اندر وصل متین در فدا است
بحث جان اند مقام دیگر است	روح چون صلح و تن ناکست	ناتجہ جسم ولی را بندہ باش
روح صالح قابل آفات نیست	زخم بر ناتجہ بود بر ذات نیست	تاشوی بر روح صالح خواہی باش
روح خود را متصل کن بسے فلان	از دیوار روح قدس سالکان	۵ حقیقہ میں دل کی حقیقت اس طرح سے بیان کی گئی ہے ۵
از دین کہ صاحب گذشت	تا دید دل ہزار سالہ است	عاشقان را ہزار و یک منزل
پر وبال حسد ز دل باشد	تن بے دل حال گل گشت	ہر جہز باطن تو باطل است
اصل ہزل و مجاز دل نبود	دو پنج خشم تو از دل نبود	دل تحقیق را بسمل کردی
دل کیے منقرضیت ربانی	حجرہ دیوار چہ دل خوانی	خاندہ شکل ممنوعی را دل
ایک دل نام کر وہ یہ مجاز	رو بہ پیش سالکان کوئی انداز	دل کہ با جاہ و مال دار دکار
سوالناز دل کی باہریت شہر عشق کے دوسرے میں اس طرح سے بیان کی ہے ۵		
تو ہی کوئی مراد دل نیز ہے	دل ناز عشق باشد بہر است	لیک ایک ازان آب نشاید آب و
دل کو اگر آب است منسوب گل است	پس دل خود را مگو کارن ہم دل	آن دل ابدال یا پیغمبر است
یا کہ گشتہ زان رنگ مانی شدہ	در فروئی آمدہ وافی شدہ	سکر کشیدی تو کہ من صاحبہ لم
انجنان کہ آب در گل در کشد	کہ منہ آب چہ سر جوہر دزد	کہ مرد در عشق شیرہ و انگبین
لطافت شیرہ و انگبین گل است	سر خوشی آن خوش از ان گل	سایہ دل چون بود دل اعرض
باغبان کہ سبز را در عین جان	بر بردن عکسش چو در آستان	نقشبندی برین آواز غلک
ہم ہم بینی نقش و ہم نقاش را	فرش دست تا وہی فرش را	زہر عشق و فرش دیدہ و سبک
را کہ محدود است و محدود است	انکہ دل خود باشد ایچنین	میرسد بے واسطہ نذر خدا
صورت بی صورتی جسد و غیب	ز نامہ دل تافت موسیٰ تافت	و کشتن آب میوان ساقیت
نور نور چشم خود نور دل است	نور چشم نور نور دلہا حاصل است	نور نور عقل جس پاک چو

[illegible]

حالات حضرت خواجہ درویش محمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

جنھوں نے شہنوی شریف کا انتخاب سورب بابائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً و مصلیاً

آپ کا نام نامی خواجہ درویش محمد ولیت مولانا دوست محمد بخاری مقام ولایت شہر کنہ تواج
بخارا ہے آپ حضرت شیخ عبدالحق غجدالی خلیفہ اکبر حضرت خواجہ خواجگان محمد بہار الدین
نقشبند قدس سرہما العزیز کے حقیقی نواسے اور حضرت مولانا محمد زائد خلیفہ اعظم حضرت
ناصر الدین محمد خواجہ عبید اللہ احراری قدس سرہما العزیز کے بہانجے ہیں۔ آپ بعد تحصیل علوم
ضروریہ ابتداً اس شعبہ سے عبادت و ریاضت میں مشغول اور تفرید و تجرید میں زندگی بسر
کرتے تھے۔ اسی طرح سے آپ پندرہ سال تک پابند رہے۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ کئی
روز تک کچھ خور و نوش کیلئے میسر نہ آیا اور بہوک کی بیابانی سے زمام صبر ہاتھ سے جانے لگی
آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر نظر کی فوراً ہی حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے
اور آپ سے فرمایا کہ اگر آپ تعلیم صبر و قناعت چاہتے ہیں تو مولانا زائد (ممدوح)

کی خدمت میں جا کر حاصل کرو۔ آپ حبیبہ مولانا کے مہر ہو گئے اور انکی خدمت بابرکت
 حاضر رہر سلوک اور معارف کی تکمیل کی اور شرف خلافت سے سرفرازی پائی۔ کمال
 تقویٰ اور زہد و ریاضت میں آپ کے اوقات مہر تھے۔ آپکی نسبت نہایت قوی
 اور عالی تھی مگر بسطرح کہ دستور بزرگان خاندان علیہ طریقہ نقشبندیہ کے ہے آپ بھی نہایت
 ہی گنہگار اور مخفی الحالی کے ساتھ بچپن کو قرآن شریف پڑھا کر زندگی بسر کیا کرتے تھے
 ابتداء آپ کی شخصیت کا یہ سبب پیش آیا کہ ایک کی بزرگ کا آپ کے وطن میں گزرا
 انہوں نے اپنے کشف باطنی سے آپکی کرامات اور نسبت عالیہ کے مقامات کا
 اور اک کیا اور کہا کہ یہاں کوئی صاحب اولیاء کبار میں سے ہیں تلاش کرنا چاہیے یہ
 کہہ کر جستجو شروع کی جس طرف سے نسبت کیا انہر محسوس ہوتا تھا اور سفر چلے حتیٰ کہ آپ
 ملاقات ہوئی اور دونوں آپس میں راز و نیاز کی گفتگو کی۔ لوگوں کو اس کا علم ہوا اور سید
 چرچا ہو گیا۔ اس کے تہوار سے دنوں بعد دوسرا موقعہ یہ پیش آیا کہ شیخ نور الدین خوانی
 آپکے وطن میں آئے آپ انکی ملاقات کیلئے اپنے معمولی پوچھ لہا میں تشریف لیکئے
 دونوں نے دیر تک باہم معانقہ کیا اور آپس میں مراقب ہوئے بعقاب مخلص ہوئے
 تو انہوں نے کئی قدم تک آپکی مشایعت کی اور مود بانہ آپکو رخصت کیا۔ جب آپ
 وہاں سے تشریف لے آئے تو انہوں نے حاضرین سے دریافت کیا کہ آپکی خدمت
 میں بہت سے طالبان خدا اکتساب فیضان باطنی فرمانے کیلئے آئے ہونگے لوگوں نے
 عرض کیا کہ یہ صاحب کوئی بزرگ اور شیخ نہیں ہیں ایک معمولی آدمی ہیں اور سچو نگو کلام انہر
 پڑھا کر سہرا وقت کیا کرتے ہیں۔ یہ سنکر شیخ نور الدین خوانی کو کمال تعجب ہوا اور حیرت سے
 فرمایا کہ یہاں کے آدمی نہایت ہی کور باطن اور ناقدر شناس ہیں کہ ایسے کامل و مکمل شیخ

اولیاء وقت کے فیضان سے محروم ہیں۔ اسکے بعد عام طور پر لوگوں کو ناپکی کمالات کا ظلم ہوا
 اور ہر طرف سے جوق جوق عاشقان خدا علی البیان راہ صدق و صفا آپ کی خدمت میں حاضر ہو
 استفادہ کرنے لگے پھر اہم واقعہ یہ گذرا کہ شیخ خوارزمی کر دی جو اوس زمانہ کے ایک مشہور جہا
 ت ترف بزرگ تھے اور ان کا دستور تھا کہ جہاں کہیں جاتے تھے وہاں کے اولیاء اللہ کی کرامت
 اور نسبت اپنی نسبت تو یہ سے سلب کر لیتے تھے اتفاقاً آپ کے وطن میں بھی آئے تھے اور
 اوروں کی کرامات سلب کرنے کے وہاں جا کر خود اپنی نسبت کو کم پایا اور بالکل خالی اور
 معتر اہو گئے ہر چند کہ سبب کیسے تھا مرقبہ کیا مگر نسبت جیسا نہ ہوئی جس سے نہایت درد
 و وحیران و پریشان ہو گئے اور حالت اتر ہوئے لی لوگوں سے دریافت کیا کہ یہاں کوئی
 بزرگ دست بزرگ ہیں لوگوں نے آپ کا نام بتایا تو وہ آپ کی ملاقات کیلئے نکلے جن جن وہ آپ کے
 نزدیک پہنچتے تھے نسبت کا اثر یا مجھوس ہوتا تھا حتیٰ کہ وہ آپ کی خدمت میں پہنچے تو
 پھر نسبت سے بالکل خالی ہو گئے اس سے ان کو یقین ہو گیا کہ انہی بزرگ کے تصرف سے
 نسبت سلب ہو گئی پھر پھر تو انہوں نے بہت مشقت سماجت کی اور کہا کہ مجھ کو معلوم نہ تھا
 یہ اعلیٰ آپ کے زیر ولایت ہے اسکے بعد بہت خوشامد کی تو آپ نے اوسنے مہد لیا کہ
 آئندہ وہ کسی بزرگ کے ساتھ ایسی حرکت نہ کریں گے۔ اُنکی نسبت و کرامت اور
 واپس دیدی اور واسطے نعلبائے کا حکم دیا وہ جہاں سے آئے تھے فی الفور وہاں کو واپس
 ہو گئے۔ شنوی معنوی حضرت مولانا رومی قدس سرہ السامی کی تعلیم حضرت مصنف سے
 لیکر کیے بعد دیگرے آپ کے بزرگوں میں متصل چلی آتی تھی کہ آپ کو بھی پہنچی اور آپ کمال
 فوق و شوق کیساتھ شنوی شریف کے مطالعہ میں محو رہتے تھے آپ نے بہ اجازت طہانی
 حضرت مصنف اور بتائید رومانی خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد بہار الدین نقشبند سرہنشین

مثنوی شریف کا بابواری انتخاب موسومہ بلب لباب فرمایا اسکی تفصیلی کیفیت رسالہ فائز
مشمولہ ہذا کے معائنہ سے واضح ہوگی جب عالم دیار یارب لب لباب حضرت مولانا کے
ملاحظہ میں پیش ہوا تو آپ نے تبسم فرما کے ارشاد کیا کہ ”مبارک ست ہر کہ ازین انتخاب با
بعد از غار بامداد و بایں بعد از غار عصر خواہ خواند بے شک روز قیامت ہمایہ یمن در
برین جاسے خواہ دریافت و انواع اسرار و حقائق و معارف آہی بروئے مکشوف خواہد
حسبہ اکابر نقشبندیہ میں زمانہ حضرت خواجہ درویش محمد قدس سرہ العزیز سے ابتک صحیح و نام
ایک ایک باب پڑھنے کا معمول مقرر ہے سبقاً سبقاً اسکی تعلیم جاری ہے جو تکمیل کے
سند ہی پہنچائی ہے فقیر عفی عنہ کا آپ تک سلسلہ متصلہ حسب ذیل ہے۔

والدی شیخی حافظ محمد عباس علیخان الامروہی شیخہ مولانا سید شاہ فخر الدین احمد عرف حکیم
پادشاہ قادری نقشبندی الہ آبادی شیخہ سید شاہ نسخ علی نقشبندی الکرہوی شیخہ
مولانا سید شاہ ابوالحسن النصیری آبادی شیخہ مولانا مراد اللہ التہانی سری نقشبندہ مولانا
نعیم اللہ ابٹھکی شیخہ شمس الدین مرزا مظہر جانجاناں شہید الدہوی شیخہ سید نور محمد
بڑا بونی شیخہ شیخ سیف الدین السمرہندی شیخہ والدہ خواجہ محمد معصوم القیوم النشا
شیخہ والدہ امام ربانی مجدد الف ثانی القیوم الاول شیخہ خواجہ باقی باشر الکابلی
ثم الدہلوی شیخہ خواجہ محمد آدم الکنگلی شیخہ والدہ خواجہ درویش محمد بخاری صاحب
آپ نے ۹ محرم ۱۰۶۶ ھ میں وصال فرمایا موضع اسرار صفات سبزوار علاقہ
کک ماوراء النہر میں آپکا مزار مبارک زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

اللب لباب الحقیر
خیر محمد حسین خان قادری نقشبندی

رساله فارسی کو کیفیت انتخاب سبب کتاب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلاة والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین
 اما بعد میگوید حضرت العباد و در پیش محمد بن دست محمد بخاری که یکے از خدا و ما کنین و در بیان
 کہینہ حضرت معارف و نگاہی حقایق آگاہی عارف اسرار لاہوتیہ کاشف انوار جبروتیہ نقاد و زبده
 زبده انیسار خواجه عبید الشراحت کہ چنان منقوی مولوی جلال الدین دمی مانند بجز خازن پیداکن
 و مثل شجرہ طیبہ کہ کلمات ثابوت و نور غانی السماء از طبع شریفش برآمدہ و نشو و نما یافت اکثر مردم طار
 آن شدن کہ درین بحر بے پایان غوطہ زودہ لالی آبادار و در شاہوار برآزند و سعی نمودند کہ ازین شجرہ
 حکمینہ بچینند اما نتوانستند چہ این کتاب معجزہ و کرامت مولوی ست تا زانیکہ الہام ربانی و القا
 رحمانی از پردہ غیب رونماید و این غوہض و مشکلات از قوت شیخ کامل فرستد اکمل نکشاید کہند
 آن رسیدن و بر سر آرد آن مطلع شدن از مقولہ محالات و از قبیل مستغنیات استیراکلین شش و نوز
 اکثر علمائے شریعت و عالمان مفسر قرآن و احادیث و اہل سلوک و حقائق و پیش فقہائے دین
 و اہل فہم بسیار معتبرست کلام حضرت مولوی البطریق استدلال در کتب متعددہ خود ہامی آرد خصوصاً
 نزد خواجگان فقہ بنندیہ رحمہم اللہ کہ نزدیک ایشان بسیار مقبول و معتبرست چنانچہ اکثر اعزہ این سلسلہ

فقیر را باعث می بودند که اگر ازین کتاب ستطاب در غرور و جواهر و امهر و جواهر ايجاز براری
 بطریق انتخاب و فهرست ابواب پس خالی از فوائد نخواهد بود باین سبب که سندان مثنوی
 اباعن چید از حضرت مولوی باین فقیر رسیده بود تا روزی که حضرت ایشان قدس الشرح و صاحب
 وزیر و ارشاد کردند که ای فلان درین روز با کتاب معتبره چیزه مطالعه کنی عرض کردم که در
 مذامم اما گاه گاهی مثنوی حضرت مولوی دیده می شود و از حضرت عزیزان علی مرتضی منقولست
 که هر که مثنوی شریف را مداومت نماید و هر روز صبح و شام باره ازین با وضو و عقیدت خوانده باشد
 از جمیع آفات و بلیات آخر زمان در امان باشد و ابواب کشف و یقین بر وی مفتوح گردد
 حضرت ایشان باین فقیر فرمودند که کتاب مثنوی مولوی بسیار طول دارد اگر تو ازین کتاب انتخاب
 کنی بهر خاص و عام فائده تمام خواهد رسید و روح پر فتوح حضرت مولوی از تو شود و او را هر که دید چون این
 بنده ظاهر او باطن او و مقام او را حضرت ایشان بود و ضرورت حسب فرموده جناب شان درین تردد
 اقتاد و حیران بود که یکدام طرز درین بحر فیض غوغای نماید تا گوهر آبدار در ریشاهاوار ازین دریای
 اسرار بیرون آرند درین اثنا در راه ذی الخیر تسبیح و تسبیحات شب جمعه بود که این فقیر خواجہ بزرگ
 حضرت بهاء الدین نقشبند را قدس سره در خواب دید که تشریف آوردند و فرمودند که ای فلان خیر
 و انتخاب مثنوی مولوی را که کرده بیا که حضرت مولوی هم همراه من آمده اند و میخواهند که آنرا
 به بینند گفتیم یا حضرت دست مست که من درین فکر بوده ام که انتخاب بکنم یا هنوز صورت نه بسته حضرت
 خواجہ دست مبارک خود را دراز کردند و این انتخاب را از سینه من بردارند و فرمودند که نیست
 انتخاب و مسوده را پیش مولوی بزد حضرت مولوی آنرا دید خوش بخند و تبسم کرده گفتند که بیا
 هر که ازین انتخاب بابی بعد از نماز با ماد و بابی بعد از نماز عصر خواهد خواند بے شک ای روز قیامت
 هسایه من در بهشت برین جایی خواهد یافت و انواع اسرار حقائق و معارف الهی بر وی
 مکتوف خواهد شد درین حال فقیر بیدار شد مؤذن اذان با ماد کرد و من وضو کرده و در جبهه
 حضرت ایشان آمد چنان مرادیند فرمودند ای فلان حضرت خواجہ بزرگ و حضرت مولوی

و بارت کردی من بر قدم ایشان افتادم ایشان بر من بسیار التفات فرمودند و تعریف کردند که
علوم او باین و آخرین جمله بر من روشن گردید و در آنک مدت این انتخاب را مسوده نموده نظر بر
ایشان در آوردم ایشان نیز دیدند فرمودند که مبارک است پس آنخواجده قیام اشارت نمودند که بطلب
فرماید که مسوده این را بگیرد و هر روز در محبت نمایند که هر که همیشه صبح و شام از این انتخاب یکبار
بخواند شکر کثرت رحمت بنیایات باشد و بعد از آن این ابیات بخواند

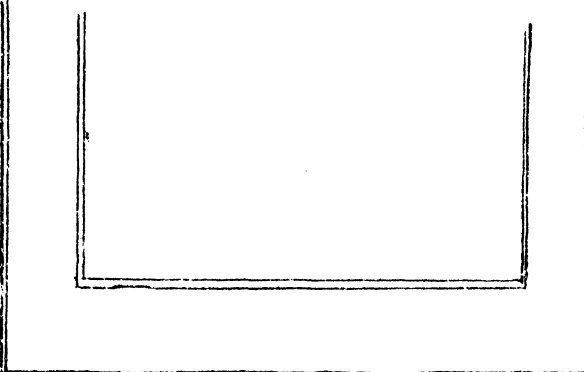
پیشتر اهل دین مقتدا آتش دوزخ برو گرد و حرام صاحب شکر فنا سے تن شود گرد او از خوف حق دایم نذیر دانا در یاد حق اودم زند عارف کامل شود اندر زمان می شود از اتمت آن پیشوا	ای جنبین فرموده ملائکه ما شعوی را هر که خواهد حج و شام تیر حکمت پیش از روشن شود در معارف و در حقائق بے نظیر از حد و زکین دل صافی کند از بیایات جهان یاد امان در قیامت حشر ابا انبیا
---	---

پس این فقیر انتخاب را بعینه چنانچه خواجده بزرگ قدس سره از سید بن برآورد و در وقت نقل
کرد تا هر که مطالعه کند حظ و نیا و آنفرت یابد و این ستمند از فاسد فاکه یاد نماید که این انشاء
لا یخرج أجر الحسین اللهم حفظ القاریها و سامعها و ناظرها بحق آیات القرآن بمنه و فضله
بر جنتک یا ارحم الراحمین

قطعه تاریخ طبع کتاب تیر فاکه جانشان از محمد امیر الکبایر و حقیقانی قادیان شریف

مالیناب مولوی احمد حسین خان شایع کتاب کرد که مدد کج بود	فیض جنان نمود که انشاء لب لباب شعی رحمت ابد
۲۸	۱۳

قلم خودم است ۱۱
 قلم خودم است ۱۲
 قلم خودم است ۱۳
 قلم خودم است ۱۴
 قلم خودم است ۱۵
 قلم خودم است ۱۶
 قلم خودم است ۱۷
 قلم خودم است ۱۸
 قلم خودم است ۱۹
 قلم خودم است ۲۰
 قلم خودم است ۲۱
 قلم خودم است ۲۲
 قلم خودم است ۲۳
 قلم خودم است ۲۴
 قلم خودم است ۲۵
 قلم خودم است ۲۶
 قلم خودم است ۲۷
 قلم خودم است ۲۸
 قلم خودم است ۲۹
 قلم خودم است ۳۰



بسم الله الرحمن الرحيم

با تو یار و یارچکس نبو دروا بحر معنیها بے رب العالمین و اہب این دیہاے را بھ بندگانش را جزا و سارا سنے مردم و دیو و پری و مرغ را ملک است او بجد و او بے بشبیہ خاک دیگر را بکرده بوالہ بشر وے کہ نان مرده را تو جان کنی میفرانی در زمین از اختران	بسم الله الرحمن الرحيم گفت یعنی ہو الله شیخ زین صانع بے آلت و بے جارحہ واحد اتم در ملک و اورا یار سنے خالق افلاک و آبسم بر عکلا خالق دریا و دشت و کوہ و تہ بے بدل کردہ خاک کے لہ ز کہ خاک شورہ را تو نان کنی میکنی جسوز زمین را آسمان
--	--

قلم خودم است ۱۱
 قلم خودم است ۱۲
 قلم خودم است ۱۳
 قلم خودم است ۱۴
 قلم خودم است ۱۵
 قلم خودم است ۱۶
 قلم خودم است ۱۷
 قلم خودم است ۱۸
 قلم خودم است ۱۹
 قلم خودم است ۲۰
 قلم خودم است ۲۱
 قلم خودم است ۲۲
 قلم خودم است ۲۳
 قلم خودم است ۲۴
 قلم خودم است ۲۵
 قلم خودم است ۲۶
 قلم خودم است ۲۷
 قلم خودم است ۲۸
 قلم خودم است ۲۹
 قلم خودم است ۳۰

۱۲ فصل در بیان سوره
 ۱۱ فصل در بیان سوره
 ۱۰ فصل در بیان سوره
 ۹ فصل در بیان سوره
 ۸ فصل در بیان سوره
 ۷ فصل در بیان سوره
 ۶ فصل در بیان سوره
 ۵ فصل در بیان سوره
 ۴ فصل در بیان سوره
 ۳ فصل در بیان سوره
 ۲ فصل در بیان سوره
 ۱ فصل در بیان سوره

رو نگردانیم از فرمان تو
 کل شیئی ما خلا الله باطل
 هیچ بگری نیست از دخت
 از دوان لقمه نشد سوسمی گلو
 در زمین و آسمانها دژ ده
 جز بفرمان قدیم نافذ نش
 جمله ذرات زمین و آسمان
 جز وجوه و تشکیر او در وفات
 اگر بگوید چشم را کور افشار
 در بدندان گوید او بنها و بال
 باز کن طب را بخوان باب العلل
 چونکه جان جان هر چیزی نیست
 خاک را و لطفه را و مضغه را
 کز کجا آور دست ای بدنیت
 بهر آن پیغمبر این را شرح حسنت
 ای خنک آنرا که ذات خود دشت
 بین رها کن بدگمانی و ضلال

ازین شعر که در آیه آمده است
 در این شعر که در آیه آمده است
 در این شعر که در آیه آمده است
 در این شعر که در آیه آمده است
 در این شعر که در آیه آمده است
 در این شعر که در آیه آمده است
 در این شعر که در آیه آمده است
 در این شعر که در آیه آمده است
 در این شعر که در آیه آمده است
 در این شعر که در آیه آمده است

کفر باشد غفلت از احسان تو
 ان فضل الله غسیم ما طر
 بی قضا و حکم آن سلطان تخت
 تا لگوید لقمه راحت کا و خلو
 بنجمن باند نگرده پره
 شرح نتواند و جلدی نیست خوش
 لشکر حقند گاه امتحان
 مر ترا اکنون مطیع از لافاق
 در و چشم از تو بر آرد صد و مار
 پس بی بینی تو ز دندان گوشمال
 تا به بینی شکر تن را عمل
 دشمنی با جان جان آسان نیست
 پیش چشم ماهمی دار و خدا
 که ازان آید همی خضر یقین
 هر که خود شتابت میزد از شتابت
 اندر امن سرمدی قصری بساخت
 سر قدم کن چونکه فرمودت تعال

کس در این شعر که در آیه آمده است
 کس در این شعر که در آیه آمده است
 کس در این شعر که در آیه آمده است
 کس در این شعر که در آیه آمده است
 کس در این شعر که در آیه آمده است
 کس در این شعر که در آیه آمده است
 کس در این شعر که در آیه آمده است
 کس در این شعر که در آیه آمده است
 کس در این شعر که در آیه آمده است
 کس در این شعر که در آیه آمده است

۱۲ فصل در بیان سوره
 ۱۱ فصل در بیان سوره
 ۱۰ فصل در بیان سوره
 ۹ فصل در بیان سوره
 ۸ فصل در بیان سوره
 ۷ فصل در بیان سوره
 ۶ فصل در بیان سوره
 ۵ فصل در بیان سوره
 ۴ فصل در بیان سوره
 ۳ فصل در بیان سوره
 ۲ فصل در بیان سوره
 ۱ فصل در بیان سوره

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

۱۱
مجلس قلیبا دوزخانی
اصح

مردمان گوناگون
خداوند را ستایند
و نام او را یاد کردند

زبان عالمی
عالمی گفتگو

طہ قلوبہ حسنہ

خلق و جالیوسی و بعضی جزو اخلاص میاز ۱۲ عه طغیظا سطریری باشد بخبط جمید و کرافاب و اسم سلطان باشد ۱۲

لایه مندریش و مکن لایه دیگر
 تربیه آن آفتاب روشنم
 علم الانسان خرم طغی است
انوعی از خط عجمیه ۱۲
 جان از او آمد نیامد از جان
 شش جهت عالم همه اکرام است
 باد و خاک و آب و آتش بنده اند
 آب و باد و خاک و نار پیش در
 ابکس آن ز غیسر حق خیر
 پیش تو آن سنگ یزه ساکت است
 پیش تو استون مسجد مرده است
 جمله اجزای جهان پیش غوام
 مرده زین شویند و زان سوزنده
 چون از ان سوشان فرسته سومی
 کوهها هم سخن دا و دی کند
 باد و حال سلیمان شود
 ماه با احمد اشارت بین شود
 خاک قارون را چو ماری در کشد

درا نبود ۱۲
ششصد و یک دران
در دوازده کلام
یا مخلص را بگوید
اینجی در نیست
حق تعالی در سر
بگوید حق میوت
و علم از ان کیم
از ان نیست
کس دیار علم و کلام
نراست ای کرم

جز بد آن شاه جسم دادگر
 رنجی الا علی اذان رفیق
 علم عند الله مقصد های ماست
 صد هزاران جان و دهر و رایگان
 به طرف کنگری انعام اوست
 با من و تو مرده با حق زنده اند
 پیخبر با ما و با حق با خبر
 پیخبر از حق و از چپین نظر
 پیش احمد فصیح و ناطق است
 پیش احمد عاشق دل برده است
 مرده و پیش خدا و انا و رام
 خاش اینجا و انظر گوینده اند
 آن عصا گردد سو ما اثر و با
 جوهر آهن بکف مومی کند
 بحر موسی را سخت را می شود
 نار بر اهریم را نرین شود
 استن حثانه آید در رشد

باقی تمام
 یک شش ماه از زمانات
 فانی از خیر و شرها
 از زمانه ۱۰
 ۱۱
 در کتب
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۲ نومبر
 قادیانہ و سرگت اورا
 چٹوڑیوں کو روک دیکم
 قلعہ کو بند کر دیا اور ان کا نام
 کرکھ کرکھ اور قلعہ کو روک دیا
 شہنشاہ قادیانہ
 بنکاف ۱۲
 انصاف خود دیا ایس دیا
 قادیانہ و سرگت اورا
 چٹوڑیوں کو روک دیکم

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کوه سحی را پیامی می کند با شما نا محران مانا خوشیم محرم جان حمادی چون شنوید غلغل اجزای عالم بشنوید که خبر خیر آورم که شنوم و شتر سن چو تو غافل ز شاه خود کیم فرق کی کردی میان قوم عاد چون همیدانست کل از کرد فرق چون میگرداندر قوم عاد هر دو سر مست انداز خمر حق آب را دیدی که با طوفان چه کرد از چقبلی راز سبلی می گزید اهل موسی راز قبلی و شناخت باز تو خشت بقعر خود کشید خف قارون کرد و قارون را شناخت فهم کرد از حق که یا ارض ابلعی کو مرا قب گشته خامش مانده است	سنگ بر احمد سلامی می کند ماسیمیم و بصیریم و خوشیم چون شما سوسی حمادی میروید از حمادی عالم جانهاروید باد گوید یکم از شاه بشر زانکه ما مورم ای سر خود نیم باد را بی چشم اگر بنیش نداد چون همیدانست مومن از عدو گزید و می واقف از حق جان باد باد آتش میشود از امر حق باد را دیدی که با عاد آن چه کرد اگر نبودی نیل را آن لوزر دید موج دریا چون با مر حق بتاخت خاک قارون را چو فرمان در رسید نور موسی دید موسی را نوخت رخت کرد و اندر هلاک هر دوی تا بگوش خاک حق چه خوانده است
--	---

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

آتش ابراهیم دادندان نزد
پیش حق آتش همیشه در قیام
آتش نرود را گر چشم نمیت
سنگ بر آهین زنی بیرون جبهه
پرورد آتش ابراهیم را
ای خرد برکش تو پیر و بالها
در قیامت این زمین بانیک بود
گر نه کوه و سنگ با دیدار شد
این زمین را اگر نبود چشم جان
اگر نبود چشم جان حنانه را
سنگریزه گر نبود دیده و بر
بر عدم با کان ندارد چشم و گوش
از نسون او عدم بازود زود
صنعت حق با جمله اجزای جهان
جذب یزدان با اثرها و سبب
گفت در گوش گل و خندانش کرد
گفت با جسم آیی تا جان شداد

از نسون او مراد از
نسون خواندن نطق
است به پیش تنگین

چون گزیده حق بود چو نش گزود
تا چو عاشق روز و شب پیمان مدام
با خلیلش چون ترحم کرد نیست
هم بام حق قدم بیرون نهد
ایمینی روح سازد بیم را
سوره بر خوان زلزالت زلزلهها
کی زنا دیده گواهی میدهد
پس چرا داد او را و یارش
از چه تارون را فرود آسپهان
چون بدیدی ابر آن فرزانه را
چون گواهی دادی اندر شست و در
چون نسون خواند همی آید بجوش
خوش معلق میزند سوسوی جوه
چون دم حرفت از افسون گران
صد سخن گوید نهان چیرت ملب
گفت با سنگ و عقیق و کانش کرد
گفت با خورشید تا رخشان شداد

۷

از نسون او مراد از
جایگاه آن بگذاشتن
آنان است یعنی آنوقت
صلی الله علیه و سلم

۸

قره نسون او مراد از
نسون خواندن نطق
است به پیش تنگین
گفت و مدد مانت
خلعت وجود در بر کرد

۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

در رخ خورشید افتد صد گسوف کجو شک از دیده خود آشکاراند حق بگوش او تم گفته است مردی کاروبی فعلی مدان کوه شکر روانه می کند بهر آن تاد رحم روید نبات تاز نو ماهه پر گرد و جهان تابد بهر کسی حسن عمل چونکه چشمت را بخواه بینا کند که بود دید ویت هر دم نذیر تابد بندی لب ز گرفتار شمع تا نیشی فساد می تو ز بیم که خبر نبود و چشم و گوش را اوز عین در دنگی سزد و دا هم ز قهر چاه بکشاید در می جز شکسته می نگیرد فضل شاه که در انجا پای شکسته بود	باز گوشش در نکته مخوف تا بگوشش ابر آن گویا چه خواند در رود هر که او آشفته است کل کیم مونی شان بخوان کترین کایش بر روز آن بود لشکری را اصلا بسوی آهت لشکری را زار حام می خاکدان لشکری از خاکدان بسوی اجل صد چو عالم در نظر پیدا کند از پی آن گفت حق خود را بصیر از پی آن گفت حق خود را سمیع از پی آن گفت حق خود را علیم صد هزاران می چناندهوش را خاکست او بفعل الله مایشت و شکست پای حق بخشد پری فهم و خاطر تیز کردن نیست اه خواج شکسته بند آنجا رود
---	--

۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کلمه اولی از این عبارت است ۱۲
 بهرگاهان خود حق
 می کاران بزرگ
 ذوق کاران
 قول بگویم ۱۲
 می بگویم و در دوا دارا
 بگویم بهرگاه
 از کلامه مفر من ادا
 کلامه کاران بزرگ
 کلامه کاران بزرگ
 کلامه کاران بزرگ
 کلامه کاران بزرگ

خوار کرده جانِ عالی من رخ را
 ابلهی باشد که گوید او خداست
 کمترین سگ بر دران شیطان او
 چون مرا خواندی اجابتها کنم
 آن کنم با تو که باران با چمن
 و آنکه افتاد دست در قعر رضا
 که بکار ماند از میل جان
 و آنکه نعمت پیش بی برگان نهم
 چون نهد و گرنه باشد او کسی
 بی عنایات خدا چه بیم و هیچ
 که ملک باشد سیاه هفتش ورق
 لَا اَفْتَحَارُ بِالْعُكُومِ وَالْغِفَا
 وَ اَصْرَفِ الشُّعُوءِ الَّذِي خَطَّ الْقَلَمَ
 و امیر را از اخوان صفا
 بی پناست غیر بچا هیچ نیست
 هر چه خواهی کن ولیکن این کن
 فرقت تلخ تو چون خواهد کشید

می پرستید آفتاب چرخ را
 آفتاب از امر حق طبعنا هست
 ملک ملک است فرمان آن او
 گفت حق گرناسقی و اهل صنم
 شاد باش و فارغ و امین که من
 عشقها و اریحیم باین خاک ما
 کار ما اینست بر کور می آن
 این فضیلت خاک رازان رود هم
 با چنین غالب خداوندی کسی
 این همه گفتیم لیک اندر پیچ
 بی عنایات حق و خاصان حق
 یا غمات استغیثین اندر نا
 لَا تَزِعْ قُلُوبًا هَدَيْتَ بِالْكَذِبِ
 بگذران از جان ما سور القضا
 تلخ تر از فرقت تو هیچ نیست
 از فراق و هجر میگوئی سخن
 رحم کن بروی که روی تو بدید

۱۲
 ضعیف من خداوند بملک
 و جلال کی که مثلش هم
 نباشد چو غنچه و دزد تنی
 ۱۲
 قریب یا غمات یعنی
 فریاد رس فریاد کنندگان
 بنده و راست باین را نیست
 انچه بدیدم و غمات یعنی دنیا
 ۱۶
 این خجسته بکار گرسنه
 مناسب در حق با جباری
 فرموده باشی آتش سخن و دارا
 از طرفت ارباب صفایان گداز
 چنانکه در عای خود آمد
 و تبار بجا نشاء انصاف ۱۲

این سخن در دنیا و آخرت ۱۲

۱۲
 کلامه کاران بزرگ
 کلامه کاران بزرگ
 کلامه کاران بزرگ
 کلامه کاران بزرگ

५५

[illegible]

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ما چون ایم و نوا در ماز شست
ما چو شتر خیم اندر بُر و دوات
ما که باشیم ای تو ما را جانِ جان
ما عده ما ایم و هستیهای ما
ما همیشه شیران ولی شیرِ علف
ما حمله شان پیدا و ناپیدا است باد
ما و ما بود و ما ز و او دست
ما لذت هستی نمودی نیست را
ما لذت انعام خود را و انگیز
ما درگیری کیست جست و جو کند
ما مگر اندر ما کن در ناظر
ما نبودیم و تقاضا مان نبود
ما این طلب در ما هم از اینجا است
ما این قدر ارشاد تو بخشیده
ما قطره دانش که بخشیدی ز پیش
ما بی طلب تو این طلب بنهاد
ما تو ز قرآن باز جو تفسیر بیت

باضن بانی
شماره پنجم
مقابل را ۱۴

با چو کوهم و صدادرماز تست
 بر دواتِ مازُست ای خوش صفا
 ماکه باشم تا تو باشی در میان
 تو وجودِ مطلق فانی ^{علا} نما
 حمله شان از باد باشد و دمدم
 آنکه ناپیدا است هرگز گم مباد
 هستی با جمله از اینجا ^{است} نیست
 عاشق خود کرده بودی نیست
 نقل و باده جام خود را و انگیر
 نقش با نقش چون نیر و کند
 اندر اگر ام و سخائی خود نگر
 لطف تو ناگفته مامی شود
 رستن از بیدار دیارب داد ^{تست}
 تا بدین بس عیب با پوشیده
 متصل گردان بدریا با می خلیش
 گنج احسان بر به بکشد
 گفت ای زو ما نیست از ^{میت}

عن

۱۰۰

۱۲

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين
الذين هم أئمة المرسلين وأوصيائهم في كل زمان ومكان
والمؤمنون والمؤمنات المخلصون الساجدين
الذين هم إمامكم وهداكم إلى صراط مستقيم
والمسلمون والمسلمات الذين هم أئمة المؤمنين
وأوصيائهم في كل زمان ومكان

کس نیاید بش و کم کردن درو
باش شیبان درین بحر عفا
پس بکش توزین جهان مقیاس
کار بادی این بود تو با وی
پن روان کن ای امام المتقین
هر که در مکر تو دارد دل گرو
بر سر کوریش کوریهانهم
منبر و محراب سازم تو
از هراس و ترس گفت ای عین
چاکرانت شهر را گیسو ندو جا
تا قیامت باقیش داریم ما
خیز در دم تو بصورت پنهانک
چو تو اسرافیل و قیامت خیز
هر که گوید کو قیامت ای صنم
ورنه باشد ز اهل این ذکر و قنوت
راست میفرمود آن کج بر کرم
من نشسته در کنار آتش

۴۰۱ - خطا می باشد

توبه از من حافظی دیگر مجو
که تو لوح ثانی اسی مصطفی
حق کوران را قطار اندر قطار
ما تم آخر زمان را است دلی
این خیال اندیشگان را بالیقین
گردنش را نیز نم تو شاد رو
او شک پندارد وزیرش بهیم
وز محبت قهر من شد سر تو
دینت پنهان کی شود بر زمین
دین تو گیر و زماهی تاب ساه
تو مترس از نسخ دین اسی مصطفی
تا هزاران مرده بر روید ز خاک
سختی بی ساز پیش از رستخیز
خویش اینا که قیامت آن نم
پس جواب الاحق اسی سلطان است
بر شما من از شما مشفق تر م
با فرغ شعله و بس ناخوشی

نور مآخضان من در
حاضریه بیرون
میان بیرون
نور مآخضان من در

آوردند و
فروید خواجه که در ۱۲
۵۵ قودر چارس غنی از دغا
نوب غلامین دین توبه
نیز خود بدست بگرد و در ۱۲
توقی نو بگرد گشت
تولد غنی و غنی
۵۶ از ده ماه از وقت سر برداشته
از ده ماه پس غار خاست
تولد است پس قبل از غنی
شماره غنی و کن قبل از غنی
۱۲
تجارت آن را در غنی از ۱۲
۵۷ قودر و بنای غنی
هر که از ارمان و دین بهره
نداشته باشد با و گفتا و گفت
زیر که جواب جاهلان سکوت
باشد ۱۲
۵۸ قودر من نشسته
ارشاد آن حضرت صلی الله علیه
و آله وسلم است که من بکنار او رفیق
مخاطبت شمارم از غول آن می
زیاد که شمار اجهالت و نادانی
خود را در آن عرض می نمودند در ۱۲

1.

۱۰۰ قتل و کشتن
 ۱۰۱ قتل و کشتن
 ۱۰۲ قتل و کشتن
 ۱۰۳ قتل و کشتن
 ۱۰۴ قتل و کشتن
 ۱۰۵ قتل و کشتن
 ۱۰۶ قتل و کشتن
 ۱۰۷ قتل و کشتن
 ۱۰۸ قتل و کشتن
 ۱۰۹ قتل و کشتن
 ۱۱۰ قتل و کشتن

بنده ای که در قفس است
 بود که کما استقامت باطل خود
 این قفس را دست نیکی نمی گزید
 بدینسان همه مردم در نظر او
 بدینند ۱۲
 ۱۳ قتل و کشتن
 آنقدرت مملی اندر بدید و مسلم
 فرمودند که من آینه مقبول
 دست قدرت مد استم
 هر که در و بدید نیک را
 نیک نظر آید و در بد ۱۲
 ۱۴ قتل و کشتن
 آنقدرت مملی اندر بدید و مسلم
 فرمودند که من آینه مقبول
 دست قدرت مد استم
 هر که در و بدید نیک را
 نیک نظر آید و در بد ۱۲
 ۱۵ قتل و کشتن
 آنقدرت مملی اندر بدید و مسلم
 فرمودند که من آینه مقبول
 دست قدرت مد استم
 هر که در و بدید نیک را
 نیک نظر آید و در بد ۱۲

پیش آتش می کشید این جمله کش از در افتادن در آتش باد و دست هر دو دست من شده پیر و اندران چون پدرم شفیق و مهربان جزو را از کل چرا بر نمی کشید عضو از تن قطع شده مرده باشد مرده باشد نبودش از جان خبر که چو جزوی سوی کل خود رو زشت نقشی که زنی آدم شکفت راست گفتی که چه کافراست بی زشتی بی زغبی خوش بتاب اسی رنیده تو ز دنیا می جویی راست گو گفتی دو ضد را کو چرا ترک دهند و در من آن بند که آن بدین احمدی برداشتن تا که یارب گو می شتند آستان می برشتیدی چو ابدات و صنم	که شما پیر وانه و از اجل خویش من همیر انم شمارا همچو مست همچو پیر وانه شما آنسو دوان گفت پینمبر شمارا ای هسان زان سبب که جمله اجزای منید جزو از کل قطع شد بیکار شد تانم پیوند بکل بار دیگر تو تو دلا منظور حق انگه شوی دید احمد را ابو جهل و گفت گفت احمد مرور که راسته دید صدیقش گفت ای آفتاب گفت احمد است گفتی ای عزیز حاضران گفتند ای صدر الوری گفت من آینه ام مقبول است ختمهای کانیا بگذشتند چند بیت شکست احمد و جهان که نبودی کوشش احمد تو هم
--	---

در بعضی نسخ جزو نخست یعنی دنیا ای پیر ۱۳

آن او را آتش را میگوید که تو را بل
سینه تو را میزنم و در آری و آری
یعنی او را آتش میسوزاند که
رفتن ایشان از دنیا چنان
که گویا از خانه بخانه دیگر
میکنند ۱۳

بی تو ما را این فلک تا کیست
مرغ و ماهی در پناهِ عدل است
داد و ده ما را که بس زاریم ما
شهره ما در ضعف و آشکسته پیری
پنهنه ^{۱۲۴} شربت غم کن جدا
داد و ده ما را ازین غم کن جدا
هر کسی را جفت کرده عدل حق
مولیٰ احمد بک بس چار یار
چشم احمد بر ابو بکر می زده

[illegible]

چون ابو بکر آیت توفیق شد
 مصطفیٰ ازین گفت کامی اسرار خو
 میرود چون زندگان بر خاک کن
 جانش را این دم ببالا کنست
 زانکه پیش از گریه و گریه دست نقل
 نقل باشدنی چون نقل جان عالم
 هر که خواهد کوبه بیند بر زمین
 مرا ابو بکر تقی را گوین

اندرین نشأت نگر صدیق را	تا بحشر افزون کنی تصدیق را
دوست شود روحی ناخوش برتر	تا ز خمر و زهر هم شکر خوری
زان نقش فاروق را زهری گزند	که بدان تریاق فاروقیش قند

باب چهارم در وصف عمر رضی الله تعالی عنه

چون عمر شد ای آن معشوق شد	حق و باطل را چو دل فاروق شد
با عمر آمد ز قصر یک رسول	در مدینه از بیابان کسوف شد
گفت کو قصر خلیفه امی چشم	تا من اسب فرخت را سجا چشم
قوم گفتندش که او را قصر نیست	مرع را قصر جان روشنیت
گرچه از میری در آوازه است	بمحو درویشان مرا و آگاه است
ای برادر چون بی بینی قصر او	چونکه چشم دلت رستست مو
چشم و دل از موسی علت پاک	و انجمن دیدار قصرش چشم دا
هر که راه است از بهر جهان پاک	ز و بدید حضرت ایوان پاک
چون محمد پاک شد زین نارود و	هر کجا رو کرد و وجه الله بود
چون رفیق و سوسه بدخواه را	کی بدانی شوم و جبه الله را
هر که باشد بر سنینه فتح باب	او ز هر ذره ببیند آفتاب
حق بدیدست او میان دیکان	همچو ماه اندر میان اختران
دو سر آگشت بر دو چشم نه	پنج بینی از جهان انصاف ده

فکران و فکرات

و در کمال این کلام ایام هر روز
ست لکن اوقات در دست
دارد و گاه به بکافت نادانی
۲۶
خاندان سلطانی در سنه ۱۲۰۰
کتاب در دست کز ده افشاد

گر نه بینی این جهان بعد و نمیت
تو چشم نگشت را بر دامن
آدمی دیدست باقی پستست
چونکه دید دوست نبود کور
چون رسول روم این الفاظه
دیده را بر جستن عمر گماشت
هر طرف اندر پی آن مرد کار
کین چنین مردی بود اندر جهان
جست او را تاش جوینده بود
دید اعرابی زنی او را در خیل
زیر سایه بن خلقان او جدا
آدا و آسجا و از دور ایستاد
هستی زان خفته آمد بر رسول
مهر و هیبت هست خفته هرگز
گفت با خود من شاهان را دیده ام
از شاهانم هیبت و ترسی نبود
رفته ام در بیشه شیر و پلنگ

عیب جز انگشت نفسش نمیت
و انگهانی هر چه بخوای بین
دیدانست آنکه دید دستت
دوست کو باقی نباشد و در بر
در سمع آورد و شد شتاق تر
خست را و اسپ ضائع گذشت
میشد نمی پرسیان او دیوانه و
در جهان مانند جان باشد نهان
لاجرم جوینده یا بنده بود
گفت عمرنگ زیر آن سایه خیل
زیر سایه خفته بین سایه خدا
مغر را دید و در لرزه افتاد
حالتی خوش کرد بر جانش نزول
این دو ضد را دید جمع اندر جگر
پیش سلطانان بسی بگزیده ام
هیبت این مرد بهوشم را بر بود
روی من را ایشان نگردانید

نقد آدمی دیدست
چرا که عیبت در عیبت
آهی نار و در دیده
حققت با نیست کل و یک
دوست سوزگر و در لغت

اقال
دید که زان دیده باشد
آن دیده که بود دیده

باید دانست که هر از کوه
و لغت از هیبت و نامد
روم با مهر بود انسا
نبوده محبت بود لغت
تعب و دین کی خیل
تعب دارد که دو ضد
در ذات او جمع گردد ۱۲

فردی است این
ایستاد چون عدیل و نظیر
حضرت علی (ع) است و علم
کمال و منفعت بسیار
بود که گمان نیست
۲۸۹
فردی است این
ایستاد چون عدیل و نظیر
حضرت علی (ع) است و علم
کمال و منفعت بسیار
بود که گمان نیست

سابقہ ۱۲

رَأَى كَبْشًا اِى عَلَى مَرْتَضَى
 چو متو بای آن مدینه علم را
 باز باش ای بابِ رحمت تا ابد
 زین سبب پیغمبر را اجتهاد
 گفت هر کور انهم مولا و دوست
 گفت پیغمبر علی را کاسی علی
 لیک بر شیرین مکن هم عتید
 یا علی از جمله طاعات راه
 هر کسی در طاعتی بگرختند
 تو برود و رسایه عاقل گریز
 از همه طاعات اینست بهرست

ای ایس سُوْرُ الْقَضَا حُسْنُ الْقَضَا
 چون شعاعی آفتابِ حکم را
 بارگاه مالک کَفُوْا اَحْسَدُ
 نامِ خویش و آن علی مولای نهاد
 ابنِ عمر بن علی مولای اوست
 شیر حقی پس لوان و پردلی
 اندر آدرسایه خسل امید
 برگزین تو سایه خاصِ اله
 خویشتن را مخلصی نگختند
 تا رهبران دشمن پنهان ستیز
 سبق یابی بر بهران سابق است

له قوله هو اني زناك
نفساني على زناك
ايكن صومتي بغير
كوبه نبي النفس على
له قوله هو اني زناك
است كوكبه ولا
عن سبل انظر مني
فانفس من بس
خودك در ترازو
له قوله هو اني زناك
نفساني على زناك
ايكن صومتي بغير
كوبه نبي النفس على
له قوله هو اني زناك
است كوكبه ولا
عن سبل انظر مني
فانفس من بس
خودك در ترازو

چون زرویش مرتضی شد و فشان
تازه کن ایمان نذا گفت زبان
گشت او شیر خدا در مخرج جان
ای هوار تازه کرده در نهان

باب هفتم در ایمان

تا هوار تازه هست ایمان تازه نیست
هر که خور از هوا خود باز کرد
عروة الوثقی است این ترک هوا
باو در دم هوا و آرزو دست
با هوا و آرزو کم باش دوست
تخت دل معمور شد پاک از هوا
ذات ایمان نیست توفیق هول
مصلحت فرمود از گفت جمیع
گویش بگذر ز من ای شاه زود
پس هلاک نار نور مونسست
نار صد نور باشد روز عدل
گره می خواهی توفیق شتر نار
چشمه آن آب رحمت منوست
بر دل و دین خرابت فسخ کن
کین هوا جز قتل آن دروازه نیست
گوش خود را آشنائی راز کرد
بر کشید این شلخ جان را بر سما
چون هوا بگذشت پیغام نیست
که یضیک عن سبیل الله است
بر روی الرحمن علی العرش استوا
ای قناعت کرده از ایمان قبول
کوز من لاله گر گر و در زبیم
همین که نورت سوز نارم را بود
ز انکه بی ضد دفع ضد لا یکنست
کان ز قهر انیخته شد این فضل
آب رحمت بر دل آتش گمار
آب حیوان روح پاک محسنست
که نمی بینی جز این خاک کهن

کسی که نورت سوز نارم را بود

نور است با هم محرم در آتش کهن

نور است با هم محرم در آتش کهن

این را در حق خود می دانم
 این را در حق خود می دانم
 این را در حق خود می دانم
 این را در حق خود می دانم
 این را در حق خود می دانم
 این را در حق خود می دانم
 این را در حق خود می دانم
 این را در حق خود می دانم
 این را در حق خود می دانم
 این را در حق خود می دانم

مومن آن باشد که اندر نیک و بد گر گوی گلب را کین آسمان گوید او کین آفریده از خداست کفر و فسق و شتم بسیار او فعل او کرده و روح آن فی ال بس چنان کن فعل کان و نیز یان تا همه این خصیصه های پیر رفتن بند و پی خواجه گو است	کافرا از ایمان او است بر خور و آفریده کیست وین خلق و جهان کافرنش بر خدا پیش گو است نیست لایق با چنان اقرار او تا شد اولایق عذاب مهول را باشد اشتهاد گفتن و عین می بیان گفته است همد تو اندر نفع و ضرر که منم بنده و این مولای هست
---	--

حکایت

بود گری در زمان بایزید ای چه باشد گر تو ایمان آوری گفت این ایمان اگر هست ای می من ندارم طاق آن تاب آن گر چه در ایمان و دین نامو قنم دارم ایمان کان ایمان بر ترست مؤمن ایمان اویم در نهان باز ایمان گر خود ایمان شماست	گفت او را یک مسلمان سعید تا بیابی صد نجات سروری آنکه دارد و شیخ عالم بایزید کان فزون آمد ز کوششهای جان لیک در ایمان او بس مؤمن بس لطیف با فروغ و با نورست گر چه محرم هست محکم بر زبان فی بدان سلیستم و فی اشتهاست
--	--

بنده بدین ابداری و کائنات
 یکدم لامعت زدن و دم
 بر جان ای صفت نهان
 قدس من در اسم
 است بر کانی که بایزید بیجا
 گشت در کانی که بایزید بیجا
 دار و محصول آن در کانی
 وین غرت زیادت آن درام
 اما بای که شما در کانی بیجا
 انبی اگر غیبت بایزید بیجا
 از چنین ایمان کفر است بیجا
 و بی تفصیل این ایمان بیجا
 دار اهل عرفانست بد است من
 کانی است ۱۳

۳۱ در ایمان

آنکه صد میش سویان بود آنکه نامش باشد معیش فی عشق اورا در و ایمان بگشاید در و نعو هر غمورا و در جدا	چون شمارا دید زان فایز شود^{۱۱} چون بیایان را مغازه گفتنی چون بایمان شما و بنگرد آمده اند خبر بهر دعا
---	--

باب ششم در طهارت

چونکه استنشاق مینی می کنی تا از آن بوکش سوی بستان بوقلا و زست و در بهر م ترا ببخور آن ضم و دوزای بلفظ بگشاید^{۱۲} بر مینی دار می سوی این باغ کام تا که آن بو جاذب جانت شود مینی آن باشد که او بوئی برد تا زهر و از شکر در نگذری چونکه استنجی کنی و در سخن دست من اینجارید این را شست ای ز تو گشسته جان ناکسان حد من این بود که دم من بسیم^{۱۳} از حدت شستم خدا یا پوست را	بوی جنت خواه از ترب غنی بوی گل باشد و لیل گلستان میر و تا خلد و کوثر مر ترا بوی افزون جوئی کن دفع ز کام تا که آن بو نور چشمانت شود بوی او را جانب کوی برد کی تو از گلزار وحدت بوبری این بود که از دنائم پاک کن و شستند شستن جانت شست دست فضل خویش بر جانم رسان ز انس و حد را نفی کن ای کیم از حدت تو بشو این دست را
--	--

سلام
 درین مقام بیان آداب
 در طهارت
 ۳۲
 و شستند شستن جانت شست
 رعایت نبوی صلوات
 علیهم السلام

چون طهارت در نماز
نیست در هر یک از اینها
خداوند عذاب میکند
کسی که نماز داخل شستنه
نکند و در نماز
خداوند عذاب میکند

علیٰ زکریا بنی ہاشمی
عربی اور اصغر و دین
درجہ و شہرہ حاصل شدہ
تفصیلی بیانات

استاد و دانشمند
آیت الله العظمی
میرزا محمد تقی
سلطان

عنایت فراید بادی و دیگر
حمید سارک و عنایت فراید

سید محمد حسین

تفصیل کے لئے
۳۳
۹ وصلہ ہمارے

۵۵ خوار گریه و ندامت یعنی
عبادت خجسته و مودت حق تعالی

منظرت پسندید لیکن بنده را
دراجمت که اطاعت عت

گردد اندک که علامت حصول دوست
و سعادت سرزید بسیرت

روسی ناسته نه بنیدر وحی	لا صلوة گفت الا با محضو
باب نهم در صلوة	
پنج وقت که نماز می نه بنمون نی به پنج آرام گیر آن نماز بهست ز زغبنا و طیفه عاشقان بهست ز زغبنا و طیفه عاشقان آنکه عرض راز زرقارون کند مهر آوار تو در زیر خود مساز بیج حسن ظاهر و بیج درون هر کسی که از صف دین گشت مومنی آخر در آ در وصف رزم بر امید راه بالا کن قیام گر چنانست و دانش بی علتست چون چنین نیست سنت کار کن گفت پیغمبر رکعت و سجود حلقه آن در هر انگویسند گفت آنجا و او قرب یزدان ما	عاشقان خود فی صلوة و ائمنون که در آن سر است آن پانصد هزار سخت استقیست جان عارفان استقیمت و امنه صبر و اصاله زود و آرمی بطاعت چه کند که بر آید جان پاکت از نماز در صفند اندر قیام الصائون سیر و سوسه صفتی کان خوش که ترا در آسمان بویست بزم به پنج شمع می بین محراب ای غلام طاعت او کار صاحب دوست کار کن جان پدر بسیار کن بر در حق کوفتن حلقه موجود بهر او دولت سری می زن کند قرب جان شد سجده ابدان ما

بغضبتی باید ۱۱
 چون که در راه خدا بود
 دادگان انوار را معصیان
 خواهند شد بی غلبه
 اوست ۱۲
 قوربا بر یاریست
 زکوة فی کسبند باران
 از آسمان نمی بارد و خورشید
 نماند و چون غفلت
 در مردم غافل میگردد و در
 قیامت ۱۳

شد دران عالم سجود او بهشت مرغ جنت سازش رب الفلق بجهان خاک صد ملکش دهد خوشتر آمد از د و صد دولت بونبر و نذر شراب بندگی ملک را بر جم زنده می بید رنگ که بیک گل میخسری گلزار را حبه را آیدت سد کان عوض تا که کان الله که آید بدست قطره ده کبر پر گوهر بحر شرح جان شمر صد شمره بازگو الفلق باریه ۱۴	چون سجودی یار کوعی مرد گشت چون بریده از د هانش حمد حق مالک الملک گشت کیش سر نهید لیک ذوق سجد به پیش خدا بادشا بان جهان از بدگی ور نه او هم وار سر گردان دنگ خود که یابد این چنین بازار را دانه را صد درختان عوض گان بشردادن آن حبه است الله الله زود بفر و شش و بحر ده زکات روی خوب ای خوبرو ای غلغله ۱۵
وی سلامت هم زکاتت ایشان وز زنا نرفت و با اندر جهات دادن جان خود سخا می شفاست جان دهی از بهر حق جانت دهند وان که با حق اند جو مطلقند	ای زکاتت کیست را پاسبان ابر بر ناید پی منع زکات آن درم دادن سخنی را لا تقست نان دهی بهر خدا نانت دهند پس گدایان آئینه جو جغتند

است یعنی بیدار کردن خود را

ای قطع کن

二

۹۰

مجلس

1

1

1

1

1

1

1

1

1

۱۰

عبد الستار خاں

二

سید روحانی

وہیاد دل بہا

درمان ایمنی با جبر

بزرگ

که بخار و طعام را بخار

اگر مرد و زن

افطار وطاق آری

یہ نیک طبعی شہر ہے

۱۲۴۳

ہم نے اپنے

بایست که اینها را در نظر بگیریم

تاریخ و موقوفات
از بیان ۱۲

۱۰۰

الحمد لله رب العالمين

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیشانی کریم
خود خوانی پرانہ

پیشانی

۲۰

مجلس

خود را با بیگانه

منہ بنی بنی

میں نے

مفتی محمد شفیع
مدظلہ العالی

5

ای پدر آلا انتظار آلا انتظار
 هرگز سده عاقبت قوتی بیافت
 ضعیف باهمت چو زاشی کم خورد
 سر بر آورا همچو کوهی اسی سند
 کان سر کو و بلند مستقر
 نفس تو تاملت نقلست بنید
 خورجی معده زین که وجو بازن کن
 معده را خون بدان ریجان دگل
 معده تن سوی گهوان می کشد
 هر که کاه وجو خورد قربان شود
 ماند عقلت فی نان گوشتوا
 گر خور می یکبار از ان ماکول نور
 نسیم تو شکست و نسیم پشیمان
 معده را بگذار و سوچی دل حرام
 کین جهاد و صوم سخت خشن
 رنج کی ماند دمی که ذوالمنن
 این دوان بر بند تا می عیان

از برای خوان بالا مرد و ار
آفتاب دولتی بروی بتافت
صاحب خان آتش بهتر آورد
تا نخستین نور حق بر تو زند
هست خورشید سحر را منتظر
و انکه رخت پوشه غنیمی ندید
خوردن ریحان و گل آواز کن
تا بیابی حکمت و قوت رسل
معه دل سوی یحیی می کشد
هر که نور حق خورد قرآن شود
نور عقلت امی پس جان را غذا
خاک ریزی بر سر نان تنور
هین میفرایش شک افزا مشک چین
تا گدایی پرده زحمت آید سلام
لیک این بهتر از بعد ای سخن
گویدیت چونی تو ای رنجور زن
چشم بند آن جهان خلق بدان

از فواید نورانی
مقتضیات
نیلی مجری
جسمانی باشک
نفسانی
عبدی
نورانی

[illegible]

۴. جهان در روزی اگر چه در دغا
بسیار دشوار است لیکن بعد
از تحمل موجب مدد گوشت
باشد ۱۲

هـ قول این دیوان بریند
یعنی ملن و حاجب نعمت های
آخری امین دیوان و خلعت
که معصوم بذات جبار است
این دیوان را

دردمان تو کار ۱۲
نفسیای غیبی
دینی بازداشتی
از خوردن غذا با احتیاط
دیرگاه

بادشاه کا مگر ذات
 بیگ حضرت آدم علیہ السلام
 ۱۲
 دوزخ برادر
 ذات باری ۱۲
 بنات چون دکان
 غفلت اندر
 این دنیا بدون
 بی ایمان هم
 جز انصال درد
 باکی از آن دو
 دوزخ نماند و هر
 له

وی جهان تو بر مثال برزخی بهر او خود را تو فسری کنی تا شود فریب دل باگز و سر جان چو بازگان دین چون رهن که بود رهن زد از او بخت پاره بروی میزنی زمین خور زیر این دکان تو مدفون دوگان تا آرد سر به پیش تو دوگان میزنی این پاره بردستی کران باخود آ زمین پاره و وزنی پرده پشت و عاقل زوست نیک هر چه شهوانیت بند و چشم و گوش تانیا ر و یا دزان کفر کین او سخاوت شد مسلمان هو شدار خاک خور وی کا شکلی خلق و دها کا تشش را نیست از همیزم مدو کش غم نان مانعت از کمر و یو	و این تو خود پاره و وزنی که در و زرخ می کنی در خور دنی کا ر خود کن روزی شکست بخور خور وین تن مانع این خور و نیست شمع چه چراغ است افروخته به زمان می در و این دین تن پاره و وزنی می کنی اندر دوگان پاره بر کن زمین قفس دوگان پاره و وزنی چیست خور وین ای نسل پادشاه کا مگر و آنکه شهوت چو خمر است چونک خمر نهانیت سستی بهوش نفس فرعونیت بین سیرش کن اگر بگرد و رین لذر زار چون گلو تنگ آور و بر با جهان اشکم بی لاف لایحه نزد اشکم خالی بود زندان دیو
--	---

سینه از دوزخ عالم

۳۸
 دوزخ تنهائیت منفرد
 شرب غایبی باعث
 دوزخی انسان نیست بلکه
 نوازش نفسانی دوزخ
 ضیاعی از جو حکم
 خرب دار دگر بافت
 غفلت انسان می خورد
 ۳۹
 دوزخ تنهائیت
 تنهائیت بی چشم
 چنان تنهائیت
 دوزخ چنان
 دوزخ تنهائیت
 دوزخ تنهائیت

اشک^{۱۰}م پر پوت دان بازار دیو
 جوع خود سلطان دار و هاست^{۱۱}
 گز نباشد جوع صد رنج دگر
 رنج جوع^{۱۲} اولی بود خود زان علل
 رنج جوع^{۱۳} از رنجها پاکیزه تر
 جمله ناخوش از مجاعت خوش نمود
 آن کی میخور^{۱۴} ز نان مخفیره
 گفت جوع از صبر چون و تماشو^{۱۵}
 پس تو انم که همه حلوا خورم
 لذت از جوعست^{۱۶} بی از نقل نو
 هر که را در و مجاعت نقد شد^{۱۷}
 خود نباشد جوع هر کس از بون
 جوع مرخصان حق را داد و اند
 جوع هر حلف گد را راکی دهند
 که بخور^{۱۸} که هم بدین ارزانی
 از برائے غصه نان سوختی
 جوع رزق جان خاصان خدا^{۱۹}

تاجران دیورادرومی غریلو
 جوع در جان نه چنین غوازشین
 از پی میضنه برآرد از تو سر
 هم بلطف و هم خفت هم عمل
 خاصه در جوعست صدق و هنر
 جمله خوشه های جماعت رد بود
 گفت سائل چون بخت برده
 نان جو در پیش او حلوا شود
 چون کنم صبر صبوران لاجرم
 با جماعت از شرک به نان جو
 نوشتن با جزو جزو عقد شد
 کین علف زایست زنداده بران
 تا شوند از جوع سیر و ز در دست
 چون علف کم نیست پیش او بند
 تونی مرغ نان ن
 سید که صبر و توکل و خستی
 کی زبون همچو تو گنج گد است

بازار شاد بھلا
نیکو جان دران و چنگا کمالی

دارند ۱۲
۵۰ قلم بیخود
تلفات گریخته از جیب
باز بیا جیب باقی بماند
در دولت اربعین

بجای این که
تو را زینت و عین
بیب لکسنا

بایستد خوش ذالقه نماید حتی که
نان جو از لشکر لیدی یافت شود ۱۲

گرسنگی را رعایت کند همیشه
صحیح المزاج و تند رست

بسمکاف فارسی و سبک
مجموعه پریشان و پرگانه ۱۲۰

نور در آن جهان
 چون که از عالم
 ای طالب
 ملامت را بپذیر
 قدرت باشد که
 بنده را بدارد
 که از او بخواهد
 فدا شود
 فدا شود

نیابت یعنی جوامع فقط
 نیابت کردن خانه گنجینه
 و چون در آن خانه
 معیار ربی است
 جناب که بپایان
 ۱۱۰

تور بپایان
 بپایان
 طالب وصال
 باشد و فلاسفه
 ۱۱۱

از معرفت الهی
 مادر زاده
 ۱۱۲
 فلاسفه و علم
 که در امور
 ۱۱۳
 قیاس کنند
 ۱۱۴

بسیار از تعلیم
 حاصل شود
 ۱۱۵

باش فارغ توار نهانیست توبه زان ناز نینان عزیز کاسه بر کاست نان بر نان ام راه لذت از درون نان بیرون قصر حیزی نیست فیران کن بدن قوت جبریل از مطبج نبود با چنین این قوت ابدال حق کعبه جبریل و جانهاسد رف	که درین مطبخ توبی نان سیتی کی ترا دارند بی جوز و مویر از برای این شکم خواران عام ابلهی از عجبین قصر و حصون گنج در ویرانه است ای میرن بود از دیدار خسلای و دود هم ز حق و ان نه از طعام و نه از طبق قبله عجب البطلون شد سفره
---	--

باب دوازدهم در حج

حج زیارت کردن خانه بود کعبه مردان نه از آب و گلست قبله عارف بود نور وصال قبله زاهد بود یزدان بر قبله معنی و روان صبر و درنگ قبله باطن شینان ذوالنن ابلهان تعظیم مسجد میکنند آن مجازست این حقیقت انحران	حج عرب البیت مردانه بود طالب شکر بیت الله دست قبله عقل مغلف شد خیال قبله مطیع بود همیان زر قبله صورت پرستان نقش و سنگ قبله ظاهر پرستان روی و نین در جانی ابل دل جد میکنند نیست مسجد جز درون هر مردان
--	--

۱۲

خاتم ملک سلیمانست علم
آدم خلایق زحق آموخت علم
تام و ناموس ملک را در شکست
بوالبشر چون علم الاکسار گشت
اسم هر چیزی چنان کان چیز است
اسم هر چیزی نواز و ناسخنو
هر لقب کو داد آن مبدل نشد

به آدمی را باید که علم را در دهر بپوشد
 نفسانی غفلت سازد بلکه آنچه
 حاصل علم است از آن بهره مند
 گردیده باشد ۱۲
 به تو گفت ایزدی و میخیزد
 کسانیکه علم دارند و در مطایبت
 علمی غافلند مثل آنها مثل تو
 باشد که بر و کتب علوم را در
 این جهان بگذراند و نفعی
 از آن نبرد ۱۳
 اسفار فرموده است ۱۴
 تو خواب از بخت
 گرفته اند که خواب عالم است
 دل به بر بیداری و اهل
 غافل باشد ۱۵

این بخش تو بر هوا این بار علم
 علم چون بر دل زند یاری شود
 گفت ایزدی که گسل اسفاره
 علم کان نبود ز حق بی واسطه
 یک چون این بار را نیکو گشتی
 خواب بیدار است چون با دشت
 این بخش هر هوا این بار علم
 در دلت بینی علوم انبیا
 طالع غیبیست علم و معرفت
 علم چون آفرخت سگست از
 سگ چه عالم گشت شد چالاک ز
 علم دریاست بجد و کنار
 اگر هزاران سال باشد عمر او
 ای بسا عالم ز دانش بی نصیب
 صد هزاران فضل دار از علوم
 داند و خاصیت هر جوهری
 قیمت هر کانه میدانی که قیمت

سگ بگفتند

تا شوی را کب تو بر هر هوا علم
 علم چون بر تن زند یاری شود
 بار باشد علم کان نبود ز مهر
 آن نباید همچو رنگ ما به خطه
 بار بر گیرند و بخت نداشتی
 وای بیداری که با نادان نشست
 تا به بینی در درون انبار علم
 بی کتاب و بی مفید و آوشتا
 طالع خفیت ای تو خرفست
 میکند و میشها صید حلال
 سگ عارف گشت شد ز سحر حاجت
 طالب علمست عواص سجار
 او نگر و دیر خود از جستجو
 حافظ علمست آنگس بی نصیب
 جان خود را می نداند این علوم
 در بیان جوهر خود چون خری
 قیمت خود را ندانی که قیمت

تو همیدانی سچو ز و لایچو ز
 این رو آن ناروادانی تو لیک
 گر چه دانی وقت علم ای امین
 چون مبارک نیست بتو این علوم
 چون که یک لحظه خور دی بزر زن
 روز حکمت خود علف کان را خرا
 فهم ناکروی حکمت ای رهبری
 دانشی باید که صلش زان سرت
 حکمت دنیا فزاید طن و شک
 دل و نشها بشنند این فریق
 چون سنجی کرد اوصاف قدیم
 چون شدی بر بامهای آسمان
 ورنه کنی خدمت سجوانی یک کتب
 جان جلوه علمها نیست این
 چیست توحید خدا امون خشن

این حدیث از امام است
 این حدیث از امام است
 این حدیث از امام است

خود ندانی تو که حوری یا عجز
 تور وایا ناروائی مین تو نیک
 زانکه کشاید و دیده عیب مین
 خوشنیت گوی کن و بگذر ز شوم
 ترک کن مین طلب رت المین
 بی غرض دادست از غرض عطا
 ز آنچه حق گفت کلمه امین از رقم
 زانکه هر فرعی با صلش رسبت
 حکمت دینی بر د فوق فلک
 زانکه این دانش ندان این طریق
 پس بسوز و وصف حادث اکبر
 مست باشد تجوی نردبان
 علمها می نادره یابی ز حب
 که بدانی من کیم و چه یوم دین
 خوشنیت را پیش و احد سوختن

تو در چنان بار
 یعنی که اگر ترا از علم غایب
 فایده حاصل نشود پس بیای
 که خود را باین سخن از دانشی

این حدیث از امام است
 این حدیث از امام است
 این حدیث از امام است

این حدیث از امام است
 این حدیث از امام است
 این حدیث از امام است

این حدیث از امام است
 این حدیث از امام است
 این حدیث از امام است

این حدیث از امام است
 این حدیث از امام است
 این حدیث از امام است

باب چهارم در توحید		
شرح را توحید الله خوشتر	غیر حاضر است پایی دیگر است	

ادعایان و قتل ساکنان مراد

و از هم هستی یکسر گشتی بگری
قید میبستنی گشتی در بگری

یہ ہے ہر گاہ کہ

دوستی خویش را فانی در راهت

وہ جو حقیقت پرستی کے لیے جان و مال کی قربانی کرے گا

از خواب بیدار شدن

در بحال خودی
از قباب زیبا

گر تو یوندمی بدان شته شته شومی

برتر اند از عیش و کسب و خلا

معدن اگر مستاندر لا مکان

نورخواهی مستعد نورشو

وہ گھبرا گھبرا کر لپکے

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ مَا نَالِ الْغَاثِ وَالْفَاطِثِ

بابو بایدر در سنان کاسان
الذکا انکا

لا اله الا الله محمد رسول الله
٥٣ اعترافه و شهادته

چون زیادت ساسی بیرن ی
ای قیود لوازم بشری ۱۲

رایج خواهی که بفرز می چوروز

و و م ل و و د و د ا ن و و ح و ح و ا ن

آفتابِ معرفت را اصل سیست

در درون یکذره نور عارفی

سیر عارف ہر دمی تا تختِ شاہ

عارفان که جام حق نوشیده اند

بر لبش قفاست فردوس رازها

ہر کہ را اسرار کار آموختند

عارفان تواضع معنی

میان زمین
و آسمان ۱۲
و علی محمد

ن مغز

六

تذکرہ

ایمانی صدی

فَرِه گر بودی ولیکن مه شوی

ساکنانِ مَنقَدِ صدقِ خدا

هفت دوزخ از شمارش کید خان

دور خواہی خوش رہی و دور شو

کرمیہ: رہا شد از مال و زسر

و سر: —————

پروں بڑی سے
ماضی مستقبلاً و حالاً

خاندان محمدی

پہلے عالمی سرگرمیوں کی کمی

۱۲ صفحہ ۱۲

بندہ را در خواجہ خود خودان

مشرقی اور غیر جان و محل سیت

به بود از صد مقرب امی علی

سیرزاد ہرہی یک روزہ راہ

رازها دانسته و پوشیده اند

لب خموش و دل پُر از آوازها

مهر کردند و دانش و خرد

خود ہی بینی کہ نور بارے

عارفان زانگاهر گشته می شنوند گفت شاه مانده صدق و صفا	از غم و احوال آخر فارغند آنچه با ما نیست ز آنهم زیادت
---	--

باب پانزدهم در صدق

صدق جان دادن بود هر چه بقوا هر آنقدر که بپایستد که ارام است و نه بی پایداری است ارام است و این را در گفتار دروغ آن دروغت این تن فانی بود جوهر صدق خفی شد در دروغ سالح این دروغ تن پیدا و فاش کو دلی گریه پی جو زو مویر پیش دل جو زو مویر آمد جسد هر که محجوب است او خود کو گوست گر بریش و جامه مروستی کسی بن روش بگزین ترک ریش کن تا شوی چون بوی گل عاشق پس قیامت روز عرض اگر است هر که چون هندوی بد سوایت	از نبی بر خوان رجال صد قوا راستیها دانه دام است ز اسب و غنم هیچ نفوذ و فروغ راست آن جان ربانی بود همچنانکه روغن اندر متن دروغ روغن جان اندر وفانی و لاش پیش عاقل باشد آن پس سلیح چیز طفل کی در دانش مردان مردان باشد که بیر از شکست هر بزمی را ریش و موباشد بسی ترک این باو نمی تشویش کن پیشوا و رهنامی گشتان عرض او خواهد که باز یست رو ز غرضش نوبت رسوایت
--	--

له قوله در نبی

بالغیر مراد از حق تعالی

دارین لفظ فارسیست در شاه

است بکبر که در سوره اعراف

واقعت ۱۱

له قوله در حدیث

انما دانت حبیبی

که در حدیثی است از آنکس

چون کسی را در حق تعالی

در حق تعالی

له قوله که در حدیث

که در حدیثی است

که در حدیثی است

که در حدیثی است

که در حدیثی است

که در حدیثی است

که در حدیثی است

که در حدیثی است

که در حدیثی است

که در حدیثی است

که در حدیثی است

۱۰۰
 دقت رنگ در آفتاب و لاله
 ایمان چینی کلاه نامی زینت
 بکلاه آن زمان چنگام استخوان
 ایمان انسانست پس می باید
 که در آفتاب ایمان خود را در
 دست بر شعله ای غمخوار دارد
 ۱۰۱
 حال تو در صورت محبت بچین
 باشد پس در حالت بیماری
 روزی که چوبک کیدمان را
 ۱۰۲
 چنانچه در این عالم
 ۱۰۳
 چنانچه در این عالم
 ۱۰۴
 چنانچه در این عالم
 ۱۰۵
 چنانچه در این عالم
 ۱۰۶
 چنانچه در این عالم
 ۱۰۷
 چنانچه در این عالم
 ۱۰۸
 چنانچه در این عالم
 ۱۰۹
 چنانچه در این عالم
 ۱۱۰
 چنانچه در این عالم

صدق میخواید گواه حال او برق و فروزی خوب صاوقین رنگ شک رنگ کفران نفاق رنگ صدق و رنگ تقوی یقین چونکه هنگام سراق جان شود پس فروشد ابله ایمان را شتاب آن خیالی باشد و ابرق نئے این زمان که تو صحیح و فزبی میفروشی هرمانی در دکان پس در آن رنجوری روز اجل آنکی فسرده عاشق مسکین نمد	تا بتابد نور او بی گفتگو تن فاشند و آن سجاتا بوم دین تا ابد باقی بود بر جان عارف تا ابد باقی بود بر رخ بدین و یو دلال در ایمان شود اندران تگلی بیکه بر برق آ قصد آن دلال جز تخریق نئے صدق را بهر خیت لی میدی همچو طفله می ستانی در گان نیست نادر گر بود اینست عمل کوز بیم جان ز جانان میرد
--	--

باب شانزدهم در عشق

شا و باش امی عشق خوش سودا امی دوامی نخوت و ناموس ما سینه خواه هم شمره از فراق عاشق تصویر و نیم خویشتن جسم خاک او عشق بر افلاک شد	وی طیب جمله علتها کس ما امی تو افلاطون و جالینوس ما تا بگویم شرح در اشتیاق کی بود چون عاشقان و دلنزن کوه در رقص آمد و جالاک شد
--	--

عشق جان طور آمد عاشقا
 جمله معشوقست و عاشق پرده
 چون نباشد عشق را پرده ای او
 عاشق عشقست کاندلنی فتاد
 آتش است این با نیک نامی مست
 عاشقی پدید است از آری نعل
 علت عاشق ز علتها چیست
 عاشقی گزین سر و گزین است
 هر چه گویم عشق را شرح بیان
 گرچه تفسیر زبان روشن گشت
 چون قلم اندر نوشتن می ختافت
 عقل در سرش چو خرد گل خفت
 آفتاب آمد دلیل آفتاب
 عشقهای گزینی رنگی بود
 زانکه آن سر زارند و آمدست
 چون شود نوز و شود پیدار خان
 عشق برده نباشد پادار

طورست و خرمی صفت
 زنده معشوقست عاشق مرده
 او چو مرغی ماند بی پرده ای او
 جوشش عشقست کاندلنی فتاد
 نیست بیماری چو بیماری دل
 عشق اضطراب اسرار خد است
 عاقبت ما را بدان سر ره پست
 چون معشوق آیم خجل باشتم از آن
 یک عشق نیز بیان روشن گشت
 چون معشوق آمد قلم بر خود شکافت
 شرح عشق و عاشقی هم عشق گفت
 گر بلیت باید از وی رخ متاب
 عشق نه بود عاقبت رنگی بود
 ظاهرش نور اندرون و در است
 بفسر عشق مجازی آن زمان
 عشق را بر حق و بر تیمم دار

عشق جان طور آمد عاشقا
 جمله معشوقست و عاشق پرده
 چون نباشد عشق را پرده ای او
 عاشق عشقست کاندلنی فتاد
 آتش است این با نیک نامی مست
 عاشقی پدید است از آری نعل
 علت عاشق ز علتها چیست
 عاشقی گزین سر و گزین است
 هر چه گویم عشق را شرح بیان
 گرچه تفسیر زبان روشن گشت
 چون قلم اندر نوشتن می ختافت
 عقل در سرش چو خرد گل خفت
 آفتاب آمد دلیل آفتاب
 عشقهای گزینی رنگی بود
 زانکه آن سر زارند و آمدست
 چون شود نوز و شود پیدار خان
 عشق برده نباشد پادار

عشق جان طور آمد عاشقا
 جمله معشوقست و عاشق پرده
 چون نباشد عشق را پرده ای او
 عاشق عشقست کاندلنی فتاد
 آتش است این با نیک نامی مست
 عاشقی پدید است از آری نعل
 علت عاشق ز علتها چیست
 عاشقی گزین سر و گزین است
 هر چه گویم عشق را شرح بیان
 گرچه تفسیر زبان روشن گشت
 چون قلم اندر نوشتن می ختافت
 عقل در سرش چو خرد گل خفت
 آفتاب آمد دلیل آفتاب
 عشقهای گزینی رنگی بود
 زانکه آن سر زارند و آمدست
 چون شود نوز و شود پیدار خان
 عشق برده نباشد پادار

عشق جان طور آمد عاشقا
 جمله معشوقست و عاشق پرده
 چون نباشد عشق را پرده ای او
 عاشق عشقست کاندلنی فتاد
 آتش است این با نیک نامی مست
 عاشقی پدید است از آری نعل
 علت عاشق ز علتها چیست
 عاشقی گزین سر و گزین است
 هر چه گویم عشق را شرح بیان
 گرچه تفسیر زبان روشن گشت
 چون قلم اندر نوشتن می ختافت
 عقل در سرش چو خرد گل خفت
 آفتاب آمد دلیل آفتاب
 عشقهای گزینی رنگی بود
 زانکه آن سر زارند و آمدست
 چون شود نوز و شود پیدار خان
 عشق برده نباشد پادار

کجاست جویندگی عشق
 زانکه عشق مردگان پائیده نیست
 عاقل جزوی عشق را منکر بود
 زانکه عشق مردگان پائیده نیست
 عاقل جزوی عشق را منکر بود
 زانکه عشق مردگان پائیده نیست
 عاقل جزوی عشق را منکر بود

زانکه مرده سو می آید نه نیست اگر شکر خوردن بود جان گشت هر دمی باشد ز غیب تازه تر از شراب جان فراغت نیست یا فتنه از عشق او کار و کیا عاشق مصلحت او کافی بود کونست هست هم این هم آن آب هم جود بعالم تشنگان جمله معشوقان شکار عاشقان او چو گوشت میکشد تو گوشتش عقل آنگاه کم شود کم اسی فراق بی بهار ولی خزان سبز ترست جز غم و شادی در دین سیواست گر چه بناید که صاحب سر بود تا نوشتمه لاشه ام نیست سر سبز فکر و عبارت را بسوز کوفتیر می آید نار و شکست	زانکه عشق مردگان پائیده نیست هر چه جو عشق خدا می نیست عشق زنده در روان و در صبر عشق آن زنده گزین کونست عشق آن بگزین که جمله انبیاء عاشق صنع خدا با نسر بود هر که عاشق دیدیش معشوق دان تشنگان گراب جویند از جهان بیدلان را دلبران جسته بجان چونکه عاشق دوست تو خاموشی عاشق از خود چون غذا یا بد حریق عاشقی زین هر دو حالت برترست بل غم سیر عشق کوبی منتهاست عقل جزوی عشق را منکر بود زیرک و داناست اما نیست نیست آتش از عشق در جان بر فروز من غلام آن من هست پرست
---	--

عاقل جزوی عشق را منکر بود
 زانکه عشق مردگان پائیده نیست
 عاقل جزوی عشق را منکر بود

کجاست جویندگی عشق
 زانکه عشق مردگان پائیده نیست
 عاقل جزوی عشق را منکر بود
 زانکه عشق مردگان پائیده نیست
 عاقل جزوی عشق را منکر بود
 زانکه عشق مردگان پائیده نیست
 عاقل جزوی عشق را منکر بود

سازمان اسناد و کتابخانه ملی
جمهوری اسلامی ایران

۱۲

[illegible]

سبحان منزه منزه
بها چنین فرمودند ۱۲

عقل تو در دست من بزم کند که
تا حال دلت و خیر دود و سوز
از بس عجز است که نمی تواند
آن سید کبریا به نام در جلال
از روی شاد رخ دیوان تو خیزد
که من در سحر تو را نیام ۱۲

عقل تو در عشق و دنیا
بیکجا که عشق صادق
هستی نامی در شانی مجبور
این تو که است را که از تار و کمان
عاشقان و دلای که عشق را
با یک ناموس سرافق
نیاید ۱۲

عقل شان یکدم سحر باقی عمر
اصل صد یوسف جمال و الجلال
ای عذرت و شرم و اندیشه بیا
ناشتم من برین دیوانه
عاشق مستی و بختاده زبان
وقت آن آمد که من غریبان شوم
بوی جانان سوی جانم میرسد
باز آمد آپ جان در جوی ما
ملک دنیا تن بستان بر احلال
عقل هر عطار که گشته دازد
از دایمی ناپدید و دل را
عشق چهارست و من به عشق
برگ کا هم پیش تو ای تند باد
در گنج عشق در گشت و شنید
عشق و ناموس ای برادر راست
نعره ستانه خوش می آیدم
هر چه غیر شورش و دیوانگیست

عقل تو در دست من بزم کند که
تا حال دلت و خیر دود و سوز
از بس عجز است که نمی تواند
آن سید کبریا به نام در جلال
از روی شاد رخ دیوان تو خیزد
که من در سحر تو را نیام ۱۲

سیر شتند از خرد باقی عمر
ای کم از زن شوفا می آنحال
که در دیدم پرده شرم چیا
سیرم از فکری و فرزانگی
اللہ الله اشتی برانوان
جسم گدازم سر از سر جان شوم
بوی یار مهر باغم می رسد
باز آمد شاه ما در کوی ما
ما غلام ملک عشق بی زوال
طبلهار را رنجت اندر آب جو
عقل همچون کوه او را که با
چون شکر شیرین شدم از عشق
من چه دانم که کجا خواهم فدا
عشق دریا میست قعرش ناپدید
بر در ناموس ای عاشق میست
تا ابد ای جان چنین می بایدم
اندرین ره دوری و بیگانه گشت

فلا هست
کرم و از دهاست
بالا بداند و رفتی کرد
دور خوشی از تو بسپارد
بمعنوی حقیقی بین
و علی

بنده آزادی طمع وار و جد
 بنده دایم خلعت و اورا رجوت
 و ورگرد و نه از موج عشق دان
 همچو سنگ آسیا اندر مدار
 عشق بشکافد فلک را صد شکار
 عشق جو شد بحر را مانند دیگ
 با محمد بود عشق پاک جفت
 منتی عشق چون او بود و فرد
 گزیدوی بهره عشق پاک را
 من بدان افراستم چرخ سنی
 خاک را من خوار کردم کیسری
 خاک را دادیم سبزی نوی
 با تو گویند این جبال را سیات
 لمح عاشق را نیاورد خورد و
 تا تو باشی در حجاب بوالعشر
 زین گذر کن بپند من بپذیرین
 فهم کن موقوف آن گفتن به باش

ای جان
 ای جان
 ای جان

ای جان

ای جان

عاشق آزادی سخاوت تا ابد
 خلعت عاشق همه دیدار اوت
 گزیدوی عشق بفسردی جهان
 روز و شب گردان و تالان بقیرا
 عشق لرزاند زمین را از گداز
 عشق ساید که را مانند ریگ
 بهر عشق اورا خدا لولا گفت
 پس مرا و را دانبا تخصیص کرد
 کی وجودی و آدمی افلاک را
 تا بلند می عشق را فهمی کنی
 تا زول عاشقان بولی بری
 تا تبدیل فقیر را که شوی
 وصف حال عاشقان اندر شب
 عشق معرفت پیش نیک بد
 سرمدی در عاشقان کمتر نگر
 عاشقان را تو بچشم عشق بین
 سینهای عاشقان را که خراش

کینست خاک که لای خنک لای
 و باشد دلیست بر غیر مال
 مونت ۱۲

قد خاک لای خنک خاک
 در ظاهر ذیل خواست که گفت
 چه قدر صفت در ذات خود
 در آغوش مال عاشق را بی

۵۲

کینست خاک که لای خنک لای
 و باشد دلیست بر غیر مال
 مونت ۱۲

کینست خاک که لای خنک لای
 و باشد دلیست بر غیر مال
 مونت ۱۲

خاندان منی در کتب معتبره
 سرید و در کتب معتبره
 یافت و در کتب معتبره
 جلد نهم ۱۱
 از نوشتن
 آن حکما و بزرگان
 در جلیات و جلد اول و
 حسن و در کتب معتبره
 جلد نهم ۱۲

خانه را من رو فتم از نیک و بد چونکه با حق متصل گردید جان دین من از عشق زنده بود و نیست چون غبار تن بشد با هم تابفت عشق از دصد چو خرقة کالبد خاصه خرقة ملک دنیا ابرست غرق عشقتم که غرقست لذین رستم از آب و زنان همچون ملک بیغرض نبو و بگردش در جهان هر چه گوید مرد عاشق بوی عشق ساهای پیرم بپژ و بالهست می دوم یعنی منی از زدن عشق جانان کو غذا می شست عاشقان را کار نبود با وجود عشق را با پنج و با شش کار نیست عاشقان اندر عدم خمیه زدند بال فی و گر د عالم می پزند	خانه ام میبست از عشق احد ذکر آن اینست و ذکر اینست آن زندگی زین جان و سرنگ نیست ماه جان من هوای صاف بت که حیاتی دارد و حسن و خود پنج دانگه مستیش در و سرست عشقتهای اولین و آخرین بیغرض گردم برین در چو فلک غیر جسم و غیر جان عاشقان از دافش میبهد در کوی عشق ساهای چه بود هر زاران ساهای عشق جانان که بدان از عشق بند هستی نیست هر کوی صافست عاشقان را هست بی سرمایه سود مقصد او جز که جذب یا نیست چون عدم میگنگ و نفس احدند دست فی و گوز میبدان می نبرد
---	--

جلد نهم ۱۱
 جلد نهم ۱۲
 جلد نهم ۱۳
 جلد نهم ۱۴
 جلد نهم ۱۵
 جلد نهم ۱۶
 جلد نهم ۱۷
 جلد نهم ۱۸
 جلد نهم ۱۹
 جلد نهم ۲۰
 جلد نهم ۲۱
 جلد نهم ۲۲
 جلد نهم ۲۳
 جلد نهم ۲۴
 جلد نهم ۲۵
 جلد نهم ۲۶
 جلد نهم ۲۷
 جلد نهم ۲۸
 جلد نهم ۲۹
 جلد نهم ۳۰
 جلد نهم ۳۱
 جلد نهم ۳۲
 جلد نهم ۳۳
 جلد نهم ۳۴
 جلد نهم ۳۵
 جلد نهم ۳۶
 جلد نهم ۳۷
 جلد نهم ۳۸
 جلد نهم ۳۹
 جلد نهم ۴۰
 جلد نهم ۴۱
 جلد نهم ۴۲
 جلد نهم ۴۳
 جلد نهم ۴۴
 جلد نهم ۴۵
 جلد نهم ۴۶
 جلد نهم ۴۷
 جلد نهم ۴۸
 جلد نهم ۴۹
 جلد نهم ۵۰
 جلد نهم ۵۱
 جلد نهم ۵۲
 جلد نهم ۵۳
 جلد نهم ۵۴
 جلد نهم ۵۵
 جلد نهم ۵۶
 جلد نهم ۵۷
 جلد نهم ۵۸
 جلد نهم ۵۹
 جلد نهم ۶۰
 جلد نهم ۶۱
 جلد نهم ۶۲
 جلد نهم ۶۳
 جلد نهم ۶۴
 جلد نهم ۶۵
 جلد نهم ۶۶
 جلد نهم ۶۷
 جلد نهم ۶۸
 جلد نهم ۶۹
 جلد نهم ۷۰
 جلد نهم ۷۱
 جلد نهم ۷۲
 جلد نهم ۷۳
 جلد نهم ۷۴
 جلد نهم ۷۵
 جلد نهم ۷۶
 جلد نهم ۷۷
 جلد نهم ۷۸
 جلد نهم ۷۹
 جلد نهم ۸۰
 جلد نهم ۸۱
 جلد نهم ۸۲
 جلد نهم ۸۳
 جلد نهم ۸۴
 جلد نهم ۸۵
 جلد نهم ۸۶
 جلد نهم ۸۷
 جلد نهم ۸۸
 جلد نهم ۸۹
 جلد نهم ۹۰
 جلد نهم ۹۱
 جلد نهم ۹۲
 جلد نهم ۹۳
 جلد نهم ۹۴
 جلد نهم ۹۵
 جلد نهم ۹۶
 جلد نهم ۹۷
 جلد نهم ۹۸
 جلد نهم ۹۹
 جلد نهم ۱۰۰

جلد نهم ۱۱
 جلد نهم ۱۲
 جلد نهم ۱۳
 جلد نهم ۱۴
 جلد نهم ۱۵
 جلد نهم ۱۶
 جلد نهم ۱۷
 جلد نهم ۱۸
 جلد نهم ۱۹
 جلد نهم ۲۰
 جلد نهم ۲۱
 جلد نهم ۲۲
 جلد نهم ۲۳
 جلد نهم ۲۴
 جلد نهم ۲۵
 جلد نهم ۲۶
 جلد نهم ۲۷
 جلد نهم ۲۸
 جلد نهم ۲۹
 جلد نهم ۳۰
 جلد نهم ۳۱
 جلد نهم ۳۲
 جلد نهم ۳۳
 جلد نهم ۳۴
 جلد نهم ۳۵
 جلد نهم ۳۶
 جلد نهم ۳۷
 جلد نهم ۳۸
 جلد نهم ۳۹
 جلد نهم ۴۰
 جلد نهم ۴۱
 جلد نهم ۴۲
 جلد نهم ۴۳
 جلد نهم ۴۴
 جلد نهم ۴۵
 جلد نهم ۴۶
 جلد نهم ۴۷
 جلد نهم ۴۸
 جلد نهم ۴۹
 جلد نهم ۵۰
 جلد نهم ۵۱
 جلد نهم ۵۲
 جلد نهم ۵۳
 جلد نهم ۵۴
 جلد نهم ۵۵
 جلد نهم ۵۶
 جلد نهم ۵۷
 جلد نهم ۵۸
 جلد نهم ۵۹
 جلد نهم ۶۰
 جلد نهم ۶۱
 جلد نهم ۶۲
 جلد نهم ۶۳
 جلد نهم ۶۴
 جلد نهم ۶۵
 جلد نهم ۶۶
 جلد نهم ۶۷
 جلد نهم ۶۸
 جلد نهم ۶۹
 جلد نهم ۷۰
 جلد نهم ۷۱
 جلد نهم ۷۲
 جلد نهم ۷۳
 جلد نهم ۷۴
 جلد نهم ۷۵
 جلد نهم ۷۶
 جلد نهم ۷۷
 جلد نهم ۷۸
 جلد نهم ۷۹
 جلد نهم ۸۰
 جلد نهم ۸۱
 جلد نهم ۸۲
 جلد نهم ۸۳
 جلد نهم ۸۴
 جلد نهم ۸۵
 جلد نهم ۸۶
 جلد نهم ۸۷
 جلد نهم ۸۸
 جلد نهم ۸۹
 جلد نهم ۹۰
 جلد نهم ۹۱
 جلد نهم ۹۲
 جلد نهم ۹۳
 جلد نهم ۹۴
 جلد نهم ۹۵
 جلد نهم ۹۶
 جلد نهم ۹۷
 جلد نهم ۹۸
 جلد نهم ۹۹
 جلد نهم ۱۰۰

یامیز الخسده یاروخ البقا
 کی حبیب جبهه ییشومی الخشا
 پاری گوگرچه تازی خوشترست
 بوی آن دلبر چو پیران می شود
 بس کم چون لب امرد خطاب
 چو ناله عاشق تو بر کرد و کنون بر سر
 عاشقان را شد مدس حسن دوست
 خامشند نوسه تکرار شان
 درس شان آشوب چرخ وز لوله
 سلسله این قوم جد شکار
 هر که اند عشق یا بد زندگی
 عاشقان را شادمانی و غم است
 عشق آن شعله است که چون بر فرو
 تیغ لا در قتل غیبه حق براند
 مانند آلا الله باقی جمله رفت
 عاشقی که عشق یزدان خورد و توت
 عاشق آن کم که هر آن آن است

اجنبی روحی و جدلی بالبقا
 کوکشا کیشی علی عیسه مشا
 عشق را خود صد زبان دیگرست
 آن زبانها جمله سیلان می شود
 گوش کن والله اعلم بالقواب
 کوچه عیار آن کت در داورس
 دفتر و درس و سبق شان روی است
 میر و تا عرش تخت بایشان
 فی زیاد است و باب و سلسله
 مسله و درست لیکن دور یار
 کفر باشد پیش او بنزدگی
 دست مزد و اجرت خدمت هم او
 هر چه جز معشوق باقی جمله ریخت
 در نگران پس که بعد لاجه ماند
 شاد باش ای عشق شکر توست
 صد بد پیش نیز دتره توست
 عقل و جان در امر یک فرمان است

۱۰۰ با پیشانی می روخت
 رخ دای جان بلند کوش جان
 و بسوی قوش بخت کوش کن را
 ۱۰۱ پیر از خود
 ۱۰۲ کی حبیب جبهه ییشومی الخشا
 ۱۰۳ من گویند منی را معصیت دید
 ۱۰۴ اول در زبان بیکند و اگر خواهم
 ۱۰۵ سر او در چشم من برود
 ۱۰۶ بنی عاشق خیز خیال من
 ۱۰۷ بسوی دیکت توجه دارد
 ۱۰۸ قوله مدس یاد است
 ۱۰۹ کعبه سلسله بر سر نام کعبه
 ۱۱۰ کامل آنکه درس عشاق از جد
 ۱۱۱ حال است نه از قبل و قال
 ۱۱۲ قله سلسله پیشانی سلسله
 ۱۱۳ عشاق مثل دهن معشوقان بیکند
 ۱۱۴ در سلسله دور هم دارند لیکن دخیل
 ۱۱۵ سلسله معصوم حکما بگوید
 ۱۱۶ سلسله ایامی بوی یاست
 ۱۱۷ قله تیغ لاله را و کوه
 ۱۱۸ طیب لاله الله است که مد
 ۱۱۹ لاله همان الله است
 ۱۲۰ طعم خیز که زبان می گوید

از محبت تلخها شیرین شود
 از محبت درد با صافی شود
 از محبت مرده زنده می شود
 دوست گیری چیزها را از اثر
 از خیال دوست گیری خلق را
 هیچ عاشق خود نباشد وصل جو
 بیشل مشوقان نهانست و تیر
 لیک میل عاشقان تن زه کند
 چون درین دل برق مهر و هست
 در دل تو مهر حق چون شد و تو
 هیچ بانگ کف زون نماید در
 تشنه می نالد که کو آب گوار
 عشق معشوقان دورخ افروخته
 جذب است این عطش در جان ما
 حکمت حق در قضا و در قدر
 لیک شمع عشق چون آن شمع
 او بعکس شمعهای آتش

از محبت سبها زین شود
 از محبت درد با صافی شود
 از محبت شاه بنده می شود
 پس چه از آثار سختی نجیب
 چون نگیری شاه غرب مشرق را
 که نه معشوقش بود جویای او
 میل عاشق باد و صد طلب و نفیر
 میل معشوقان خوش و فیر کند
 اندران دل دوستی میدانست
 هست حق را بیگمانی مهر تو
 از یکی دست تو بیدست و گر
 آب هم نالد که کو آن آب خوا
 عشق عاشق جان او را سوخته
 ما از آن او و او هم زان ما
 که در ما را عاشقان با هم در
 روشن اندر روشن اندر نیست
 میداند آتش جمله خوشت

له از دل معشوقان بی معشوقان
 نیز همی عاشق می شود و در اندام
 بین صورت که بر کسی ظاهر شود
 ۵۶
 در عشق و اشتیاق و خطا و اشتباه
 آن عشق و اشتیاق را در میان
 ۵۷
 تو در جنب است و بی جنب
 ما در حالت کف و جانت با
 همچنان آب نیز است و آب

غزلان ایست که در جبهه
 رخسارهای تضاقل
 و غلبت چاکر و صاحب
 برکنده و فصل آن باشد
 این حکایت است
 عاشقان بخت نشا
 غزلان نفس را گور
 می کنند و این آیه بدیهه است
 نقال اهل و این آیه بدیهه است

ز کون ۱۱
 سر و دود و عشق
 غلبه عشق نیست که بگوید
 غلبه می بود و موجب جلیل
 باشد بگوید اندر و جهان

از دود باشد
 غلبه و کون
 سر و دود و عشق
 غلبه عشق نیست که بگوید

سر و دود و عشق
 غلبه عشق نیست که بگوید
 غلبه می بود و موجب جلیل
 باشد بگوید اندر و جهان

این غزل که او را بیان
 بندد و در سرش کشد تا
 جبیند و در دود و عشق
 غلبه عشق نیست که بگوید

سر و دود و عشق
 غلبه عشق نیست که بگوید
 غلبه می بود و موجب جلیل
 باشد بگوید اندر و جهان

سر و دود و عشق
 غلبه عشق نیست که بگوید
 غلبه می بود و موجب جلیل
 باشد بگوید اندر و جهان

سر و دود و عشق
 غلبه عشق نیست که بگوید
 غلبه می بود و موجب جلیل
 باشد بگوید اندر و جهان

سر و دود و عشق
 غلبه عشق نیست که بگوید
 غلبه می بود و موجب جلیل
 باشد بگوید اندر و جهان

یک کوان خوشگست عاشقان
 عاشقان شکسته با صد اختیار
 عاشقان شکستی و قندی اند
 اینتیا کو عا مهاب عاشقان
 اندر و هفتاد و دو دیوانگی
 جان سلطان جان و حشرش
 سخت شان تخت بندیش او
 بندگی بند و خداوندی صداع
 تخت بندان را لقب گشته شهبان
 و شکسته عقل آسجاق دم
 کل شئی لا اله الا و جبهه
 زمین و دود و عاشقی مکتوم شد
 عشق با صد نازی آید بدست
 در حریف بیوفای سنگ و
 بر همه صنایع شان افزوده اند
 شمع روی یار را پر وانه اند
 عاشقان اند سبب ملت خدا

پیش شدند شکسته اش آن صادقان
 عاقلان شکسته اند از اضطراب
 عاقلانش بندگان بند می اند
 اینتیا کو عا مهاب عاشقان
 با و و عالم عشق را بیگانه گنگ
 سخت پنهانست پیدایش
 غیر هفتاد و دو ملت کیش او
 مطرب عشق این زند و قوت سماع
 فعل عینی و اثر گوند و جهان
 پس چه باشد عشق در یامی عدم
 عقل کی ماند چو باشد مرده او
 بندگی و سلطنت معلوم شد
 عشق را صد ناز و اشکبار است
 عشق چون نیست انی می خرد
 آن جماعت را که وانی بوده اند
 عاشقانی که درون خانه اند
 ملت عشق از همه و پنهان است

این غزل که او را بیان
 بندد و در سرش کشد تا
 جبیند و در دود و عشق
 غلبه عشق نیست که بگوید

این زمان بگذرد تا وقت دیگر
 نشنوی زان پس ز بلبل سرگز
 بی نوا شد گر چه دارد صد نوا
 همچو من گفتم بیا گفتم
 یک نمی گویم ز صد ستر زدن
 ورنو سیم بس قلمها بشکند
 جان بسوی عرش ساز و تراز
 زانکه شرح این در نمی آید
 بس سخن کوتاه باید و استقام

شرح این جریان این خون جگر
 چونکه گل گرفت و گلستان در گذشت
 هر که اواز همزبانی شد جدا
 باب و مساز خود و گز خفته
 تاکه در هر گوشه ناید این سخن
 و رگبویم عقلمها را بر کند
 گر گشتاید دل سر نسان راز
 بعد ازین گر شرح گویم تلخیص
 دنیا بد جان نخستین چغام

این بیت در اول است
 کلاه پنهان کن تو از چشمان خود
 چونکه اسرار نهان در دل شود
 گفت پیغمبر که هر کس نهفت
 و انبیا چون در زمین پنهان شود
 شرح این جا با حسن نمی کردست
 در حدیث آمده که تسبیح از ریا
 کار او دارد که حق را شد مرید

باب هفت درم و اخلاص

تا بود کارت سلیم از چشم بد
 هر مراد زد و تیر حاصل شود
 زود گردد و بامداد خوشی حفت
 سترشان سر سبزی بتان شود
 این حسن را بسوی حضرت برد
 همچو بزه کوخن در آن می کیا
 بهر کار او ز هر کاری برید

این بیت در اول است
 کلاه پنهان کن تو از چشمان خود
 چونکه اسرار نهان در دل شود
 گفت پیغمبر که هر کس نهفت
 و انبیا چون در زمین پنهان شود
 شرح این جا با حسن نمی کردست
 در حدیث آمده که تسبیح از ریا
 کار او دارد که حق را شد مرید

غرض از این است که هر کس که
 شود و اگر از چشم بد
 غافل گردد تا بسبب مایه دشمنانی
 ادبیت دارد و فایده
 دل را از حقیقتی که احوال از معرفت
 هاست آگاهی شود و گوشه نماند
 یعنی بر تیر کمال پیدا کند و این کونین هر کس
 روزی نگردد
 این بیت در اول است
 کلاه پنهان کن تو از چشمان خود
 چونکه اسرار نهان در دل شود
 گفت پیغمبر که هر کس نهفت
 و انبیا چون در زمین پنهان شود
 شرح این جا با حسن نمی کردست
 در حدیث آمده که تسبیح از ریا
 کار او دارد که حق را شد مرید

این بیت در اول است

سر علی را با این نایاب جای کرد
 چونکه بر او قبول کرد
 در عبادت می
 بهر کار او ز هر کاری برید

پس ریای شیخ نیز اخلاص
 بی ادب حاضر ز غایب شترست
 عیب کم کن بنده الله را
 در رخ نه عیب بینی می کنی
 در کتابت دریا که با ننگهاست

کز بصیرت باشد آن دین ادعا
 حلقه گر کج بود هم بر دست
 میهم کم کن بدزدی شاه را
 در بهشتی خارج نمی کنی
 فخر با اندر میان ننگهاست

حکایت

آتش افتاد در عهد عمر
 در فدا اندر بنامی خانها
 نیم شهر از شعلها آتش گرفت
 مشکها می آب و سرکه می زدند
 آتش از استینه افزون شد
 خلق آمد جانب عمر نشتاب
 گفت آن آتش آیات خداست
 آب چه بود بر عطای نان تنید
 خلق گفتندش که در کج شده ایم
 گفت نان در رسم و عادت داده
 بھر فخر و بهر بوشش بهر نیاز

بچو چوب خشک میخورد او چر
 با دزد بر بر مرغ و لانه
 آب میپاشید اوزان می شکفت
 بر آتش کشان بنشیند
 میرسد او را مدوا از جگر
 کاش میامی نمید و میچ زاب
 شعله آن آتش از جگر شکفت
 بخل بگذارد اگر آن میسد
 ما نخی ز اهل قوت بوده ایم
 دست از بهر خدا کشاده اید
 نه برای ترس و تقوی نیاز

۱۵ قند ریای شکار است
 بقول شیخ ابوسعید خدری
 کسی را نیندیشد از عافیت
 خیزد از غلظت عافیت

۱۶ سجان قند عافیت
 در بخت ۵۹
 در بخت ۵۹

۱۷ عافیت را صدی و هفتاد
 در بخت ۵۹
 در بخت ۵۹

۱۸ تلخ است ۱۲
 در بخت ۵۹
 در بخت ۵۹

۱۹ در بخت ۵۹
 در بخت ۵۹
 در بخت ۵۹

که در سجده نشین در توبه است باز	این گوزین پس فوگیر احراز
باب هیجدهم در توبه	
تا قیامت باز باشد برورمی باز باشد آن در ازوی و متاب یک در توبه است نه ان شست ای سهر وان در توبه نباشد جز که باز رخت آنجا کش بکوری حسود که نمیشد بر شغال ییره کا قتاب حق نبوشد زوره کا خود را که گذار آفتاب پیش خورشید حقایق آشکار توبه تو از گناه توبه تر کی کنی توبه ازین توبه بگو هست عذرت از گناه توبه تر بکشند توبه بهر دم از گناه از ضعیفی رای آن توبه شکن از شکست توبه آن ادب پارچو	توبه را از جانب مشرق دری تا از مغرب برزند سر آفتاب هست جنت را از رحمت هشت آن همه که باز باشد که فزاز بهین غنیمت دار در باز دست نمود توبه کن مردانه رو آور بره در فسون نفس کم شغوه و بر بندگی چشم خود را از حجاب هست ذرات خواطر وقت کا ای خبرات از خبر ده خیر ای تو از حال گذشته توبه جو عقل تو از بسکه آمد خیمه سر هجو کم عقلی که از عقل تباہ سخن و ابلیس گرد در ز من میخورد از غیب بر سر زخم او

بهايات را بگذارد و توبه کنی بگویند از خدا
مستند بر توبه باز است و امید مغفرت دارد
توبه کنی کسی که عمل غیر کرد و توبه
زنده جوی آن توبه یافت و در جوار
نفس خود در فسون نفس بی باقی
کمال نشود در جوار و بدعت
زیر که کافران عقل خود را در
عقل نمودن در راه مغفرت و
نفس که در مقابل عقل
حکمت در دارد و توبه کنی که توبه
عقل با پنهان کردن تواند بود
عقل به نفس توبه
توبه کنی کسی
که بگوید توبه کنی و در جوار
عصیان تو بکنی بگوید بپوش
برای خند می زند در عالم
پیش توین با است
بپوش

توبه اوجید که کردست او گناه
 هین سوار توبه شود روز درس
 مرکب توبه عجب مرکبست
 یک مرکب را نکه میدار از این
 تانزد و مرکبت را میهنم
 هین به پشت آن کن جرم و گناه
 می باید آب و تابانی توبه را
 تا نباشد برق دل و ابرو چشم
 آتش و آبی بساید میوه را
 سجده که را ترکن از اشک و ان
 عمری توبه همه جان کنندست
 یک استغفار هم در دست نیست
 هر دلی را سجده هم دست و نیست
 گریه کردی تو نامه عمر بخش
 عمر اگر گزشت بخش این دست
 بیج عمرت را بده آب حیات
 جمله ماضیها ازین نیکو شوند

خاندان محمدی بوند

الحمد لله

ای موفیق بنوید
از دی ماه
نشر شد

راه او جوید که گم کرد دست راه
 جامه از دزدستان باز پس
 بر فلک تازد و بیک لحظه نیست
 کوبد ز دید آن قیامت لایقان
 پاس دار این مرکب است او بمیدم
 که گم توبه در آیم در پناه
 شرط شد برق و سبحانی توبه را
 کی نشیند آتش تهدید و خشم
 واجب آمد بر و برق آن شیور را
 که خدایا و اربابم زین گمان
 مرگ حاضر غائب از حق نبوست
 ذوق توبه نقل هر مرستیست
 مژد رحمت قسم هر مرد در نیست
 توبه کن ز آنها که کردستی توبش
 آب توبش ده اگر ادبی نیست
 تا در خجسته عمر گردد با شبات
 زهر یارینه ازین گردد و چون قد

تو درین پیشانی من
نویز که آمدن گریه کنی بر چهره تو
تو در کوه غم می خیزد و زنجار تو
بیک گوشه نشسته ای چون خون جگر تو
باغی است این گلستان در دست یک کلک
پس تو بس تو بهر آفتاب از دست یک کلک
تا دهان کشیده آن رخسار تو
تا دهان کشیده آن رخسار تو

فردین خوشبختی
خالد خورشید در دل آن
چو در سحر نشاند
چیدین بکدر مسفا
نشین باشد
فردین گریه
نشد است بهشت نیت
کاشکی من و عطا و بهی
نیکبخت کسب بچگونه

کین غرضها پرده دیده بود
زهد و تقوی را گزیدم وین کش
مرگ همسایه مرا و اعطاشده
چون با خفت سرخواهی نازدن
روخواهی کرد و آخر در لحد
چون ز رخ را بست خواهد آن صغرم
ای ز برفت و کمر آموختن
رو بجا آریم کز وی رسته ایم
از عقول و از نفوس پصفا
یارگان پنج روزه یا فستی
شادان و می شومشوا از غیر وی
هر چه غیر اوست است در آن گشت
هر دکان را هست سودا می گر

بر نظر چون پرده چیده بود
زانکه میدیدم اجل را پیش
کسب و دکان مرا بر هم زده
خونباید کرد با هم مرد و زن
آن به آید که کنی خوابا خد
آن به آید که ز رخ نکست زغم
آخر سنت جا نه ناد وخت
دل چسب در بوفایان بسته ایم
پیک می آید بجان کائی بیوفا
روزی را ران کهن بر تافتی
او بهارست و گر با ما و دلی
گرچه تخت و ملک تست و تاج تست
شمنوی و دکان فقرست ای سپهر

باب بستم دفتر

شمنوی ما دکان و حد تست
کار در ویشی و رای فتم تست
فقر فخری ناز گز نیست و مجاز

غیر واحد هر چه می آن محبت
سوی در ویشی تو منکر نیست
بل هزاران عجز پنهانست و ناز

دیگر کس
نیکبخت و تعلقات
نیا در این راه گریه
نشد ز رخ زدن کتابت
گفتار با گفتن
فردین تقوی و نفوس
پصفا جان شمع اندک بوی
گونی و فساد ایمان نندارد
فردین هر چه بخت بد
آن باشد که کافا و خرق کار
نکست ۶۳
اگر بهر سرف ای می نماند کرد
هم بوقی نماید آن اندک است
نکست ۱۲

ازین سبب در آب شور
جای حق از دیر نماند بخشنه
از خوردن لقمه آرام دور
آمدن با صوفیان شری
باگنی کنند ۱۲
چون در چون شکسته بینی
بس شکسته نواز شکستی
شدن عین دست شکسته
بازشای بر بادشای غلاب
آید از آب کشیده یاد قید
۶۲
دراز و در محراب سجده ای
دست پایدار و ایواند و
غیت رساند ۱۳

و ر بیا بدخته افتاده را راهنزن هرگز گدائی نازد	مژش سازد و بد بد عطا اگر گزیند هرگز دهر گز نازد
حکایت	
انچه گفتند از عظمت ابی عمر رحمة الله علیه گفت است کز غزای هند پیش آن امام پس نمایم کرد و بر تختش نشاند حاصل آن کوک بران تخت نشاند گریه کردی اشک میراندی بسوز از چه گر لے دولت شد ناگوار تو برین تخت و وزیران و سپاه گفت کودک گریه ام نه است زرا از تو ام تهدید کردی هر زمان پس پدر مراد مراد جواب می نیابی هیچ نفرین و گ سخت بی رحمی و بس شکن و من زلفت هر دو حیران شتمی	هم برین بشنودم از عطا نیز ذکر شه محمود غازی گفته است و غنیمت او فتادش یک غلام بر سپه بگزیدش و فرزند خواند شسته سپاهوی قبا و شهر یار گفت شده اور که ای فیروزه فوق املا کی قس برین شهر یار پیش تخت صفا و چون نجم و ماه که مراد در ان شهر و دیار بنیت در دست محمود و ارسلان جنگ کردی کین خشمست بعدا زین چنین نفرین مهلک سهار که بصد شه شیر و ارقا تلے در دل افتادی مرا بیم و غن

۱۰
کوک است از شکوهی بودار
خود را بر بارش و جان کند
یعنی صاحب آستان کوک از دست
می زین گفت که ترا در دست
محمود و ارسلان بنیمنی امانت
ست ترا سرانگشت و خوار
داود و مکر و دوا و این ترغیب
بیار و شگفت که ترا از غیبی
میکشاید و این ترغیب
انچه در دست کوک است
سخت تر باشد و این ترغیب
۴۵
باید و مراد و قری شرم اگون
که پدر و مراد من شفقت و ابرار
من مشاهده نمایند صفا
که در خدمت تو با عمارت علم دارند
باطل شود در جهان اعتقاد
خود را از نفرین نمایند ۱۱

۱۱۱۱

فہمات ۱۲

باب بیست و یکم در حساب و

[illegible]

۱۲
 بود جان او دوی تو خوار
 پس بر سر گاه در خواب
 دل بخت تقویت جانست
 همچون گاه می دهم خاری
 افتاد کبریا کمال شربت
 بعضی مرغ افتاد و بعضی
 شوق تو را انداخت

و ازین فتنه و تیراکی است همچو ربه ترک این اشکم کنید جمله ما و من به پیش افهیند چون فقیر آید اندر او راست ز آنکه او پاکست و بجان و جف است هر شکار و هر کرامتی که هست آنکه دولت آفرید و دوا را پیش سجان بس نکو واردل کوبه بیند سر و فکر و جستجو تو مرقب باش بر احوال خویش کار تقوی دار و وزید و صلاح	از مرقب کار بالا تر رود پیش او روبا به بازی گم کنید ملک ملک است ملک را بسید شیر و صید شیر خود آن شماست بی نیاز است از نغز و مغز و پوست از برائے بندگان آن شهست ملک و دولتها چه کار آید و را تا فکر دید از گمان بجل همچو اندر شیر خالص تارو نوش بین در داد بعد از ظلمت که از و باشد بد و عالم فلاح
چونکه تقوی است و دوست هوا پس جوانش حیره محکوم تو شد عفو باشد لیک کوفرا اسید دزد و را اگر عفو باشد جان برد افتاد جان چوای دل آگهیست	حق کشاید هر دو دست عقل را چون خس سالار و مخدوم تو شد که بود بنده ز تقوی و رسفید کی وزیر و خازن مخزون بود هر که آگه تر بود و جانش نویست

وامن فضلش بکف کن کور و آ
 وامن اوامر و فرمان بکف
 مرغ با پرچی پروتا آشیان
 باز اگر باشد سپید و بی نظیر
 و ر بود چند سوسیل و شاه
 جان چه باشد با خبر از خیر و شر
 جمله عالم زین سبب گمراه شد
 کافران را دیده بی سنا نبود
 همسری با انبیا بُرداشتند
 گفته اینک ما بشتر ایشان بشر
 این ندانستند ایشان از عا
 هر دوگون زخمی خور و نذا محل
 هر دوگون آهوی خور و نذا آب
 هر دوونی خور و نذا یک آخور
 صد هزاران بچنین اشیاء بین
 این خور و گرد و پلیدی ز وجود
 این خور و زاید همه بخل حسد

قبض عکس این بود ای بر دبار
 نیک بختی که تقی جان و سیت
 پیر مردم بختیست ای مردمان
 چونکه صیدش هوش باشد حقیر
 او سر باز ست سنگ در گناه
 خیر و شر ننگ تو در همت نگر
 کم کسی ز ابد ال حق آگاه شد
 نیک و بد در دیده شان کیسان بود
 اولیاء را همچو خود پنداشتند
 ما و ایشان بسته خوایم و خور
 هست فرقی در میان بی منتها
 یکشت زین پیش و زان دیگر غسل
 زین یکی گیرین شد و زان مشکنا
 آن یکی خالی و آن پر از شکر
 فرق شان هفتاد ساله راه بین
 آن خور و گرد و دهم فخر خدا
 و آن خور و زاید همه عشق احد

۹۹
 اینها علم الصلوة و السلام
 را می خوانند که نماز و سلام
 مردم هستند در خواب و بیدار
 دیگر جمله لازم اینست ۱۲

کتابخانه دارخانه مشغول شو
و مشایخ را که براندان دین و
ایمان تو بوده اند از خود دفع
کن چشم خود را که مشغول
است از دین این کارگان
بدوز ۱۲

حق تعالیٰ قلب این

دکتر دولت ولی زل میگوید ۱۲

[illegible]

سنة

علم و حکمت زاید از لقمه حلال زائد از لقمه حلال اندر دوان لقمه کو نورافس ز کمال چون ز لقمه تو حسب بینی دوام لقمه تخم و برش اندیشهها ذکر حق کن بانگ غول از بسوز	باب سبست چهارم در ذکر	عشق و رقت زائد از لقمه حلال میل خدمت عزم رفیق ^{زنی دل ۱۲} آنچنان آن بود آورده کسب حلال جمل غفلت زائد از دوا ^{ای میل بود ۱۲} جانم لقمه سحر و گوهرش اندیشهها چشم گرس ازین گرس بدوز
آذکر و الله شاه ما و ستوداد گفت گر چپ پاکم از ذکر شما ذکر جهان خیال ناقص است ذکر حق پاکست چون پاکی رسید میگریز و خند از خنده ها چون در آید نام پاک اندر دوان از هوا باکی رهی بی جام هو از صفت و ز نام چه زاید خیال اسم خواندی رو ^{۱۳} سحر گر ز نام و حرف خواهی بگذری	چهارم	اندر آتش دید و مارانوز داد نیست لایق مرمر تصویر با وصف شایان از آنها خالص رخت بر بند و برون آید پلید شب گریز و چون برافروز ضیا نی پلیدی ماندن آن دوان ای ز نهوقانع شده با نام هو وان خیالش هست لال اتصال مه ببالا دوان نه اندر آب جو پاک کن خود را ز خویش مکیسی

در گذر از نام و بنگر در صفات اذکر^{بمعنی} و الله کار هر باطن نیست جوید و در آن هر آن رخ می که هست زانکه اینها بگذرد و آن گذرد لاشک این ترک هوای نمی هست	تأصافات ره نماید سوی ذات ارجعی^{بمعنی} بر پایی هر تلاش نیست سهلتر از بعد حق و غفلتست دولت آن دارد که جان آگه برد لیک از بخی بعد حق بهست
حکایت	
آن یکی الله می گفتی شبی گفت ابلیس که امی بسیار گو می نیاید کجواب از پیش تخت او شکسته دل شد و بنهاد سر گفت بان از ذکر حق و امانده گفت لبیک نمی آید جواب گفت آن الله تو لبیک هست لبیک تو نیستی که لبیک آورد ترس عشق تو کند شوق هست جان جاہل زین دعا جز دیور برد بان و بدوش قفاست مبد	چونکه شیرین میشد از گفتش لب این همه الله را لبیک کو چند الله میزنی باروی سخت دید در خواب او خضر را و خضر چون بشیانی از آن کش خوانده زان همی ترسم که باشم در تابک آن نیاز و درد و سوزت پیک هست هر لحظه ندای از احد زیر هر لبیک تو لبیک هست زانکه یارب گفتش دستور نیست تا نماند با خدا وقت گزند

بہت خوب

حکایت

عربی خضر علیہ السلام کہ در حقیقت رحمت رحمان بپوشیده خضر مظهر شمس ۱۳

عبارت از معرفت بعبود

یعنی اگر خدا کا
حقیت کا پورا پورا
تجربہ ہو

فارجی کما فارجہ اسے
وہی تھا النفس
اراین

یعنی بن

۴۷ قولہ لا تنکب
تہذیب خوش نصیبان
تہذیب خوش نصیبان

از پهنی دوری حق بنابر

۱۳۰۰

است بضمون کو لیا اوجھ

یعنی اجابت میسر نمیگردد

اودار دایمکن

چونکہ جاہل ازواج

دیگر حاصل نمیشود

14-00000

مهر حق چشم و برگوش و خرد
گر فلأطونست حیوانش کند

باب بیست و نهم در استغفار

چونکه غم بیهی تو استغفار کن چون بخواد عین غم شادی شود از پدر آموز کا دم در گناه چون بدید آن عالم اسرار را کوه را که کن باستغفار خوش او خلی تو فی عباد می یابی از دینا گشتی صراط المستقیم روی در دیوار کن تنها نشین	غنم بامر خالق آدم کا کن عین بند پاری آزادی شود خوش فردا آمد بسوی پیاپی برد و پا استاد استغفار را جام مغفوران بگیر و خوش کن او خلی فی جنسته دریافتی دست تو گرفت بر دست نایم وز وجود خوشی هر مخلوقین
--	--

باب بیست و ششم در خلوت

از آنکه در خلوت صفای باطنی دست سرزند و آنکس که گیر و پامی خلق وان مقام آن خلوت آمد با عرو وقت خلوت نیست جز شاه عزیز نادرست اهل مقام اندر میان آخر آنرا هم زیار آموختست	فقر چه بگزید هر کوعا غفلت خلوت^{مفید} چه بر که ظلمت با همی خلق حال چون جلوه است آن ریاء عرو جلوه بیند شاه و غیر شاه نیز هست بسیار اهل حال از صوفیان آنکه در خلوت نظر بر خودتست
--	--

کے قریب رہیں اور جی اڑا کر پڑھیں
کہ بد قسمت دعا کا کون بیاں ہو کہ
معرفت حاصل ہو

مشاره است بکرمه و بهشتا ظلمت

۶۲
سبک

بہارِ شاہد دین سربِ عالم و اہل
میدانند ۱۲

۵۳
نصرت خوب میدارند ۱۲
یعنی دولت حکومت
هم محض بدولت غایت
بجای غایت اوقالی است ۱۱

بجہ غایت اوتوالی است ۱۲

۱۰
 از غلبه و غلبه و غلبه
 و غلبه و غلبه و غلبه

۱۱
 از غلبه و غلبه و غلبه
 و غلبه و غلبه و غلبه

۱۲
 از غلبه و غلبه و غلبه
 و غلبه و غلبه و غلبه

۱۳
 از غلبه و غلبه و غلبه
 و غلبه و غلبه و غلبه

۱۴
 از غلبه و غلبه و غلبه
 و غلبه و غلبه و غلبه

خلوت از اغیار باید بی زیار هیچ کجی بی د و بی دانست زانکه در خلوت هر آنچه تن کند جنبش و آرامش اندر خلوتش	پوستین به روی آمدنی بهار جز جلوه نگا و سخن از آن نیست نه از برای روی مرد و زن کند جز برای حق نباشد نمیش
--	--

باب بیست و هشتم در تفکر

فکر کن تا و اهری از شک خود چون در سنی زنی باز کنند فکر آن باشد که بکشاید ربه شاه آن باشد که از خود شسته شود تا بماند شاهی او سر می روی نفس مطمئنه و جسد فکر بدناخن پر زهر و ان تا کشاید عقده اشکال را عقده را بکشد و گیر ای منتی در کشاید عقده اگشتی تو پیر حل این اشکال کن اگر آدمی عقده کان بر گلو میاست سخت	فکر کن تا فردا روی از حسد پیر فکرت زن که شهبازت کنند راه آن باشد که پیش آید شمی بی بجزرها و شکر که شود همچو عطر ملک وین احمدی زخم ناخنهای فکرت میکشد میخراشد در قمع روی جان و رعدت کرد دست زرتین بال عقده سختت بر کیسه تبه عقده چندین و گر بکشد ده گیر خرج این دم کن اگر آدمی که بدانی که گشتی ای نیکبخت
---	---

گر پیشمیش زبند ه پدوری چونکه بد کردی ترس این مباحث راز بار امیکند حق آشکار چند گاهی ادب پوشاند که تا	تو چرابی شرمی از حد می بری زانکه نخست و بر و یا ند خد اش چون بخوابد رست تخم بدکار آید آخر زان پشیمانی ترا
---	--

حکایت	الرحمن الرحیم
-------	---------------

عهد عمر آن امیر مومنان بانگ زد آن دزد کامی میر یار گفت عمر حاش بشه که خدا بار با پوش بد بی اظهار فضل تا که این هر دو صفت ظاهر شود او گرم دان این که می ترسانند رو بترس و طعنه کم زن بر بدان این رجا و خوف در پرده بود	داد دزد می را بجلاد و عوان اولین بارست جرم در گذار بار اول قهر نارد و در حسن باز گیر و از بی اظهار فضل آن پیشگر و داین منبت در شود تا بملک امینی نبشاند پیش و ام عجز خود او را بدان تا پس پرده چه پرده بود
--	---

باب است و نهم در رجا

انبیا گفتند نویدی است از چنین محسن نشاید نا امید بعد نویدی بسی امید هست	فصل در حتمهای یارب سجت دست در فتر اک این رحمت ز بند او پس ظلمت بس خورشید هست
---	--

معنی بار اول تقیاب
پیش نهاد که سبب گان در
جزا و قیامت ۱۱
معنی بار اول تقیاب
پیش نهاد که سبب گان در
جزا و قیامت ۱۱
معنی بار اول تقیاب
پیش نهاد که سبب گان در
جزا و قیامت ۱۱
معنی بار اول تقیاب
پیش نهاد که سبب گان در
جزا و قیامت ۱۱

له تودن که انظار است بکجا
که در سودا است از نصرت و لایزال
این از حق است تا امید نوید از
رحمت خدا

له تودن امید را بی نصرت
پاس نماند امید را در بارگاه
دقی نیست و چنانکه حاجت به
نصرت است بپیش آن معصوم
در حرف
مستور نیست که مستحق
است از انوار گاه نشد

له تودن که در نوید
پیش از آن که با یکدیگر هیچ مال
از حق است بپیش از آن امید نشد
و با وجود و شایسته و جفا
بپوسته کسی که چرا انبیا

هین چرخشکی که اینجا چشمهاست یا نمیدانی که قهاری خدا گرچه را اینجای ایمان کند تا نباشد هیچ محسن بے رجا نیست امیدوار از هیچ سو گرچه مازین ناامیدی در گویم تا امید را خدا گردون زبست تو گو ما را بدین شده بار نیست نی مشو نوید و خود را شاگرد کوهی نویدی مرو امید هست	هین چرا در وی که اینجا قصد دواست که ترا میخواند آنسو که بیب کجروی را مقصد احسان کند تا نباشد هیچ خائن بی رجا و این که مریگ گوید م لا تیا مینوا چون صلا ز دوست اندازان بگویم چون گندمانند طاعت آمدست با کریمان کار با دشوار نیست پیش آن فریاد رس فریاد کن سوی تاریکی مرو خورشید هست
---	---

حکایت مطرب پیر چنگ

آن شنیدستی که در عهد عمر بلبل از آواز او بیخوش شدی مجلس و مجمع و شش آرستی مطرب کی کز وی جهان شد پر طرب از نوایش مرغ دل پیران شدی چون برآمد روزگار و پیر شد	بود چنگی مطربی با کز و فر یک طرب آواز خوش صد شد وز نوا و اقیامت خاکی رسته ز آوازش خیالات عجب وز صدایش هوش جان حیران شد باز جانش از عجز پیشه گیشد
---	---

گشت آواز لطیف جانفشانش
آن نوامی رشک زمره آمد
چونکه مطب پیر گشت ضعیف
گفت عمری مهلترم دادی بسی
معصیت مرزیده ام بقا و مال
نیست کسب امروز همان توام
چنگ ابر داشت شد التراج
گفت خواجه ابر از حق ابر بشیم بها
هیچ قلبی پیش او مرد و نیست
چنگ زرد بسیار و گریان سمرها
خواب بردش مرغ جان از صبرست
گشت آزاد از تن مرغ جهان
آن زمان حق بر عمر خوایی گماشت
در عجب افتاد کین بهیود نیست
سمر نهاد و خواب بردش خوابید
آن ندائی کاصل هر بانگ است
بانگ آمد عمرش را کامی عمرش

ح. بعضی روزنامه‌ها و فنان ملک جمع بهر سببی که این جوان عزیز پیدا نیست ۱۲

بعض از مهموالت نیست ۱۲

زشت و زو کس نیز زیدی باش
 و همچو آوازی خرم پیر می شنود
 شد ز بی کسی زمین یک غصه
 لطفها کردی خدا یا با خسته
 باز نگرفتی ز من روزی نوال
 چنگ بهر تو زخم کاین تو ام
 سوی گورستان یثرب آه گو
 کوبه نیکوئی پذیرد کتبها
 زانکه قصدش از خریدن نبوسیت
 چنگ بالین کرد و بر گوری فدا
 چنگ و چنگه رار بار کجاست
 در جهان ساوه و صحرا سی جان
 تا که خویش از خواب نتواند بیدار
 این ز غیب افتاد بی مقصودیت
 کادش از حق نداجانش شنید
 خود ندانست مین باقی صد است
 بنده ما را از حاجت باختر

امام غفرلہ کا نام ہے

از زبان جناب

انجمن خیرات و برکت

کتابخانه عمومی

بہارِ شریعت

پیشرو ما
مؤید خوب بردن
پیشرو

اختات او س خواب بیدار

فصل اول در بیان احوال و حال

میرکودن آغاز شد

۲۵ قلم بانک آذربایجان

میرزا از غیب آوازی آمد که

بندۂ ملامت حاجت رواکن ۱۲

110

بنده وارحم خاص و محترم
 ای عمر بر چه نسبت المال عام
 پیش او بر کاسی تو مارا احتیما
 این قدر از بهر ابریشم بها
 پس عمر زنان بهیبت آواز جست
 سومی گورستان عمر بخا و رو
 گرد گورستان دوانه شد بسی
 گفت این نبود و گر باره و وید
 گفت حق فرمود ما را بنده است
 پیر چنگی کی بود خاص خدا
 بار دیگر گرد گورستان گشت
 چون یقین گشتش که غیر نیست
 آمد و با صد ادب آسنا نشست
 مر عمر را دید و ماند اندر شگفت
 گفت در باطن خدا یا از تو واد
 چون نظر اندر رخ آن پیر کرد
 پس عمر گفتش مترس از من مردم

سومی گورستان تو رنج کن قدم
 به مقصد دنیا بر کف نه تمام
 این قدر بستان کنون معذور دار
 خرج کن چون خرج خدا اینجا بیا
 تاملان را بهر این خدمت لبست
 در بغل همیان دوان در جستجو
 غیر آن پیرا ندید آنجا کسی
 ماند گشت و غیر آن پیرا ندید
 صافی و شایسته و فرخنده است
 جدا ای ستر پنهان جفا
 همچو آن شیرینکاری گرد گشت
 گفت و ظلمت دل روشن نیست
 بر عمر عطسه فتاد و پیر جست
 عمر رفتن کرد و لرزیدن گرفت
 محتسب بر پیر چنگی او فتاد
 دید او را شرمسار و روی زرد
 اکت بشارتها ز حق آورده ام

له قدیمش ادب یعنی
 به مقصد دنیا را پیش آن مطرب
 پیر و بگو که تو مقبول خدا شدی
 و این مقدر در ادب و پیر چنگی
 خود بگر ۱۲
 و گفت
 یعنی پیر مردم صاحب باطن که
 در باطنش نصیب و زنت
 باشد ۱۳

چندیزوان مدحت خوی تو کرد
پیش من بنشین و مهوری مساز
حق سلامت یکند میسر دست
نیک خوانده چندا بر شیم سبا
نیکو زان گشت چون این رشتید
بانگ میزد کای خدا کی نظیر
چون بسی گزشت از حد رفت
گفت ای بوده حجابم از الله
ای بخورده خون من بهشتا دل
ای خدای با عطا می با و نا

الحمد لله

تا عمر را عاشق روی تو کرد
تا بگوشت گویم از اقبال راز
چونی از رنج و غمان سجدت
خرج کن این را و باز ایجا بیا
دست می نهانید و بر خود میطید
بسکه از شرم آب شد بچاره پیر
جنگ از دبر زمین و خورده کرد
ای مرا توره زن از شا هراه
ای ز توره ویم سپهر کمال
رحم کن بر عمر رفت در جفا

و

باب سی ام در صبر و حلم

که نیم کوهر صبر و حلم داد
خفت گاه بختی که داد
صبر از ایمان بیاید بر کله
گفت پیغمبر خداش ایمان نداد
یوسف حتی و این عالم چه چاه
یوسف اندر سن و زن دوست
مکر شیطانست تعجیل و فتاب

پیچ

کوه را کی در باید تند باد
چلیست لا صبر فلما ایمان له
هر که رانید و صبور در نهاد
وین رسن صبرست بر امر اله
از رسن غافل مشو بیکه شدت
لطف رحمانست صبر اجتناب

در این مقام سال بسبب تو
بماند حال من بماند
که آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم
در باب او ارشاد فرمودند که هر
کسی که صبر ندارد ایمان ندارد

جو کفر و سر نوحیان صبر نوح
گر سخن خواهی که گوئی چون شک
صبر باشد مستهزا زیر کان
هر که صبر آورد دگر و دگر برود
پروای دیر را در روی صبر
صبر را با حق قرین کن ای فلان
صد هزاران کیسای حق آفرید
چون که رنج صبر نبود مژرا
جذب آن شرط و شادان آن جزا
چون قلاو و زیمی صبرت بر شود
مصطفی بن چونکه صبرش شد بر
عاقبت جوینده یابنده بود
رزق آید پیش هر که صبرست
تیغ علم از تیغ آهتین ستر
این تائی جز تو از رحمان بود

نقشہ

نوح را شد صیقل مرآت سرج
صبر کن از حرص و این خلواخور
هست خلوا آرزوی کودکان
هر که خلوا خورد و او پستتر رود
هم بسوزد هم بسازد شرح صد
آخر و العصر اگر بخوان
کیبای پیچو صبر آدم ندید
شرط نبود پس فرو نماید بنا
آن جزای و لنواز جان فرزا
جان با وج عرش و کسی برود
بر کشاندش بی لاله طباق
که فرج از صبر ز اینده بود
سج کوششها بی صبر تست
بل ز صد شکر خفا گزند
و ان شتاب از هر زه شیطان بود

حکایت

چیت درستی ز جمله صعب تر

گفت عیسےؑ را یکی ہشیار ہر

۱۰۰
وزیر اعلیٰ حاصل می کرد و در دودھیا
نواب و غور در پیستے دولت

می‌نشد ۱۲
۵۲
میرزا جبار از پیش می‌برد
۸۱
صدور که در جرایست از صفائی قلب
صابر اصل میگردد ۱۳

وَنُؤْمِرُ بِأَعْيُنِنَا ذُرِّيَّتَنا
بِكِدْرِ الْكُدْرِ أَوِيسَتِ كَرْدِ بِلَقَّتَنِ حَقِ
دِصْبَرِ وَنِشِكَايِ ۱۲

۵۴
 بهر کسی که بخواند و بهر کسی که
 بخواند و بهر کسی که بخواند
 ان شاء الله تعالی

بجز خداوندی که نیست نفس در
بود شکر بود و دگر
شکر بود و دگر

شکر بود و دگر
شکر بود و دگر
شکر بود و دگر

شکر بود و دگر
شکر بود و دگر
شکر بود و دگر

شکر بود و دگر
شکر بود و دگر
شکر بود و دگر

شکر بود و دگر
شکر بود و دگر
شکر بود و دگر

شکر بود و دگر
شکر بود و دگر
شکر بود و دگر

گفت ای جان معب تر خشم خدا	که از ان دوزخ همیله زد چو ما
گفت از خشم خدا چه بود امان	گفت ترک خشم خویش اندر ز ما
تبیخ حکم گردن چشم ز روت	خشم حق بر من همه رحمت شد
صبر آورد از زورانی شتاب	صبر کن و الله اعلم بالصواب
شکر میکن مر خدا را در نفسم	نیز میکن شکر و ذکر خواهم

باب سی و یکم در شکر

شکر نعم واجب آمد در خود	ورنه بکشايد در خشم ابد
شکر کن مر شکران را بنده باش	پیش ایشان مرده شو افکنده باش
شکر یزدان طوق هر گردن بود	نی جدال و روتش گردن بود
اگر ترش رو گردن آمد شکر و بس	پس چه سر که شکر گوی نیست کس
شکر جان نعمت و نعمت چو پوست	زانکه شکر آرد ترا تا کوی دوست
نعمت آرد غفلت و شکر انتباه	صید نعمت کن بلام شکر شاه
گم شد از بی شکر خوبی و هنر	که دگر هرگز نه بیند زان اثر
شکر کن ای مرد درویش از قصو	که ز فرعون رهیدی و ز کفو
شکر کن مظلومی و ظالم نه	ایمن از سرعونی و مهر فتنه
شکر گویم دوست را در خیر و شر	زانکه هست اندر قضا از بدتر
چونکه قسام است کفر آمد گلکه	صبر باید صبر مفتاح الصلّه

این بیت را در دنیا از دنیا می آید

این بیت را در دنیا از دنیا می آید

این بیت را در دنیا از دنیا می آید

این بیت را در دنیا از دنیا می آید

۱۲ یعنی اضطراب و نگرانی

عقل را باشد و فای عهد را
عقل را یاد آید از پیمان خود
چونکه عقل نیست نسیان نیست
گر بخوابی رشک ایسی بیا
چون وفایت نیست باری مومنان
و عهد باشد حقیقتی و پندیر
و عهد ازل کرم گنج روان
چونکه در عهد خدا کردی وفا
چون در خست آدمی و بیخ عهد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمین
 و صلی الله علیه و آله
 و سلم

در توبه جان پنداشت خون آشام بود
 گفت اخلق عیال لایزال
 مرغ و ماهی مرور احاطش شود
 در غم مانده کی ساعت تو صبر
 اندرین پستی چه جبر پدید
 رزق تو بر تو ز تو عاشق سیت
 که ز بصیرت و انانی فضول
 خویش چون عاشقان بر تو نبوی
 هست عاشق رزق هم بر رزق
 و رتوبت تابی دهد در دست
 پیش تو آید و وان از عشق تو
 تواز و آن رزق خواه و مان مجبور
 هم تو اندک ز رحمت تان دهد
 مستی از وی جو مجبور از ننگ و خمر
 نصرت از وی خواه فی از غم و حال
 هین که را خواهی دران دم خواندن

کسب جز نامی مدان ای نامدار
 حیل کرد انسان و حیلش نام بود
 مایع مال حضرتیم و شیر خواه
 آهنگی را کش خدا حافظ بود
 ماهی هووی باد شیر افشان ابر
 فی السماء رزقکم نشنیده
 هین تو کل کن ملرزان با پوست
 عاشقت و میندا و مول مل
 گر ترا صبری نبوی رزق آمدی
 آنچه نماند که عاشقی بر رزق زار
 و رتوبت تابی بیاید بر درت
 گر بخوایی در سخاوی رزق تو
 و حیات عشق خواه و جان مجبور
 آنکه او از آسمان باران دهد
 رزق از وی جو مجبور از زید و عمر
 منع می ز خواه فی از گنج و مال
 عاقبت زینها بخوایی مانند

چهار جز وی مدان ای با عیار
 آنکه جان پنداشت خون آشام بود
 گفت اخلق عیال لایزال
 مرغ و ماهی مرور احاطش شود
 در غم مانده کی ساعت تو صبر
 اندرین پستی چه جبر پدید
 رزق تو بر تو ز تو عاشق سیت
 که ز بصیرت و انانی فضول
 خویش چون عاشقان بر تو نبوی
 هست عاشق رزق هم بر رزق
 و رتوبت تابی دهد در دست
 پیش تو آید و وان از عشق تو
 تواز و آن رزق خواه و مان مجبور
 هم تو اندک ز رحمت تان دهد
 مستی از وی جو مجبور از ننگ و خمر
 نصرت از وی خواه فی از غم و حال
 هین که را خواهی دران دم خواندن

بیت
 رزق تو بر تو ز تو عاشق سیت
 که ز بصیرت و انانی فضول
 خویش چون عاشقان بر تو نبوی
 هست عاشق رزق هم بر رزق
 و رتوبت تابی دهد در دست
 پیش تو آید و وان از عشق تو
 تواز و آن رزق خواه و مان مجبور
 هم تو اندک ز رحمت تان دهد
 مستی از وی جو مجبور از ننگ و خمر
 نصرت از وی خواه فی از غم و حال
 هین که را خواهی دران دم خواندن

این دم اورا خوان باقی ایمان	آتو باشی وارث ملک جهان
حکایت	
گفت موسی را بوحی دل خدا گفت چه صلت بلوی ذوالکرم گفت چون طفلی پیش والده خود نداند جز که او نیاز هست مادرش گریه بر روی زند از کسی یاری نخواهد یارو خاطر تو هم ز مادر خیر و شر غیر من نیست چو سنگست کلوخ هست این ایاک نعبد حصر را هست ایاک مستعین از بهر که عبادت مرزا آریم و بس گفت پیغمبر که حجت از اله در نخواهی ضامنم پس مرزا هین از نخواهید و نی از غیر او در نخواهی از دیگر هم او دهد	کامی گزیده دوست میدارم ترا موجب آن تا من آن افزون کنم وقت قهرش دست هم بر نمی زده هم از و خمور و هم از او مست هم یاد آید و برو می تند او ست جمله شر و خیر را و التفاتش نیست جا های دیگر گر عبتی و گر جوان و گر شیخ و لغت دان از پی نفی ریا حصر کرده استمانت را بقصر طبع یاری هم ز تو داریم و بس گر نمیخواهی ز کس چیزی نخواه جنه الفردوس و دیدار خدا آب دریم جو مجو و خشک جو برفش میل سخا هم او نهد

له ای نوزده فروردین سال
بلاوت دیگر ۱۰

کلام قدس است این نوی من
کلام چنین بود که نیکوین بر
هر کانت خطاب را عطا کرد
بهدل ساخته بغیر مقدم و نه
تا افاده هر کده و رادع گردد

درین عالم بیانی است
درین عالم بیانی است
درین عالم بیانی است

درین عالم بیانی است
درین عالم بیانی است
درین عالم بیانی است

درین عالم بیانی است
درین عالم بیانی است
درین عالم بیانی است

حکایت

یک جزیره سبزست اندر جهان
جمله صحرا را چو دوات باشد
شب زان دیش که فردا چه خورم
چون برآید صبح گردد سبز شست
اندر افتد گا و با جمع البقر
باز ز رفت و فریب و لیس شود
باز شب اندر تب افتد از فزع
که چو خواهم خورد فردا وقت خود
بپنج نماند شید که چندین سال من
بپنج روزی که نماید روزم
این نفس گاه است و آن شست جان
که چو خواهم کرد مستقبل عجب
سالها خوردمی و نم نماند ز خور
گر جهان را پرور کنون کنند
غم خور و نان غم افزایان مخور
درفتن تدبیر خود را پیش دست

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

کماندرو گاه است تنها خوش
تا شود وقت عجیب و منتحب
گر دوا و چون تا مولای غم
تا سیمان رسته قفیل و گشت
تا شب اول را چو دوات و سب
آن تنش از پیر و قوت پر شود
تا شود لاغر ز خوین منتج
سالها نیست کار آن بقر
میخورم زمین سبز هزار و چین
چسبست این ترس و غم و لیس و زخم
که همی لاغر شود از خوف نان
قوت فردا از کجا سازم طلب
ترک مستقبل کن و ماضی نگر
روزی تو چون نباشد چون کنند
زانکه عاقل غم خور و کدک شکر
گرچه تدبیرت هم از تدبیر است

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

نیز

آخر آن روید که اول شکست
چون اسیر دوستی ای دوست
روز و شب از وزی اندیشی هست
عیش کم ناید تو بردرگاه باش
مین بسجدر و بجور زق از آله
از قضا حلوا شو و رنج و مان

باب سی و چہارم در رضائے بالقضا

یہی ہندو شوبھہشتہ رشتی کہ تقاضا می آید ۱۲ و

تَحْبُّبُ الْبَصَارِ إِذَا جَاءَ الْقَصْدُ
بِاقْضَائِهِ أَسْمَانُ مَحِيسَتِ هَيْجِ
عَاقِلَانِ گِرْدَنِ جَمْلَه کور و کر
عقل چه بود در قسَمِ اَقْدِصِ
بِیَجِ حِلَه نَدِهت از دُوی رها
سِرنگون آید ز خونِ خود خورد
مِیگِرِزِ اِنِ ز دَا و ر مال را
عقل خَلَقانِ دَقْضِ کَحِیْتِ دِکِجِ
تَا کِجِ رِغْمِ قَضَا بَا تَوَسِیْتِ
تَا نِیَا بَزِ خَمِ اِز رِبِ الْفِیْلِ
مِه سِه گِرْدَنِ کِجِ دَا کِجِ رِغْمِ

[illegible]

۱۰۰ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۱ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۲ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۳ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۴ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۵ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۶ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۷ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۸ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۹ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۱۰ قوت و سبب و اثر و معلول

چرخ گردان را قضاگره کند زیر کی بفروشد و حیرانی بجز داند آنکو نیکبخت و محرمست اکثر اهل الجنة بکه اندای پدر زیر کی چون باو کبر انگیزست ابلیسی نی کو بسخسگی دوپوست چون قضا آید فروپشت بصبر چشم آدم چون بنور پاک دید اینهمه دانست چون آمد قضا این قضا ابری بود خورشید پوش بر قضا کم نه بهانه ای جوان بل قضا حقت و عهد بند حق گرد خود برگرد و جرم خود بین فعل تو که زاید از جان توست فعل را در غیب صورت می کنند دار کی ماند بزوی لیک آن ریخ را باشد سبب بدکردنی	صد عطار در اقصا بلکه کند زیر کی ز رقت و حیرانی نظر زیر کی ز ابلیس عشق از اوست بهر این گفت سلطان البشر ابلیس شوتا بماند دل درست ابلیس کو والد و حیران هست تاند اند عقل ما پارا بر جان و تنه نامها گشتش بدید دانشش یک نهی شد بروی خطا شیر و اثر را بشود و همچو شوش جرم خود را چون نهی بر دیگران مین بباش اخور چه ابلیس خلق جنبش از خود مین و از سایه مین همچو فرزندت بگیر و دانست فعل دزدی را بد ار می بینند هست تصویر خدا می غیب در آن بد ز فعل خود شناس از بخت
---	---

نظر

نظر

نظر

نظر

نظر

نظر

نظر

۱۰۰ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۱ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۲ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۳ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۴ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۵ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۶ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۷ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۸ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۹ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۱۰ قوت و سبب و اثر و معلول

۱۰۰ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۱ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۲ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۳ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۴ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۵ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۶ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۷ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۸ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۹ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۱۰ قوت و سبب و اثر و معلول

۱۰۰ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۱ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۲ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۳ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۴ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۵ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۶ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۷ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۸ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۹ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۱۰ قوت و سبب و اثر و معلول

۱۰۰ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۱ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۲ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۳ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۴ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۵ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۶ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۷ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۸ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۹ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۱۰ قوت و سبب و اثر و معلول

۱۰۰ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۱ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۲ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۳ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۴ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۵ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۶ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۷ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۸ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۹ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۱۰ قوت و سبب و اثر و معلول

۱۰۰ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۱ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۲ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۳ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۴ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۵ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۶ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۷ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۸ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۹ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۱۰ قوت و سبب و اثر و معلول

۱۰۰ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۱ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۲ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۳ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۴ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۵ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۶ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۷ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۸ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۰۹ قوت و سبب و اثر و معلول
 ۱۱۰ قوت و سبب و اثر و معلول

ای از صد پویشین که هر روز در فیشو ۱۲

جرم بخود نه که تو خود کاشتی هر چه از تو یاوه گردد از قضا گر قضا پوشد همه همچون شب گر قضا صد بار قصه جان کند این قصاصد با گر راهست زند چون قضا خواهد کسی را بفسد در وجودش لرزه بنهد که کن چون قضا آید طبیب ابله شود	در این قصص و این قصص و این قصص و این قصص و این قصص و این قصص و این قصص و این قصص	باجز اول حق کن استی تو یقین دان که خریدت از بلا هم قضا دست بگیر و عاقبت هم قضا جانت دهد و زبان کند بر سر از چرخ خراگ است زند سر ز می از صد پوستین هم بگذرد نی بجایم به شود نی ز آتش آن والن دوادر نفع هم گر شود
آمد از آفاق یار مهربان کاشنا بودند وقت کودکی یاد و ادش جورا خان وحید عار نبود شیر را از است در قضا یعقوب چون بنهاد سر در توکل جز که تسلیم تمام شرط تسلیمست فی کای و راز	در این قصص و این قصص و این قصص و این قصص و این قصص و این قصص و این قصص و این قصص	یوسف صدیق را شد میبان بر سواد آشنائی پیش گفت کان زنجیر بود و ما نیست ما را از قضا حق گله چشم روشن کرد از بوی سپهر در غم و راحت همه کمر بست و ما سود نبود در ضلالت ترک ساز
باب سی و پنجم در تسلیم	در این قصص و این قصص و این قصص و این قصص و این قصص و این قصص و این قصص و این قصص	باب سی و پنجم در تسلیم

۱۰۰ شاد و صبح
 ۱۰۱ شاد و صبح
 ۱۰۲ شاد و صبح
 ۱۰۳ شاد و صبح
 ۱۰۴ شاد و صبح
 ۱۰۵ شاد و صبح
 ۱۰۶ شاد و صبح
 ۱۰۷ شاد و صبح
 ۱۰۸ شاد و صبح
 ۱۰۹ شاد و صبح
 ۱۱۰ شاد و صبح

پشیمیل پیش سرینه تا بماند جانت خندان تا ابد عاشقان جام فسخ انگه کشند من هم پیش تو شمشیر و کفن ای جهانی تو ز دولت خو بهتر آن بدی که تو کنی از شتم جنگ عاشقم بر قهر و بر لطفش سجد گرمات را مذاق شکرت ناخوش او خوش بود بر جان من عاشقم بر رخ خویش در خوش بر ستارش خونهای صید لال چون ز غفو او بجایم ختم دوستی چون زربلا چون تفتست	شاد و خندان پیش رخ جان بد همچو جان پاک است با احد که بدست خویش خوبان شاکشند میکشم پیش تو گردن را بزن و انتقام تو ز جان مجبوتر با طرب ترا از سماع و بانگ جنگ ای عجب من عاشق این هر چند بمرادی نه مراد دیگر هست جان فدای یار و دل بخان من بهر خوشنودی شاه فرد خوش خون عاشق خستین او احاط تو به کرم اعتساف من ختم زیر خالص در دل آتش خست
--	---

باب سی و هشتم در صبر

وصل پیدا گشت از عین بلا رنج گنج آمد که رحمتها در دست آن بهاران مضمرست اندر خزان رنج غنیمت است حق بی آن آفرید	زان حلاوت شد عبارت ماقلا مغر و تازه شد چو بجزاشید پوست در بهارست آن خزان گر زان تا بدین صبد خوشدلی آید پدید
---	--

۱۰۰ شاد و صبح
 ۱۰۱ شاد و صبح
 ۱۰۲ شاد و صبح
 ۱۰۳ شاد و صبح
 ۱۰۴ شاد و صبح
 ۱۰۵ شاد و صبح
 ۱۰۶ شاد و صبح
 ۱۰۷ شاد و صبح
 ۱۰۸ شاد و صبح
 ۱۰۹ شاد و صبح
 ۱۱۰ شاد و صبح
 ۱۱۱ شاد و صبح
 ۱۱۲ شاد و صبح
 ۱۱۳ شاد و صبح
 ۱۱۴ شاد و صبح
 ۱۱۵ شاد و صبح
 ۱۱۶ شاد و صبح
 ۱۱۷ شاد و صبح
 ۱۱۸ شاد و صبح
 ۱۱۹ شاد و صبح
 ۱۲۰ شاد و صبح

۱۰۰ شاد و صبح
 ۱۰۱ شاد و صبح
 ۱۰۲ شاد و صبح
 ۱۰۳ شاد و صبح
 ۱۰۴ شاد و صبح
 ۱۰۵ شاد و صبح
 ۱۰۶ شاد و صبح
 ۱۰۷ شاد و صبح
 ۱۰۸ شاد و صبح
 ۱۰۹ شاد و صبح
 ۱۱۰ شاد و صبح
 ۱۱۱ شاد و صبح
 ۱۱۲ شاد و صبح
 ۱۱۳ شاد و صبح
 ۱۱۴ شاد و صبح
 ۱۱۵ شاد و صبح
 ۱۱۶ شاد و صبح
 ۱۱۷ شاد و صبح
 ۱۱۸ شاد و صبح
 ۱۱۹ شاد و صبح
 ۱۲۰ شاد و صبح

۱۰۰ شاد و صبح
 ۱۰۱ شاد و صبح
 ۱۰۲ شاد و صبح
 ۱۰۳ شاد و صبح
 ۱۰۴ شاد و صبح
 ۱۰۵ شاد و صبح
 ۱۰۶ شاد و صبح
 ۱۰۷ شاد و صبح
 ۱۰۸ شاد و صبح
 ۱۰۹ شاد و صبح
 ۱۱۰ شاد و صبح
 ۱۱۱ شاد و صبح
 ۱۱۲ شاد و صبح
 ۱۱۳ شاد و صبح
 ۱۱۴ شاد و صبح
 ۱۱۵ شاد و صبح
 ۱۱۶ شاد و صبح
 ۱۱۷ شاد و صبح
 ۱۱۸ شاد و صبح
 ۱۱۹ شاد و صبح
 ۱۲۰ شاد و صبح

سوره قدر است که در کتب اربعه
باینجه حدیث است که دارد از رسول
پادشاهی برود ۱۲

سوره قدر است که در کتب اربعه
نصف است که در کتب اربعه
دست آمدن است که در کتب اربعه
دست آمدن است که در کتب اربعه ۱۲

سوره قدر است که در کتب اربعه
دست آمدن است که در کتب اربعه
دست آمدن است که در کتب اربعه ۱۲

سوره قدر است که در کتب اربعه
دست آمدن است که در کتب اربعه
دست آمدن است که در کتب اربعه ۱۲

آفتابی گر بر آید نارگون
آتش را نی تا نفته بر چار طاق
ماه کو فسرود و آتش و جمال
آب خوش کور و روح را همیشه شد
آتشنی گویا و آزار و ذر بر بوت
حال در یاز اضطراب جوش او
چرخ سرگردان که اندر جسمت
که خضیض و گه میانه گاه اوج
چونکه کلیات را بنحسب و در
گوی اندر راست بی نقصان شود
جان سپر کن تیغ بگذار ای پسر
همه غم باش و با وحشت بساز
ما التصوف قال وجد الفریخ
عاقلان از بهر او بهای خوش
بیمرا می شد قلا و زمی بهشت
دوستان بین کونشان دوستان
کی گران گیر و زنج و دوست

ساعتی دیگر شود و اگر سنگون
لحظه لحظه مستلای احرار
شد ز رنج دق و همچون هلال
در غدی می زرد و تلخ و شیر شد
هم کی با وی بر خواند میوت
فهم کن تبدیلیهای هوش او
حال او چون حال فرزندان او
اندر و از سعد و غمی فوج
جز و ایشان چون نباشد روز
کوز زخم دست شد رقصان شود
هر که بی سر بود ازین شته بر دسر
می طلب در مرگ خود عمر درانی
فی القوادنی عند انیان الترخ
بانجبرشتند از مولای خوش
حفت البجته شنوای خوش نشست
دوستان را بنج باشد همچو جان
بنج مغرود دوستی آنرا چو پست

ساعتی دیگر شود و اگر سنگون
لحظه لحظه مستلای احرار
شد ز رنج دق و همچون هلال
در غدی می زرد و تلخ و شیر شد
هم کی با وی بر خواند میوت
فهم کن تبدیلیهای هوش او
حال او چون حال فرزندان او
اندر و از سعد و غمی فوج
جز و ایشان چون نباشد روز
کوز زخم دست شد رقصان شود
هر که بی سر بود ازین شته بر دسر
می طلب در مرگ خود عمر درانی
فی القوادنی عند انیان الترخ
بانجبرشتند از مولای خوش
حفت البجته شنوای خوش نشست
دوستان را بنج باشد همچو جان
بنج مغرود دوستی آنرا چو پست

ساعتی دیگر شود و اگر سنگون
لحظه لحظه مستلای احرار
شد ز رنج دق و همچون هلال
در غدی می زرد و تلخ و شیر شد
هم کی با وی بر خواند میوت
فهم کن تبدیلیهای هوش او
حال او چون حال فرزندان او
اندر و از سعد و غمی فوج
جز و ایشان چون نباشد روز
کوز زخم دست شد رقصان شود
هر که بی سر بود ازین شته بر دسر
می طلب در مرگ خود عمر درانی
فی القوادنی عند انیان الترخ
بانجبرشتند از مولای خوش
حفت البجته شنوای خوش نشست
دوستان را بنج باشد همچو جان
بنج مغرود دوستی آنرا چو پست

ساعتی دیگر شود و اگر سنگون
لحظه لحظه مستلای احرار
شد ز رنج دق و همچون هلال
در غدی می زرد و تلخ و شیر شد
هم کی با وی بر خواند میوت
فهم کن تبدیلیهای هوش او
حال او چون حال فرزندان او
اندر و از سعد و غمی فوج
جز و ایشان چون نباشد روز
کوز زخم دست شد رقصان شود
هر که بی سر بود ازین شته بر دسر
می طلب در مرگ خود عمر درانی
فی القوادنی عند انیان الترخ
بانجبرشتند از مولای خوش
حفت البجته شنوای خوش نشست
دوستان را بنج باشد همچو جان
بنج مغرود دوستی آنرا چو پست

۱۲ باشد

در بلا و آفت و محنت کشتی
 تلخها هم پیشوای نعمت
 آزار تلخیها فرسوشویم ترا
 حَفَّتِ الْقَيْظُ انْ مِنْ شَهْوَاتِهَا
 آن جزای القمه‌های شہوت
 جز بدرود دل مجو و لخواه را
 صد هزاران جان عاشق غمتند
 بر تن مامی نهد ای شیر مرد
 جمله بپر نقد جان ظاهر شدن
 تا بکمر او دعوی عز و جلال
 پس ز تلخیها هم بیرون شوی
 تا نسالد با خدا آن بکر
 تا سخاوتم خدا را در نهان
 اندرین ره سوی پستی ارتقاست
 لیک کی در گیر دین در کوکان
 و آن زیان منع زیانهای سترگ
 سود جان باشد رها ساز و بال

جواباً مقتضی ۱۲

۱۰۰ درای بی چنگل
 ۱۰۱ درای بی چنگل
 ۱۰۲ درای بی چنگل
 ۱۰۳ درای بی چنگل
 ۱۰۴ درای بی چنگل
 ۱۰۵ درای بی چنگل
 ۱۰۶ درای بی چنگل
 ۱۰۷ درای بی چنگل
 ۱۰۸ درای بی چنگل
 ۱۰۹ درای بی چنگل
 ۱۱۰ درای بی چنگل

من ترا گلین و گریان زان کنم تلخ گردانم ز غمها خوی تو چون نشان مونسان مغلوبیت در اگر چه خرد و اشک ته شود ای درازا شکست خود بر سر من تو بسین گریختی یا بجاه تا تو انی بنده شو سلطان باش خدمت اکیر کن سوار تو نیکبختی را چو حق رنج دهد ایک چون رنجی دهد بدخت را چون محک آید بلا و بیم جان به چو آب نیل آمد این بلا هر که بایان بین ترا و مسعود تر عمر خوش در قرب جان پرورد	ماکت از چشم بدان پنهان کنم تا بگرد چشم بد از روئے تو لیک در شکست مونس شو تو تیار و دیده خسته شود که شکستن روشنی خواهد شدن تو مرا بین که منم مفتاح راه ز تخمین چون گوی شو چو گان باش جو میکش ای دل از دلداری تو رخت را نزدیک تر و می نهد او بر اندازد بفر آن رخت را زان پدید آید شجاع از هر جهان سدر آست بخون بر اشقیای حد ترا و کار کاغذ و نون دیده عمر ز اغ از بهر سرگین خور و
باب سی و نهم در قرب	
قرب بر انواع باشد ای پدر آن نمی بینی که قرب را و ییا	مینظر خورشید بر کهسار و در صد کرانت و از و کار و کیا

۱۰۰ درای بی چنگل
 ۱۰۱ درای بی چنگل
 ۱۰۲ درای بی چنگل
 ۱۰۳ درای بی چنگل
 ۱۰۴ درای بی چنگل
 ۱۰۵ درای بی چنگل
 ۱۰۶ درای بی چنگل
 ۱۰۷ درای بی چنگل
 ۱۰۸ درای بی چنگل
 ۱۰۹ درای بی چنگل
 ۱۱۰ درای بی چنگل

کند
 ایستاد
 ایستاد
 ایستاد

قریب خلق و رزق بر جمله است عالم
 گفت پیغمبر که معراج مرا
 آن سخن پر خج و آن او نشیب
 قرب نی بالا و پستی رفت
 آنکه چون سگ نعل کمدانی بود
 آنچه هست آن قرب از جبل نورید
 امی کمان و تیر با بر ساخت
 هر که دور اند از تر او دور تر

قریب خلق و رزق بر جمله است عالم
 گفت پیغمبر که معراج مرا
 آن سخن پر خج و آن او نشیب
 قرب نی بالا و پستی رفت
 آنکه چون سگ نعل کمدانی بود
 آنچه هست آن قرب از جبل نورید
 امی کمان و تیر با بر ساخت
 هر که دور اند از تر او دور تر

قریب خلق و رزق بر جمله است عالم
 گفت پیغمبر که معراج مرا
 آن سخن پر خج و آن او نشیب
 قرب نی بالا و پستی رفت
 آنکه چون سگ نعل کمدانی بود
 آنچه هست آن قرب از جبل نورید
 امی کمان و تیر با بر ساخت
 هر که دور اند از تر او دور تر

باب سی و هشتم در ایش

روزها با سوز با همراه شد
 تو جان ای آنکه چو تن پاک نیست
 هر که بیز و زیت روزش دیر شد
 هست رب الناس ابا جان
 گفتش تکلیف باشد و السلام
 عاشق از معشوق عاشاکی جدا
 ذکر آن نیست و ذکر اینست
 رفع کن دلا لگان را بعد ازین

قریب خلق و رزق بر جمله است عالم
 گفت پیغمبر که معراج مرا
 آن سخن پر خج و آن او نشیب
 قرب نی بالا و پستی رفت
 آنکه چون سگ نعل کمدانی بود
 آنچه هست آن قرب از جبل نورید
 امی کمان و تیر با بر ساخت
 هر که دور اند از تر او دور تر

قریب خلق و رزق بر جمله است عالم
 گفت پیغمبر که معراج مرا
 آن سخن پر خج و آن او نشیب
 قرب نی بالا و پستی رفت
 آنکه چون سگ نعل کمدانی بود
 آنچه هست آن قرب از جبل نورید
 امی کمان و تیر با بر ساخت
 هر که دور اند از تر او دور تر

خوی با او کن امانت هائے تو
 خوی با او کن که خور آفرید
 رو بخواهی کرد آخبر در حد
 آنکه شد نشانش بشاه فرد خوش
 چون از ان اقبال شیرین شد
 این خبر باز نظر خود نایست
 هر که او اندر نظر موصول شد

ایمن آید از اقول و از مضمون
 خویهای انبیا را پرورد
 آن به آید که کنی خواب آید
 یافت در مانهای جمله در خوش
 سر شد بر آدمی ملک جهان
 بهر حاضر نیست بهر غایبست
 این خبر بایشان و معزول شد

باب سی و نهم در مکاشفه و مشاهده

سر پیش جان مونسستان بود
 چرخ را در زیر پای آرامی شجاع
 پنهان و سواس بیرون کن ز کون
 پاک کن و چشم را از موعی عیب
 چشم را در روشنائی خوی کن
 دیده مینا از لقاے حق شود
 هر که دید الله را آلهیست
 حاصل اندر وصل چون افتاد
 چون شدی بر با همای آسمان

نقل و قوت و قوت سستان بود
 بشنواز فوق فلک با لک شجاع
 تا گوشت آید از گرد و ن خروش
 تا به بینی باغ و سروستان غیب
 گریه نقاشی نظر آن سوی کن
 حق کجا هم از هر احساق شود
 هر که دید آن بجز او نیست
 گشت دلاله به پیش مرد و ن
 سهلان شد به تجوی زردبان

عنه قدس سره
 معنی هر کس که قصد رسیدن به این
 اخبار پیش او بجا کرد و در این
 خبر به ملک عالم باشد و در این
 حاضر از هر کس که حاضر نمی باشد
 عنه قدس سره
 در این باره و در وقت از وقت
 روح زنده می باشد و در وقت
 عنه قدس سره

کاملان باشند که در وقت
 ۹۰
 عنه قدس سره
 علی داشتند باش از اهل عالم
 فلک صانع پاک نیست بگوشت
 نورده ۱۲
 عنه قدس سره
 حاجت توسط آقا زانو است
 که عالم به طاعت زنده ۱۳

غایب را ابری و آبی دیگرست
 باقیان فی نفس من خلق جدید
 تا که ریح آید در شام
 اندر آتش آگنی جان وجود
 سر بر و ن کن هم بهین مر آب
 دید آنرا بس علامتهاست نیک
 حیرت باید بدریا و درنگ
 و آنکه دریا دید او جیسر شد
 کی شود پوشیده برو چپ و راست
 خورده حیرت فکر او ذکر را
 و آنکه دریا دید دل دریا کند
 و آنکه دریا دید شد بی اختیار
 و آنکه دریا دید او غیش بود
 که ز جام حق کشیدست او شراب
 مست را پر وای است و پامی
 دست ظاهر سایه است و کاس
 آن بریده به ز شمشیر شراب

غیب را ابری و آبی دیگرست
 تا که ریح آید در شام
 اندر آتش آگنی جان وجود
 سر بر و ن کن هم بهین مر آب
 دید آنرا بس علامتهاست نیک
 حیرت باید بدریا و درنگ
 و آنکه دریا دید او جیسر شد
 کی شود پوشیده برو چپ و راست
 خورده حیرت فکر او ذکر را
 و آنکه دریا دید دل دریا کند
 و آنکه دریا دید شد بی اختیار
 و آنکه دریا دید او غیش بود
 که ز جام حق کشیدست او شراب
 مست را پر وای است و پامی
 دست ظاهر سایه است و کاس
 آن بریده به ز شمشیر شراب

غیب را ابری و آبی دیگرست
 تا که ریح آید در شام
 اندر آتش آگنی جان وجود
 سر بر و ن کن هم بهین مر آب
 دید آنرا بس علامتهاست نیک
 حیرت باید بدریا و درنگ
 و آنکه دریا دید او جیسر شد
 کی شود پوشیده برو چپ و راست
 خورده حیرت فکر او ذکر را
 و آنکه دریا دید دل دریا کند
 و آنکه دریا دید شد بی اختیار
 و آنکه دریا دید او غیش بود
 که ز جام حق کشیدست او شراب
 مست را پر وای است و پامی
 دست ظاهر سایه است و کاس
 آن بریده به ز شمشیر شراب

غایب را ابری و آبی دیگرست
 باقیان فی نفس من خلق جدید
 تا که ریح آید در شام
 اندر آتش آگنی جان وجود
 سر بر و ن کن هم بهین مر آب
 دید آنرا بس علامتهاست نیک
 حیرت باید بدریا و درنگ
 و آنکه دریا دید او جیسر شد
 کی شود پوشیده برو چپ و راست
 خورده حیرت فکر او ذکر را
 و آنکه دریا دید دل دریا کند
 و آنکه دریا دید شد بی اختیار
 و آنکه دریا دید او غیش بود
 که ز جام حق کشیدست او شراب
 مست را پر وای است و پامی
 دست ظاهر سایه است و کاس
 آن بریده به ز شمشیر شراب

سر بر و ن کن هم بهین مر آب
 دید آنرا بس علامتهاست نیک

دیده کون بود و وصلش ^{از دور} مرز و
 اندران دستی که نبود آن نقاب
 ساجران واقف از دست خدا
 آتچنان پائی که از دست او
 آتچنان پا در حدیدا و لغزست
 گوش کون بود و سرنای راز او
 ای همه دریا چه خواهی کردیم
 هیچ محتاج می گلگون نه
 ای رخ چون زهره اش ^{شیر} شمع
 باد و کاندز تخم همی جوشد نهان
 ای مه تابان چه خواهی گرد کرد
 تاج کز ناست بر فرق سرت
 جهرت انسان و جرخ او ^{در} عین
 بحر علمی در نمی پنهان شده
 ای غلاست عقل و تدبیرت ^{شیر} هو
 علم جوئی از ور قها ای فسوس
 می چه باشد یا سماع و یا جلع

یعنی این چنین از آن فرشتگان

آتچنان دید که فیه و کور به
 آن شکسته به بساط و قصه
 کی نهند این دست ^{کار} چار و دست
 جان نه پیوند و بگرس ^{از} او
 آتچنان پا عاقبت در دست
 بر کنش از سر که نبود آن نگو
 ای همه هستی چه میجوی عدم
 ترک کن گلگون تو گلگون نه
 ای گدای رنگ تو گلگون نه
 ز اشتیاق روی تو جوشد چنان
 ای که مه و پیش رویت ^{رو} می رود
 طوق اعطیناک آویز برت
 جمله فرع و پایه اندامش ^{در} غرض
 در سه گزتن عالمی پنهان شده
 چون چنین خویش را از آن فروش
 ذوق جوئی تو ز حلا ^{ای} فسوس
 تا بجوئی زو نشاط و انتفاع

۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

حضرت نفعی علیہ السلام
فرموده جعفر طیار نام
بجائی خود صحت ۱۲

برای هر دو باز دے
ازین جدا شد بدو
باز دے ایان چرا
بخت غلامی تو
باز از ملک دین
بخت ام نجاب
چار نقب گردید

آبِ حِمْزِ بَایَدِ تَر وِ سَپَشت
 رَحْمَتِ اَنْدَرِ رَحْمَتِ آیدِ تا بَسَر
 سَخْتِ مَسْت وِ چِخُو دَوِ شَفَتِ
 عَشَقِ جُوشِ دِ بَادِ تَحْقِیقِ ا
 چُونِ بَکُوئی تُو بِنُفِیْسِ حَن
 چُونِ بَیغِزِ ایدِ می تُو فِیْقِ ا
 پَرِ تُو سَاقِی سَت کَاندَرِ شِیرِ فِیْتِ
 بِنِی تَفْکَرِ پِشِشِ هِر دَاندِ هَسْتِ
 گَرِ تُو اَوِرامِی نَبِیْنِی دَرِ نَظَرِ
 تَن بَجانِ جَبْنِ دَنِی مِیْنِی تَوِجَانِ
 مَیْجَانِ کِه قَدَرِ تَن اَزِ جَانِ بُوَدِ
 گَرِ بَدِی جَانِ زَنَدِه بِنِی پَرِ تُو کُنُو
 بِنِی تَمَاشَایِ صَفْتِ بَایِ خِدا
 چُونِ گَوِارِ دَلْمَه بِنِی دِیدِ اَرَاوِ
 زَبَنِ خُردِ جَا بِلِ مِی بَایَدِ شَدَنِ
 هَر کِه بَتَیْدِ تَر اَدِشْتِ مَدِه
 اِیْمِنی بَکْذَارِ وِ جَایِ خُوفِ بَاشِ

چون ماه خورشید در میان چرخ و کواکب
 چون ماه خورشید در میان چرخ و کواکب

و اَلْجَهِانِ خُورِ خَمْرِ حِمْزِ مَسْتِ شُو
 بَرِ کِی حِمْزِ فِیْتِ اَوِرامِی پَسَرِ
 دُوشِ اِی جَانِ بَرِ بَیْهوشِ
 اَوِ بُو دِ سَاقِی نِهانِ مَسْتِ یَقِ ا
 بَادِ آَبِ جَانِ بُو دِ اِبرِ یَقِ تَن
 قُوْتِ مِی بَشْکَنْدِ اِبرِ یَقِ رَا
 شِیرِ هِر جُوشِیدِ وِر قِصَاصِ کُشْتِ
 اِیْنِکِه بَا جَنْبِ سِیدِه جَنْبِ اَنْدِه
 فِهْمِ کُنِ اَنزَا بَا ظَهِارِ اَنزِ
 لَیْکِ اَزِ جَبْنِ دِنِ تَن جَانِ بِلَانِ
 قَدَرِ جَانِ اَزِ پَرِ تُو جَانِ مانِ بُو دِ
 هِیْچِ کُفَی کَافِرِ اِن رَا تِیْتُونِ
 گَرِ خُورِ مَنانِ دَرِ گِلُو مَاندِ مَرا
 بِنِی تَمَاشَایِ گِلُ دِ گَلْزِ اِیرَاوِ
 دَسْتِ دَرِ دِیو اَنگِی بَایَدِ زِ دُونِ
 سُو دِ وِ سَرِ مَایِ فِیْلَسُوفِ مَلامِ رِه
 بَکْذَرِ اَزِ مَوسِ وِ سَوا بَاشِ نَاشِ

چون ماه خورشید در میان چرخ و کواکب

چون ماه خورشید در میان چرخ و کواکب

چون ماه خورشید در میان چرخ و کواکب

چون ماه خورشید در میان چرخ و کواکب

آن سو دم عقل دور اندیش را
عقل من محبت و من دیرانه ام
اوست دیوانه که دیوانه نشد
ماگر قلاش و گر دیوانه ایم
بر خط فرمان او سر می نهیم
با بر دیگر آدم دیوانه وار
مین بنه بر پایم آن زنجیر را
غیر آن زنجیر زلف و لب و لبرم
هر چه غیر شورش و دیوانگیست
عشق شورانگیز باید مرد را
تا چنین کاری نیت مرد را
باز دیوانه شدم من ای طیب
حلقه های سلسله آن فونون
زیر هر حلقه فونون دیگر است
پس فونون باشد جنون این شد
آنجنان دیوانگی گبست بد
اندرین محضر خرد باشد ز دست

بعد ازین دیوانه سازم خوش را
گنج اگر پیدا کنم دیوانه ام
این عس بادید و در خانه نشد
مست آن ساقی و آن بجانم
جان شیرین اگر دکان میدهم
رور و ایجان زود زنجیری بیا
که دریدم سلسله تدبیر را
گر دصد زنجیر شری بردم
اندرین ره دوری و بیگاست
تا صلائی در و صداین در و را
اوج و داند عشق را و در و را
باز سودائی شدم من ای حبيب
هر یک حلقه دهد دیگر جنون
پس مرا هر دم جنون دیگر است
خاصه در زنجیر آن کثیر اجل
که همه دیوانگان پندم دهند
چون قلم اینا برید و شست

له زدن عقل یعنی که نوزید
باید برهان دارد ما که ظاهر کند دیوانه است
له زدن گران یعنی که دود دارد
از آن نثار و نقد ن ۱۲
۱۰۲
یعنی دیوانگی من تا اینجا رسید
سردیو بنام را نصیحت می کند

مراد از محبت الهی ۱۲

۱- محفل شادمانی در منزل
 ۲- محفل شادمانی در منزل
 ۳- محفل شادمانی در منزل
 ۴- محفل شادمانی در منزل
 ۵- محفل شادمانی در منزل
 ۶- محفل شادمانی در منزل
 ۷- محفل شادمانی در منزل
 ۸- محفل شادمانی در منزل
 ۹- محفل شادمانی در منزل
 ۱۰- محفل شادمانی در منزل

۱۲ قوت بکمال
 ۱۱ قوت بکمال
 ۱۰ قوت بکمال
 ۹ قوت بکمال
 ۸ قوت بکمال
 ۷ قوت بکمال
 ۶ قوت بکمال
 ۵ قوت بکمال
 ۴ قوت بکمال
 ۳ قوت بکمال
 ۲ قوت بکمال
 ۱ قوت بکمال

گرچه آن وصلت بقا اندر بقا
 بالک آید پیش و چشم هست نیست
 چیست معراج فلک این نیستی
 چون شنیدی شرح بحر نیستی
 چون که اصل کارگاه آن نیستی
 نیستی چون است بالاین سبق
 ۵۵ مژمه تو آقبل موت این بود
 غیر مردن هیچ فزونگ دیگر
 یک عنایت به زصد گون جهاد
 وان عنایت هست موقوف ما
 تا نگشتند خستران مانها
 فزه سایه عنایت بهتر است
 خرم آنکه عجز و حیرت قوت است
 اهم در اول هم در آخر عجز دید
 زندگی در مردن و در محنت است
 چون ز خود رستی همه بران شد
 من غلام آنکه نفروشد وجود

لیک ناول آن بقا اندر بقا
 هستی اندر نیستی و در غیبه ایست
 عاشقان را ندیدند دین نیستی
 کوش و دلم تا برین بحر ایستی
 که خلا و بی نشانست و نیست
 بر همه برود در و ایشان سبق
 کز پس مردن غنیمتها رسد
 در نگیرد با خدا ای حیلگر
 جهد را خفست در کون و فساد
 تجربه کردند این ره را ثنات
 و آنکه پنهانست خورشید جهان
 از هزاران کوشش طاعت بر
 در دو عالم خفته اند رطل و دست
 مرده شد دین العجایز راگزید
 آب حیوان در درون خلقت است
 چونکه بنده نیستی سلطان شدی
 جز بدان سلطان با افضال موجود

۱۲ قوت بکمال
 ۱۱ قوت بکمال
 ۱۰ قوت بکمال
 ۹ قوت بکمال
 ۸ قوت بکمال
 ۷ قوت بکمال
 ۶ قوت بکمال
 ۵ قوت بکمال
 ۴ قوت بکمال
 ۳ قوت بکمال
 ۲ قوت بکمال
 ۱ قوت بکمال
 ۱۲ قوت بکمال
 ۱۱ قوت بکمال
 ۱۰ قوت بکمال
 ۹ قوت بکمال
 ۸ قوت بکمال
 ۷ قوت بکمال
 ۶ قوت بکمال
 ۵ قوت بکمال
 ۴ قوت بکمال
 ۳ قوت بکمال
 ۲ قوت بکمال
 ۱ قوت بکمال

و شکسته گشت کشتیبدان ز ستاب
 با دوشتی را بگردا بے نگیند
 منہج دانی آشناکردن بگو
 گفت کلی عیست اسی نخوی فغان
 محومی باید نہ سخو انجبا بدان
 آب دریا مرده را بر لب نوم
 چون بمردی تو ز اوصاف بشیر
 خویش را صافی کن از اوصاف خد
 بپیشان را میدد حق ہوشہا
 پای کو بان دست افشان در شنا
 باز گرد از ہست سونیستی
 جہد کن در بخودی خود را ہباب

لیک خامش کرد آندم از جواب
 گفت کشتیبدان بدان نخوی بلند
 گفت فی اسی خوش جوان خوب رو
 و انکہ کشتی غرق این گردا ہاست
 گر تو محوی بخاطر در آب دان
 و رہود زندہ زوریا کی رہد
 بحر اسرار ت نہد برفیق سر
 تا بہ بینی ذات پاک صاف خود
 حلقہ حلقہ حلقہا در گوشہا
 ناز نازان ریتنا آجبتنا
 طالب ربی و زبانیستی
 زود تر و اللہ اعلم بالصواب

باب چہل و دوم در صحبت

نار خندان باغ را خندان کند
 اگر اناری میخیزد خندان بحر
 گر تو سنگ خارہ و مرمر شوی
 مہر پاکان در میان جان نشانی

صحبت مروانت از مردان کند
 تا دہ خند و زداند او خبر
 چون بصاحب بدل روی گوہر شوی
 دل مدہ الایہر سر دل خمشا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

دل تازد کوی اهل دل شد
 این غذای دل بدنه از همدلی
 مرد جمعی همزه حاجی طلب
 منگ اند نقش و اندر رنگ او
 حق ز هر چیزی جزو جان افید
 پس صلیب یاران ره لازم شما
 راه سنت با جماعت خوش بود
 زانکه انبوهی و جمع کاروان
 یار غالب جو که تا غالب شوی
 یار باشد یار را پشت و پناه
 اتحاد یار با یاران خوشست
 صورت کیش گذاران کن بیخ
 یار شو تا یار بینی بی عدد
 چشمه ها چار کن در اعتبار
 یار چشم تست ای مرد شکا
 رو بگو یار خدائی را تو زود
 کم ز خاکی چونکه خاکی باریافت

لعل بید

تن ترا در صیاب و گل گشت
 رو بجا قبال را از مقبل
 خواه همد و خواه ترک و با عیب
 بنگ اندر عزم و در آهنگ او
 پس نتایج شد جمعیت پدید
 هر که باشد گر پایده گر سوار
 اسپ با اسبان یقین خوشتر رود
 ره زنان را بشکست تیر و ناله
 یار مغلوبان مشوین ای غوی
 اگر تو نیکو بنگر می یار است را
 پای معنی گیر صورت کشت
 تابه بینی زیر او وحدت چونج
 زانکه بی یاران بمانی بید و
 یار کن با چشم خود و چشم یار
 از خس و خاشاک او را پاک و
 چون چنین کردی خدا یار تو بود
 از بهاری صد هزار انوار یافت

نظ

لعل و صورت از لعل کفای
 از چهره و رخسار و نگار
 تا زانکه وحدت حاصل کنی
 بخت تو با یار است
 خاشاک که بر او افتد و نیست
 مستحق و وارث

لعل

امر هم شور می بخوان اندر صفت
 چونکه در یاران سی خاموش نشین
 یار آئینه است جان را در حزن
 تا نبوشد روی خود را از دست
 چشم را با روی او می دابرست
 گفت پیغمبر که در بحر هموم
 چشم در آستانگان رود بجز
 یار را با یا چون نبشسته شد
 لوح محفوظت پیشانی یار
 اهل دین را باز دان از اهل کین
 هم نشین اهل معنی باش تا
 هم نشین مقبلان چون کمیست
 سوی این مرغابیان رو رو چید
 حاصل این آند که یار جمع باش
 همی را جو کز و یابی مدد
 لیک هر گز راه را همرد بدان
 هست سنت و جماعت هر بنی
 عین غرض باشد ^{۱۱} و نه ^{۱۲}

سہ تولدِ محمد یعنی ابنِ آدم و مرصوف محمدی عالمین کہ انسان را در خود از کمالان مشہورست کردان پر خرد ۱۲

یار را باش و مکن از یار اُفت
اندران حلقه مکن خود را نگین
برخ آینه ای جان دم مزن
و م فرو خوردن بهاید هر دم
گر و نگیزان ز را و بخت و گفت
در دلاست دان تو یاران را خج
نطق تشویش نظر باشد گم
صد هزاران سبزل و بسته شد
راز کونیش منساید آشکار
هم نشین حق بجو با و نشین
هم عطا یابی و هم باشی فنا
چون نظرشان کیمیائی خود بخت
تا ترا در آب حیوانی کشند
همچو بگل از حجب برای تراش
همدل و هم در دو جوان احد
خافلان خفته را آگه مدان
بی ره و بی یار فستی مضیق
بختی بختی

[illegible]

هر خری که ز کاروان تنهار و د مر ترا میگوید آن خر خوش شنو راه دین زان رو پرازشور و شتر دیو گر گشت و تو همچون یوسفی گفت اطفال منند این اولیا از برای استخوان خوار و تسیم بان و بان این لقم پوشان تنند سایه شان طلب هر دم شتاب گرگ اغلب انگهی گیسو بود هر بنی خود اندرین راه درست نار یان مرثا ریان را جا و بند جان هانم جاذب قطبی شده هست موسی پیش قطبی ز بیم آن یکی را محبت اختیار خار ای نغان از یاد جنس ای فغان جان چلیس اندر گشت آن نیکوخت بند و یکم در روشن دل شوی	بروی آن راه از تعب نه تو شود گریه خر پنجسین تنها مرد که نه راه بر خشت گوهست و امن یعقوب گمذار ای صغی و غریبی فردا ز کار و کی لیک اندر سیم یار و ندیم صد هزار اندر هزار و یک تنند تاشوی زان سایه بهتر آفتاب گزیده شیشک بنجو و تنها بود معجزه بنمود و همراهان محبت نور یان مرثا ریان را طالع بند جان موسی جاذب سبطی شده هست هانم پیش سبطی بس جیم لاجرم شد پهلوی فخر رجار هم نشین نیک جوید ای مهان که به پهلوی سعیدی بر درخت به که برفرق سرشان روی
--	--

له و زار دین را غنی راه
 شربت را دین محبت و شوا بملکه
 اندک هر بنده دل دین محبت حاصل
 که دین آن غنی تواند
 له
 تن باشد و در باطن صمد
 اندر هزار
 له
 و زار دل غلب بر
 گویند که قدر هرگز
 بی محدود حالت تنهایی
 سورت قدامی چنین که
 که از محبت بیدار دلان و
 اقتدر در دام خدایان
 آید
 عه بنی که چون بنای
 هزار تن که در او نهان
 و با شش شخص یک بی غلبه

خاک پاکان لیس و دیو ایشان
 دوستی جاہل شیرین سخن
 جان مادر چشم روشن گویت
 گرگ گر با تو نماید رو بهی
 جاہل اربا تو نماید ہدے
 حق ذات پاک اللہ القد
 مار بد جانی ستاند از سلیم
 ہر کہ با دشمن نشیند و زمین
 ہر کجا باشد شہ مار با ساط
 ہر کجا دلبس بود و دشمن
 ہر کجا کہ یوسفی باشد چو ماہ
 گفت معشوق بعا شق کامی فتا
 پس کد لے شہر زانہا خوشتر
 ہر کہ باشد ہم نشین دوستان
 دل زہر یاری غدا می بخورد
 از قہای کہ کسی چہ بخورد
 چون ستارہ با ستارہ شد قرین

چراغ جانی

مثل

چراغ جانی

بہتر از عام وزر و گلزارشان
 کم شہر نوکان بہت چون تکریم
 جز غم و حسرت از آن نفر و نیت
 ہین مکن باور کہ ناید رو بہی
 عاقبت زحمت دزد از جا ہلی
 کہ بود چہ مار بد از یار بد
 یار بد آرد سونا ز جیم
 ہست او در بوستان زرگون
 ہست صحرا گر بود ستم النجا
 فوق گردنست فی زیر زمین
 جہنمت آن ارچہ باشد قعر جہا
 تو بغیرت دیدہ بس شہر ما
 گفت آن شہری کہ در وی دست
 ہست در گلخن میان بوستا
 دل زہر علمی صفائی نمی برد
 وز قرآن ہر قرین چہ سز بری
 لائق ہر دوا اثر زاید یقین

لے خا و در ستارہ از آن
 لے خا و در ستارہ از آن
 لے خا و در ستارہ از آن

دل کو بند و طلب
 غمست او جان د
 لای بدست بود
 نظارین از کمال
 لای ناکار رسد
 لای غفر عا
 است که او را بد
 به کمال از غفر
 دارد دل و
 دل و غفر

ننگ سورت و ننگ دموک
 دود و نجل و کاف و نازی
 ننگ و ناز و دست و ناز و دست
 از شدت ضعف و کسری پان
 و غیره را ناز و نازی و نازی
 بر زمین و فقر مثل اطفال
 در دم مثل لجنی کس که
 کمال یابی افغان و خزان
 بوی او می شناسد و جنت
 خود در خواه ۱۲

از قران مرد وزن زاید بشه وز قران خاک بابر انبیا وز قران سبز با آد می وز قران خرمی با جان ما چونکه گنجی هست در عالم مرج قصد هر درویش سبک از گزاف چون تر آن چشم باطن نبیند اگر تر باز ست آن دید الهی قین تاز درویشی نیابی تو گھر در طلب زن و اما تو هر دو دست	از قران سنگ آهمن شد شتر میو ها و سبزه و ریحا نها دنجوشی و بیغمی خوشتری می فرزند خوبی و احسان ما بهیج ویران بر ایدان خالی گنج چون نشان یابی سجد میکن طاف گنج می پسندار اندر هر وجود ز هر سنگی یکی سرهنگ بمن کی گهر جوئی ز درویشی دگر کین طلب در راه نیکو رهبرست
--	---

ننگ و ناز و دست و نازی
 از شدت ضعف و کسری پان
 و غیره را ناز و نازی و نازی
 بر زمین و فقر مثل اطفال
 در دم مثل لجنی کس که
 کمال یابی افغان و خزان
 بوی او می شناسد و جنت
 خود در خواه ۱۲

ننگ و ناز و دست و نازی
 از شدت ضعف و کسری پان
 و غیره را ناز و نازی و نازی
 بر زمین و فقر مثل اطفال
 در دم مثل لجنی کس که
 کمال یابی افغان و خزان
 بوی او می شناسد و جنت
 خود در خواه ۱۲

باب چیل و سوم در طلب	
ننگ و ناز و دست و نازی این طلب در راه حق است این طلب بفتح مطلوب است اگر چه آلت نیست تو می طلب هر که از منی طلب بکار لایه سپهر که جوار طالبان طالب شوی	سوی او می غیر از او می طلب کین طلب کاری مبارک جنبشیت این سپاه نصرت و ریاست است نیست آلت حاجت اندر راه و راه یارا و شوی پیشرو اند از سر و ز ظلال غالبان غالب شوی

ننگ و ناز و دست و نازی
 از شدت ضعف و کسری پان
 و غیره را ناز و نازی و نازی
 بر زمین و فقر مثل اطفال
 در دم مثل لجنی کس که
 کمال یابی افغان و خزان
 بوی او می شناسد و جنت
 خود در خواه ۱۲

که درین چه سرور و لذت
 شد که آنوقت این خلق من
 بهمان شکر بود ایشان
 او بود و این وقت این
 خطا بر زمین می کشد اگر چه
 فعلی عیب است لکن ایشان
 از دود است ۱۱
 سله قودا درین دهر
 آنکه انسان را باید که در علم
 حیات هر قدر که ممکن باشد
 از دوزخ و فساد نجات
 که در دنیا بپایدی و در دین
 ۱۲
 عه قودا که این طالب
 چنانکه که این طالب
 خدمت و کرم باشند همچنان
 جوید و پیش بر خوار
 ۱۳
 متعجبان دارد ۱۴
 عه قودا پس ازین
 انظار نیست که در این
 قوت و کرم و کرم
 ۱۵

کوشش پیوده با دختگی تا دم آخر می فارغ مهاش که عنایت با تو صاحب سر بود من نمیدانم تو میدانی بگو جو محتاج گدایان چون گدا همچو خوبان کاینه جویند صفا روی احسان از گدا پیدا شود بانگ کمزن ای محمد بر گدا دم بود بر روی آئینه زیان و آنکه با حقند جو مطلقند در شکم خواران تو صاحب دل بگو فخر و اندر میان تنگهاست کین زمان رضوان و جنت کشا که فتوح است این زمان در فتح باب تا دلت زین چاه تن بیرون شود تا طالب یابی ازین یار و وفا جان مطلقش بر و راغب بود	دولت از دوست این اشتگی اندرین ره می تراش و می خراش تا دم آخر دم آخر بود جستجوی از و را می جستجو بانگ می آید که اسی طالب بیا جو میجوید گدایان و ضعاف روی خوبان زاینه زیبا شود پس ازین فرمود حق در حق چون گدا آئینه جو دست مان پس گدایان آئینه جو حق اند گر گدایان طامعند و زشت خو در تنگ و دریا گهر با سنگهاست الصلا گفتیم یا اهل الزناد این بیا اسی طالب دولت شتاب جهد کن تا این طلب افزون شود ای که تو طالب نه تو هم بیا حاصل آنکه هر که او طالب بود
---	--

آب را در جوی نبود زان قرار
 تشنه می نالد که ای آب کجاست
 تشنگان گرا آب جویند از جهان
 و مبدم بر آسمان میدار امید
 و مبدم از آسمان می آیدت
 گر ترا آنجاست بر دند و عجب
 کین طلب در تو گردگان خدا
 منگر اند نقش زشت و خویش
 منگر آنکه تو حقیری ضعیف
 چاره آن دل عطای بی نهایت
 بلکه شرط قابلیت داداوست
 قابلی که شرط فعل حق بودی
 گر بگویم شرح این بید شود
 هر ولی را پنج کشتیدان شتا
 هر که خواهد بنشیند با خدا

که نباشند جوی تشنه و آب خوا
 آب هم نالد که کو آن آب خوا
 آب هم جوید بهالم تشنگان
 در هوای آسمان رقصان جوید
 آب و آتش رزق می افزایدت
 منگر اندر عجز و بسگر طلب
 و آنکه هر طالب بطلوبی سزا
 بنگر اند عشق و در طلب خویش
 بنگر اندر هست خود ای شریف
 و آوا را قابلیت شش شرط
 داد مغزو قابلیت هست پو
 هیچ معرومی بهستی نادری
 شنوی هشتاد و نین کاغذ شود
 صحبت این خلق را طوفان شتا
 گوشین اندر حضور اولیا

ز تا

تو در جوی قرار
 تشنه می نالد که ای آب کجاست
 تشنگان گرا آب جویند از جهان
 و مبدم بر آسمان میدار امید
 و مبدم از آسمان می آیدت
 گر ترا آنجاست بر دند و عجب
 کین طلب در تو گردگان خدا
 منگر اند نقش زشت و خویش
 منگر آنکه تو حقیری ضعیف
 چاره آن دل عطای بی نهایت
 بلکه شرط قابلیت داداوست
 قابلی که شرط فعل حق بودی
 گر بگویم شرح این بید شود
 هر ولی را پنج کشتیدان شتا
 هر که خواهد بنشیند با خدا

باب چهل و چهارم در صفت اولیا	
از حضور اولیا که گزیده	توصلا کی زانکه جزوی نی گلی

او یار است قدرت از آله
 کیف یذلل الظل نفس او لیست
 سایه یزدان بود بنده خدا
 طبع ناف آهوست این قوم را
 از حدیث او یار نرم و درشت
 گرم گوید سرد گوید خوش بگیم
 گرم و سردش نوبهار زندیت
 دامن او گیر و ر و تو بیگمان
 اندرین وادی مروی این دلیل
 گرد بنایان مبدی و شهبان
 اختر اند از ورامی اختران
 سایر آن در آسمانها می دگر
 را سخنان در تاب انوار خدا
 هر که باشد طالع اوزان نجوم
 خشم مریخی نباشد خشم او
 نور غالب امین از نقص عشق
 حق نشان آن نور را بر جا نها

ز زمین

چشم
باز
باز
باز

باز

تیر جسته باز آرندهش ز راه
 کو دلیل نور خورشید خدایست
 مرده این عالم و زنده خدا
 از برون خون و درون شان شکلا
 تن پشوشان زانکه دینت است
 تا ز گرم و سرد بجای از سعیر
 مایه صدق و یقین و بندگیست
 تارهای از دامن آتش زمان
 لا احب الا فلین گو چون غلیل
 جمله کوران مرده اندی در جهان
 کاس حراق و نقص بود اندران
 غیر این هفت آسمان شهر
 نی بهم پیوسته فی از هم جدا
 نفس او کفار سوز و در جرم
 منقلب و غالب و مغلوب جو
 در میان صبحین نور حق تیر
 مقبلان برداشته و اما نها

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

آئینکے برافلاک رفتار میں بود
چشم شان را ہم نہ نور اسرشتہ اند
چونکہ موصوفی باوصافِ جلیل
گرد آتش بر تو ہم برد و سلام
بر نویس احوالِ پیر راہ دان

بر زمین رفتن چه دشوارش بود
تا ز روح و از ملک بگذشته اند
ز آتش امراض بگذر چون خلیل
ای عناصر مرز اجت را غلام
پیرا بگزین عین راه دان

باب چہل و پنجم در پرورش

پیر بالستان و خلکان تیر ماه
 ای مردم ^{۱۱}
 کرده ام محبت جوان را نام پیر
 مراد از مراد کامل ^{۱۲}
 پیر را بگزین که بی پیر این سفر
 هر که در ره بی قلا و وزی رود
 مبر که تنها با دی این ^{۱۳} برید
 آن ره که بارها تو فرست
 پس ره را که ندیدیستی تو هیچ
 گز نباشد سایه او بر تو گول
 اندر آ در سایه آن عاف ^{۱۴}
 بای ^{۱۵}
 ظل او اندر زمین چون کوه تا
 در بشیر و پوش که دست آفتاب

بجئے، اداں و احق و تہذیب و تمدن پر بننا ضروری ہے ۱۲

خلق مانند شبند و پیر ماه
 کوز حق پیرست ناز ایام پیر
 هست بس پرافتخون و خطر
 هر دو روزه راه صد ساله شود
 هم بعون و همست پیران رسید
 بی قلا و دوز اندران آشفته
 بین مروتها ز رهبر پیچ
 پس ترا گشته دار و بانگ ل
 کش نشاند برادره ناقص
 روح او سمرغ بس عالی طوا
 فهم کن والله اعلم بالصواب

۱۱۹
 بیاد ازلت را بگرمی مشاب
 نمود یعنی از آن حاصل چه بد
 بدون هدایت و اعانت
 بیزد من صورت زنند ۱۲۰

خود را می دل نام
 کرده اند بر است و رخ
 و مومانی و امثال آن که گاه
 بگویند دلی مخصوص با ایشان
 پس قید دل با دلی خوب
 توفیق گردد میسر اگر
 دلی را مطلق اطلاق
 کنند تو هم از عالم
 همی باینجهان عالم السلام
 لازم می آید لهذا عبارت
 را فی الجمله تغییر داده و دلی
 دل می گویند ۱۲

زنده گرد و از فسون آن عزیز
 پیر اندر خشت بنیدیش از آن
 و امن آن نفس کش رخت گیر
 در تو هر قوت که باشد جذب است
 آنچه میبایکان مرو درخت کله
 جان ایشان بود در و ریای خود
 از چه محفوظست محفوظ از خطا
 سوال ۱۳ جواب ۱۳
 از خطا و سهوا همین آمد
 هر چه فرماید بود عین ثواب
 وحی حق و الله اعلم بالصواب
 وحی دل گویند آن را صوفیان
 چون خطابند چو دل آگاه است
 حق شدت آن دست او را بگیر
 پس ز دست آکلان بیرون جوی
 که میداند فوق آید بهم بود
 پیر حکمت که علمیت و خیر
 تا ز نور نبی آید پدید

آنکه و ابرص چه باشد مرد عزیز
 آنچه تو در آینه بینی عیان
 هیچ نکشد نفس را جز نفل پیر
 چون بگیر می سخت آن توفیق است
 بی سلاحی تو مرو در معرکه
 پیر آن نشانند کین عالم نبود
 بای ایشان اند ۱۴
 لوح محفوظست او را پیشوا
 مومن از نظیر نور الله شد
 آنکه از حق یابدا و وحی و جواب
 نه بنو مست و نه ملت و نه خواب
 از پی رو پوشش عامه در میان
 وحی دل گیرش که منظر گاه است
 دست را سپار جز در دست پیر
 چونکه دست خود بدست او پی
 دست تو از اهل آن بعیت شود
 چون پادوی دست خود در دست
 کوبی وقت خویشست ای مرید

مصدرات دل
 خود را می دل نام
 کرده اند بر است و رخ
 و مومانی و امثال آن که گاه
 بگویند دلی مخصوص با ایشان
 پس قید دل با دلی خوب
 توفیق گردد میسر اگر
 دلی را مطلق اطلاق
 کنند تو هم از عالم
 همی باینجهان عالم السلام
 لازم می آید لهذا عبارت
 را فی الجمله تغییر داده و دلی
 دل می گویند ۱۲
 اشاره است بآن که در
 که بر بیت آنجا در دست
 فتح تو نیست
 حق تو که تویی سلطانیت
 شریفست که رنج
 زنده کنی ای پیر ۱۵

از آن مردم است ۱۱

هر که گیرد پیشه بے اوستاد
 هر که تازد سوی کعبه بی دلیل
 اندر آینه چه بیند مرد عام
 چشم بنیابهر از سیصد عصا
 سایه رهبر بهست از ذکر حق
 غیر پیر اوستاد و سر لشکر مبارک
 پیر باشد نزد بان آسمان
 آنچه گوید آن فراطون زمان
 دست پیر از غائبان کوتاه نیست
 چون گزیدی نیز نازک دل مباد
 چون گرفتی پیر این تسلیم شو
 گرچه شتی بشکند تو دم من
 آنکه جان بخشد اگر بخشد روست
 دست حق خیر اندیش زنده کند
 آن پسر را کش خضر برید خلق
 گر خضر و کج شتی را شکست
 آن کسی را کش چنین شاهی کشد

ای اوستاد
 ای پیر

برون

بخت
 بخت

رنجشندی شد بشهر و روستا
 همچو آن گشت گمان ماند دلیل
 کیم بیند پیر اندر خشت خام
 چشم شناسد گهر را از حصا
 یک قناعت بد کرد کوه طبع
 پیر گردون نی ولی پیر شد
 تیر تیران از که گرد و از گمان
 مین هوا بگذارد و بر وفق آ
 دست او جز قبضه الله نیست
 سست فریزنده جواب گل مباد
 آنچه مویی ز چرخ خضر رو
 گرچه طفله را کشد تو موی مکن
 نامست و دست او دست خداست
 زنده چه بود جان پاینده کند
 ستر آنرا در نیابد عام خلق
 صد درتی در شکست خضر بهست
 سوی تخت بهترین جایی شد

له تو سید چه

بختی از کی که از دل بخت

و نظر از زبان باری کرد

بختی که از تو باری کرد

بختی که از تو باری کرد

بختی که از تو باری کرد

بختی که از تو باری کرد

بختی که از تو باری کرد

بختی که از تو باری کرد

بختی که از تو باری کرد

بختی که از تو باری کرد

بختی که از تو باری کرد

بختی که از تو باری کرد

بختی که از تو باری کرد

زلفت اور بے زطاعت نزد حق
ہر دمی اور ایک ہی مسیح خالص
از حدیث شیخ جمعیت سر
صورتش بر خاک جان بر لاسکان
لا مکانی فی کہ در وہم آیدت
بل مکان ولا مکان در حکم او
ماہیان قصر دریای حلال
بس محال احوال ایشان حال شد
شرح این کو تہ کن رخ زین متاب

پیش کفرش جمله ایامها طاق
به سر تراش نهد صد تاج خاص
تفرقه آرد و دم اهل حد
لا مکانی فوق و هم ساکنان
هر دمی در وی خیالی زایدت
تا همچو در حکم بهشت چار جو
بحرشان آموخته بحسب حال
سخن آنجا رفت و نیکو فال شد
دم مزین و الله اعلم بالصواب

حکایت

آمد از حق سوی موسی این خطیب
مشرق کردم ز نور ایزدی
گفت سبحانا تو پاکی از زیان
باز فرمودش که در نجوم
گفت یارب نیست نقصانی ترا
گفت آری بنده خاص گرین
هست معذوریش معذورتی

کاسی طلوع ماه دید ده تو خجیب
مرج چشم رنجور شتم نامدی
ایچر رمزست این کبن لایب بیا
چون نپر سیدی تو از روی
عقل گم شد این سخن را بر کشا
گشت رنجور او منم نیکو بین
هست رنجوریش رنجو رقی من

۱۰۰
 که غنای غیریت و از غنیت بود
 که در دوزخ و کفر ایمان کمال است

و مجبور شد ۱۲
گویند ۱۲
یعنی تحقیقت و احوال را
و یکین چشم پنهان می کرد
و چون کار او می خدایا سلام
با وی می خدایا سلام
فغان شریف و بکشتن
کفر بود و بکشتن
چون فعل خوش نام هر مرد
و خوش معلوم شد ۱۲
چنین تا

سنخ فطیخ کز بنیزد سحر سیده باشد ۱۱ بر جان

جواب

هر که خواهد ^{ممنوع} نشیند با خدا
هر که از دیو از کریمان وارد

گوشیند در حضور او لیا
بیکشش یا بدشش ^ا و خورد

باب چهل و ششم در صوفی

صوفی ابن الوقت باشد ای رفیق
و فقر صوفی سواد و حرف نیست
زاد آن شدند آثار قلم ^{انوار}
چون بنالده زار بے شک و گله
هر دم صد نامه صد پیک از خدا ^{باز}
از هزاران اندکی زین صوفیند
باشد ابن الوقت صوفی در مثال ^{و جد}
هست صوفی صفا چون ابن قوت
هست صوفی غرق عشق ذوق کمال
پادشاهان را چنان عادت بود ^{ستم}
دست چپشان پهلوانان ایستند
مشرق اهل قلم بر دست راست
صوفیان را پیش رو موضع دهند
بازل خوش با جل خوش شاد کام

نیست فردا گفتن از شرط طریق
جز دل آسپید همچون برن نیست
زاد صوفی مپیت آتشا قدم
اندر افتد هفت گردون غنچه
یار بی زو شصت لبیک از خدا
باقیان در دولت او مینیند
لیک صافی فارغست از وقت ^{سجده}
وقت را همچون پدر بگرفت سخت
هست صافی فارغ از اوقات
این شنیده باشی اریادت بود
ز آنکه دل پیلوی چپ باشد بنبد
ز آنکه علم و خط و ثبت آن دست راست
کاینه بماند و زانمیه بهیند
فارغ از تشنجه و گفت خاص و عام

در صوفی

شیطان آنوقت غلب می شود و من
ایمان می گیرد که سلطان انصاف
غالب می شود و در دنیا بگوید
غلبت اهل شهادت و شیطانت
در بدست تصرف نخواهد
تو در صوفی ابن الوقت
در اصطلاح تو در صوفی نگار
که با صفت نماز و سجده و حالت
از وقت نشویند چنانچه حضرت
با پیغمبر ای را ابن الوقت

کشف
۱۲۵
آداب مجلس پادشاهان
تو در پادشاهان
در هر حال چه در حالت بیخ
و چه در حالت مسرت خوش
باشند و گاهی غم دارند و چه در
خطر و هلاک و در دوزخ و بهشت
مردم عوام پر داسه ندارند

این کتاب در بیان معنی و حکمت
 و عین کمال و در بیان مستجابات
 و در بیان کمال و در بیان
 و در بیان کمال و در بیان

آنکه جان در روی او خندد چونند آنکه جان بوسه دهد بر پیشم او در شب مهتاب مه را بر سماک سگ و طیفه خود بجانی آورد کار خود کی یسگزار و هر کسی خشن خسته میزد و بر روی آب مصطفی می شکافتند شب آن سیاح مرده زنده می کند بانگ سگ هرگز رسد در گوش ما خدمتی میکن بر آنکه کردگار گرد و سوسه ابله ترا منکر شوند پیرو پیغمبران شراره سپهر آن خداوندان که رد می کردند	از ترش روی خلقش چه گزند کی خور غنم از فلک و خشم او از سگان و عو عو ایشان چه باک مه و طیفه خود در بر نمی گزید آب نگذار در صفا ^{آب نیکو} آب صافی میرو و بی خطرات ثرا و مینا بد ز کیم نه بولهب دان جهود و از خشم سبقت میکنند خاص مایه کو بود خاص با قبول در خلقت چه کار تلخ کی گردی چو هستی کا قند طعه خلقتان همه با وی شمر گوش با بانگ سگان کی کرده اند
---	---

باب چهل و نهم در محقق و مقلد از مقلد تا محقق فترتهاست منبع گفتار این سوزی بود زانکه تقلید آفت هر نیکو نیست	کین چو داود دست از نیکو دست دان مقلد کهن آموزی بود که بود تقلید اگر کرده نیست
---	--

که بود مستحج ز نور آسمان
 بایم چو بین سخت بی تمکین بود
 ز آب شیرین را ندیدست او در
 روی ایسان را ندیده جان او
 از ره و رهن ز شیطان جیم
 با سخن هم نور را هر که کند
 در زبان او ندارد هیچ جان
 گفت او را کی بود جان و فقر
 او بجان لرزان ترست از برگ کاه
 در حدیثش لرزه هم منضم بود
 هست رسوا همقلد ز امتحان
 حق ترا بدست او لم یولد است
 بخند ز در اشتکات بندهای خویش
 مرغ تقلیدت بستی می چرد
 تا حدیث^{۱۱} را شود نورش روی
 ناودان بارش کند نایب کا
 آب اندر ابر و دریا فطر نیست

من الهوى فان الجنة
الماوية ١٢

حضرت مولوی بابا عیسیٰ راسخ

دوحی از بنی قریظہ مردم نہان بود و
مخفی دین ۱۲

۳۵ قولہ معنی قرمان
یعنی اگر ترازو و تالی ادا کر
کامل عنایت نہ

در فراموشی ترا خود معلوم نماید

(Faint handwritten notes)

پان شخص کا دست بٹنی
کلام الہی چنان تنہا گویا
سر جان اوقیان گویا
نیا

بِقَوْلِ خَدِیجَتِ عَلٰی رَضٰی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ آدمی تاخیر نہ کرے کہ وہ حقیقت
میں داخل ہو

فصل اول

باب چہل و نہم در مبحث منطق و گویائی

آدمی مخفیست در زیر زبان	این زبان پر دہشت برد گاہ چنان
زین قبل فرمود احمد مقال	در زبان پنهان جو حسن بجال

مجلس عزیمت شد

این دم نطق که جز و جزو هست
 گفت را اگر فائده نبود مگو
 این سخن شیرست در پستان جان
 جذب سمعت از کسی که خوشتر نیست
 مستمع چون تشنه وجودینه شد
 مستمع چون تازه آید بی ملال
 چونکه نامحرم در آید از دم
 و در آید محرم دور از گزند
 هر چه را خوب و خوش زیبا کنند
 قائل این گفتهها شو گوش دار
 بان دهان هوش دار بر ناری و
 چون ز راز و ناز او گوید ز با
 سر چه در چشم و دیده آردست
 چون بگویم تا سرش نشان کنم
 رخم انغم گیرم او هر دو گوش
 جوش نطق اذ دل نشان دوست
 دل که دلبر دید که ماند ترش

فائده شد کل و کل خالی پرست
 و ر بود صید اعترافنی شکو
 بی کشنده خوش نمی گرد و درون
 گرمی دو جد معلم از صبیست
 و اعطای مرده بود گوینده شد
 صد زبان گرد و گفتن گنگ لال
 پرده در پنهان شود اهل حرم
 برکشایند آن سیران رو به بند
 از برای دیده بینا کنند
 تا که از روز سازست من گوشوار
 او لا بر جطلب کن محرم
 یا جمیل السیر خواند آسمان
 تا همی پوشیش او پیدا است
 سر بر آرد چون علم کاینک نم
 کامی منع چو نش می پوشی پیش
 بستگی نطق از بی الفتیست
 ببل گل دیده کی ماند خمش

کلام در آن جزو است از اجزا
 باشد پس اگر کلام فایده باشد
 نیز کل خواهد بود و کل
 از فائده نباشد و در شکران
 میگوید که اگر کسی بداند کلام
 من فائده خواهم باشد اگر چه مردم
 باینکه خوش باشد اگر چه مردم
 دیگر بگویند تو صدرا میباشی
 نمیدانم که فایده این است یا نه
 ۱۲۹
 فون گویند او سمعت کلام
 مستطاب از جوش و خوش ششم
 دوش ندانی مستمع می باشد
 ۱۳۰
 گو گو یا در پنهان آتش نهاده
 شود
 ۱۳۱
 رخم الفی یعنی ما در
 ناک آلودن و حاصل آن
 ذلیل و خوار نمودن باشد

علاء الدین بنی اسد است
بحدیث فریب کفر و سوده اندک است
کسین برائت می یابم نفس حق
باز از جانب میں بعضی الامان دعا
قرنی ۱۰

۱۱
 باید که آن را از اختیار گرفته که او را
 بمنزل مقصود رساند ۱۲

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

است حدیث شریف یعنی حدیث
موسیٰ بن جعفر علیہ السلام
وہ حدیث ہے جس میں ہے کہ
موسیٰ بن جعفر علیہ السلام
نے فرمایا کہ میں نے اپنے
معاذی اللہ سے سنا ہے کہ
موسیٰ بن جعفر علیہ السلام
نے فرمایا کہ میں نے اپنے
معاذی اللہ سے سنا ہے کہ

بیگمان که هر زبان پرده هست
 اگر بیانِ نطق کاذب نیز هست
 آن شبی که بیا بد از چمن
 بوی صدق و بوی کذب گول گیر
 بانگ حیران و شجاعان دلیر
 گردانی بار را از دوش و دله

گر ندانی بود جهان روشناس
آن دماغی که بران گلشن تند
این سینهائی که از عقل کُست
بومی گل ویدی که آسنا گل نبود
تجارت از در دے معنی ۱۲
بو قلا ووزست و ر هر مر ترا
عنه مدکار ۱۳
بمی آن باشند که او بوی برد

هر که پیش نیست بنی مینی بود
 بود و ارجی چشم باشد نور ساز
 بوی بد مریده را تار می کند
 نفقت یوسف ابن یعقوب ^{تاریک} نبی
 بهر این گفت احمد ^{۵۴} و عطیات
 ای خند ^{۱۲}

چون سنجید پرده سرا و اصلست
لیک بوا صدق و کذبش مخبرست
انجنانکه بوی احمد از مین
هست پیدا و نفس چون مشک سیر
هست پیدا چون فن و باد و شیر
از مشام فاسد خود کن گل
رودمانی دست آور بو شناس
چشم یعقوبان هم اور و شکنند
بوی آن گلزار و سرو و نیلست
جوش مل دیدی کما سجا مل نبود
می برد تا خلد و کوثر مر ترا
بوی اورا جانب کوئی بر
بوی آن بو نیست کان دینی بود
شد ز بوی دید ه یعقوب باز
بوی یوسف و دید ه یار می کند
بهر بوا نقوا علی و جباری
و اما قره عیسی فی الصلوة

چنگ حکمت چو نکه خوش آواز شد	تاچه در از روض حبت باز شد
دل بپار آمد ز گفت اصواب	همچو ناکه تشنه آراد باب
باب پنجاهم در آفت لسان	
بعد از ان دست تویی گفتار نیست	بعد ازین با گفتگویم کار نیست
نخسته کان چست ناکه از زبان	همچو تیری وان که حبت آن از کان
وانگر دو آزره آن تیر ای پسر	بند باید که وسیله راز سر
عالمی را یک سخن ویران کست	رو بهان خفته را شیران کست
این زمان هم ننگ هم آهشست	و آنچه سجد از زبان چون تشست
ای زبان تو بس زیانی مر مرا	چون تویی گویا چه گویم من ترا
ای زبان هم آتش و هم خرمی	چند این آتش تو در خرمن زنی
ورنهان جان از تو افغان میکند	اگر چه هر چه گویش آن میکند
ای زبان هم گنج بی پایان تویی	ای زبان هم رنج بیدرمان تویی
بانگ گفت تو چو دروا میشود	از سقر تا خود چه دروا میشود
خافند این نوم از خود سر بر	لا جرم گویند عیب همه دیگر
هر کسی کو عیب خود دیدی ز پیش	کی بدی فارغ وی از اصلاح خویش
ور خدا خواهد که پوشد عیب بس	که زند در عیب معیوبان نفس
چون خدا خواهد که بدو کس درد	میلش اندر طعنه پاکان برد

۱۲
 قلم در نهان چینه ای زبان
 جان از تو افغان و ناله می کند
 که هر رنج و بلا که بر جان می آید
 بدو کس درانست که گفته اند
 ۱۳۱

زبان مخبر سر بر زمین می برآورد

ببینی بنگار خدارا از تو که در آتش بود
 عیب با تو خطا است بر اگر آتش تو دین
 لایق تو از سیر و دان و تابین خطا
 بوده و در آتش بیست خطا تو
 بگو در سید ۱۲

تا تو می بینی عجز از ان البشر
 اگر نفس زنده بلیسی ای عنید
 هر که را افعال دیو و دود بود و دان او
 پیش بنیای برده سرگین خشک
 بفر ای گنده مغز گنده نخ
 باغ احمی بود آشتی ای هیچ کاج
 تا فریبی آن شام پاک را
 پیش بنیاشد خموشی نفع تو
 حکم او خود را اگر چه گول ساخت
 دیگر را اگر باز ماند آشتی دهن
 خوشیستن گرفته کرد آن خوب فر
 صد هزار آن حکم دارند این گروه
 گفت تو زان رو که حکم نگریت
 حرف حکمت بر زبان نهانیت
 گفتگوی ظاهر مد چون غبار
 تا بجای عکس خیال لامع
 تا که گفتارت ز حال تو بود

عکس باشد و حقیقت اصلی
 ندارد ۱۳

دانکه میراث بلیست آن نظر
 بس تبو میراث آن سگچن سید
 باکریانش گمان بد بود
 که بخزین را بجای نازد مشک
 پیش بینی می بری گوی گراخ
 تا که کالائی بدت یا بدر واج
 آن چرند کاشتن افلاک را
 بهر این آمد خطاب انصتوا
 خوشیستن را اندکی باید شناخت
 گر بر راهم شرم باید داشتن
 سخت بیدارست و تاراش مبر
 هر یکی علمی از آنها صد چه کوه
 جمله حوالت بجهنم عکس نسبت
 حلهای عاریت دان ای سلیم
 مدتی خاموش کن تو بهوش دار
 جهد کن تا گردی صاحب ماقه
 سیر تو پا پر و بال تو بود

ببینی بنگار

ببینی بنگار

از

ببینی بنگار

صدید گیر و تیر هم با بغیر
از سخن گوئی مجوید ارتقا
منصب تعلیم نفع شهوت
گر بفضلش ره ببردی فصول
این سخن در سینه دخل مغرب
چون بیامد در زبان شد خراج مغز
مردم گویند و را فکر است ز فیت
جز را در پرستش آواز است
چند گاهی بی لب بی گوش شو
چند گشتی نظم و نثر و از افش
ترک معشوقی کن و کن عاشقی
ای که معرخی ز شب خاموشی
سبب بماند پیش بهر تو
هست تعلیم ^{ایران} ای چشم شوق
خویش را تعلیم کن عشق و نظر
تا کنی مرغ را خیس و سنی
متصل چون شد دلت با آن عدل

مرد

پروفیسر محمد رفیع

لاجرم بی بهره است از رحم طایفه
منتظر راه ز گشتن استماع
هر خیال شهوتی در ره ثبت
کی فرستادی خدا چندین رسول ^{پای فاعلی ۱۲}
در خموشی مغر جان راصد ^{نما} ^{نما}
خرج کم کن تا با ما مغر مغر
قشر گفتن چون فزون شد مغر ^{بیوده ۱۲}
مغر زور و غن را خود آوازی مجا
و انگهان چون حبیب نوش شو
خواه یک روز امتحان کن گنگبش
ای گمان برده که خوب و فالتی
گفت خود را چند جوی مشتری
رفت در سودای ایشان دهر تو
همچو نقش گز که در دن بر کلمه
کان بود چون نقش فی جرم حجر
خویش را خالی و بد خویش کنی
زین گبو مهر اس را خالی شدن

بالکسرآله در و گردن غله و نیز خواص را گویند ۱۲

[illegible]

چشمه کوشش
سینه بی شکر و شیرین
۱۳۴۰
نعمت کاگان شخص غیله با
دیگه که ارشان برای خودش
و سرخواهند بنیانیدیم
از زمان تعریف خواهم کرد دل
ایشان هیچ اثری پیدا نخواهد بود
پس اوقات وقت حال شود

له قولنا انصروا يعني فانوش شود
و كذا يتبعه و هذا را بهر دو گوی
پندارند كه لغت معانی كه كذا را
بیان می نماید در این حد است
له قولنا انصروا یعنی فانوش شود

ترتیب است که هر که در این حد است
دینداران را پیش از این حد است
قبل کند ۱۲

له قولنا انصروا یعنی فانوش شود
و كذا يتبعه و هذا را بهر دو گوی
پندارند كه لغت معانی كه كذا را
بیان می نماید در این حد است
قبل کند ۱۲

له قولنا انصروا یعنی فانوش شود
و كذا يتبعه و هذا را بهر دو گوی
پندارند كه لغت معانی كه كذا را
بیان می نماید در این حد است
قبل کند ۱۲

له قولنا انصروا یعنی فانوش شود
و كذا يتبعه و هذا را بهر دو گوی
پندارند كه لغت معانی كه كذا را
بیان می نماید در این حد است
قبل کند ۱۲

امر قل زمین آمدش ای راستین
انصتوا یعنی که آیت را بلاغ
خامشی سحرست و گفتن همچو جو
از اشارت های دریا سرتاب

باب پنجاه و یکم در مذمت دنیا و اهل آن

ترتیب دنیا هر که در اندر خورشید
هر که از دیدار بر خور و است
این جهان خود جس جانی شست
تو مکانی اصل تو در لامکان
سعدین گریست اندر لامکان
گر به بینی میل خود سومی زمین
گر به بینی میل خود سومی سما
عاقلان خود نوحه پایشین کنند
ز ابتدا می کار آخر را بسین
هر چه از وی شاد گردی در جهان
ز آنچه گشتی شاد بس شاد شد
از تو هم بجهت تو دل بروی منه

بیش آمد پیش او دنیا و بیش
این جهان در پیش او مودار شد
این روید آتش که صحرای شست
این دکان بر بند و بختان دکان
هفت و پنج از شورش یک خان
نوحه میکنی گنج آتشین از چنین
پیر دولت بر کشا همچون سها
جا اهلان آخر بر سر بیسینند
تا نباشی تو پیشیان یوم دین
از فراق آن بیندیش آن زمان
آخر از وی حبت و همچون باد شد
پیش کو بجهت تو خود از وی بجهت

گفت دنیا لعب و لهو است و شتای
 ای خداور قرآن ۱۲
 خلق اطفالند جز مست خدا
 از لعب بیرون ز رفتی کو دکی
 چشم کو دک همچو خر در آخرت
 هر که آخر بین ترا و مسعود تر
 فضل مردان بر زن حالی است
 مرداندر عاقبت بینی نخست
 بنگر آنهار که آخر نمیده اند
 باد و دیده اول و آخر بین
 احوران باشد که حالی دید لب
 اسی تونده اینجهان مجوس جان
 باز گونه ای اسیر اینجهان
 شسته بندست آنکه تخلص خوانده
 پادشاهی نیست بر ریش خود
 بی مراد تو شور و شیت سپید
 ملک بر هم زن تو آدم وارزود
 خیر بقیسیا و ملک بین

بخت
 بخت

ای ذات
 خود ۱۲

کو و کید و راست فرماید خدا
 نیست با نغ جز زهیده از هوا
 بی زکات روح کی باشی زکی
 چشم عاقل در حساب آخرت
 هر که آخر بین ترا و بهوده تر
 زان بود که مرد پایان بین است
 او ز اهل عاقبت چون زن است
 حسرت جانها و رشک دیده اند
 بین مباحش احوار چو املیس لعین
 چون بهایم بخیر از باز و پس
 چند گونی خویش را خواجه جهان
 نام خود کردی امیر اینجهان
 صدر پنداری و بر در مانده
 پادشاهی چون کنی بر نیک و بد
 شرم دار از زایش خود ای کز آید
 تا بیایی همچو او ملک خلود
 بر لب دریای یزدان در بچین

۹
 بخت
 بخت

۱۳۵
 خود که پیش تو سپید گردد
 از مطلوب خود جدا مانی ۱۲

باد و زار و باران بخشد
 کربان بوقت هر مهتاب را
 در جهان بزمی ز درختان
 ز درگاهش بگذرد آن
 کربان که در پیشگاهش
 از شعله و پیش از وقت باد
 شریک باشد در همه و بدست
 که طالب دین و دین است
 در دین او در دین است
 به و در دین او در دین است
 در خیالات افتاد و در دین است
 ۱۳۶

خواهر انت ساکن ملک سنی
 ارواح او بیای کرام^{۱۲}
 خواهر انت یا فقه ملک خلود
 ملک را بگذر بلقیس از نخست
 ملک را تو ملک غرب و شرق گیر
 ای خنک آنرا کزین ملکت بخت
 مملکت گری نماید جا و دان
 هیچ دیگر بر چنین هیچ نمند
 مرد باش و خنجره مردان شو
 ساحران مهتاب بنامند زود
 سیم بر ایند زین گون هیچ هیچ
 این جهان جادوست مان تا جرم
 اگر کند کرباس پانصد گز شتاب
 تا ستاد سیم عمرت اسی ره می
 نیست و شر باشد خیال اندران
 بر خیال صلح شان و جنگ شان
 آن خیالاتی که دام اولیاست
 انبیا را کار عقبه اختیار

بنده

از غریب تو تا شوق

خاندان

تو بمر واری چه سلطانی کنی
 تو گرفته مملکت کور و کین
 چون مرا بیانی همه ملک آن
 چون نمی ماند تو آنرا برق گیر
 که اجل این ملک را ویران گشت
 امی دست خفته تو آنرا خوابان
 نام دولت بر چنین هیچی منه
 روس خود گیر و سر گردان شو
 پیش باز رگان و زر گیر ند رود
 سیم از کف رفت آن کرباس هیچ
 که از و مهتاب پیو ده خیم
 ساحل اوز نور مهتاب
 سیم شد کرباس نی کیسه تحفه
 تو جهانی بر خیالی بین روان
 و خیال فخر نشان و ننگ شان
 عکس مهر و بان بستان خدایت
 جا بلان را کار دنیا اختیار

ز آنکه هر مرغی بسوی جنس خویش
 کافران چون جنس سنجین آمدند
 انبیا چون جنس علیین آمدند
 بد محالی جست کوه دنیا جست
 فکر ما در کسب دنیا بار دست
 چیست دنیا از خدا غافل بن
 مال و زر سر را بود همچون کلاه
 آنکه زلف و جعد رعنا بایش
 زرب از جانت پیش ابلهان
 مال را اگر بهر دین باشی جمول
 بین بکایت نوبتی شادی کن
 این جهان زندان و مازندانیان
 مرغ کباب شود باشد سکنش
 مرغ کو اندر قفس زندانیت
 ای که اندر چشمه شورش جات
 ای تو نارسه تا این فانی رباط
 ای که صبر نیست از دنیا نمی د

اینک به پیش نیست از دنیا کی دوان + صبر چون داری ز هر کس بدوان

می پر داد و در پس جان پیش پیش
 سجن دنیا را خوش آیین آمدند
 سومی علیتین بجان و دل شدند
 نیک عالی جست کوه عقیقی جست
 مکر ما در ترک دنیا وار دست
 فی قماش و فقره و فرزند وزن
 کل بود او که کله ساز و پناه
 چون کلاهش رفت خوشتر آیدش
 زرنش از جان بود پیش شهان
 نعم مال اصل بخواندش رسول
 ای تو بسته نوبت آزادی کن
 محقر کن زندان و خود را و اربان
 او چه داند جامی آب روشنش
 می بخوید رستن از نادانیت
 توجه دانی شرط جیون و فرات
 توجه دانی رجوع و سکر و انبساط
 چونت صبرست از خدا ای دوست
 چون

۱۰ نام قماش نزدیک
 ۱۱ پیش که در دنیا مقام روح
 ۱۲ سونات کدانی لاشفت ۱۱
 ۱۳ توبه بکایت نوبتی
 ۱۴ که نوبت خدا بهر کس میدهد
 ۱۵ توبه مرغ کباب جست
 ۱۶ مرغی که همیشه در آب شود
 ۱۷ سکن داشت باشد او را از
 ۱۸ زرب از جانت پیش ابلهان
 ۱۹ باشد بچنین است حال انسان
 ۲۰ که اگر همیشه در کج روی دگر ای
 ۲۱ مسرود بوده باشد اواز
 ۲۲ کیفیت را در است چه خبر دارد ۱۳

ای که صبرت نیست از ناز و نعیم ای که صبرت نیست از پاک و پلید چونکه صبرت نیست از آب سیاه اطلس عمت بمقراض شهور مال تو تن برفند و ریزان و فنا بر فهازان از ثمن اولیست مال دنیا دام مرغان ضعیف سوی دریا عدم کن زمین آبگیر	صبر چون داری ز الله کریم صبر چون داری از ان کت آفرید چون صبر می داری از چشمه آله پاره پاره کرد خیا ط غرور حق خریدارش که الله اشتر می که همی در شک یقینی نیست ملک عقبی دام مرغان شریف بحر جوی و ترک این گرد آبگیر
--	--

حکایت

استن بخانه از مجرب رسول گفت بنیبر چه خواهی ای ستون مسند من بودم از من تا ختی گفت خواهی که ترا غلی کنند یا دران عالم حقت سروی کند گفت آن خواهم که دایم شلباش	نال می کردی چو ارباب محول گفت جانم در فراق گشت خون بر سر منبر تو سندان ختی شرقی و غربی ز تو میوه چشند که تر و تازه بمائے تا ابد بشنو ای غافل کم از چوبی سباش
---	--

باب پنجاه دوم در مذمت خلق

کار ما از خلق شد بر ما دراز	داد ازین مثنی گدای بی نیاز
-----------------------------	----------------------------

اشاره است بکلام الله
اشتری آلاء و تقوی آن
بالا گرفت
۱۳۸
درباره این مثنوی
زبان پاک را مصلحت
بسی فریاد است از دست
اینکه گدایان خدا ۱۲

که هر که در عشق شریف آمده است
 که هر که در عشق شریف آمده است
 زنده و دوش ببرزخ اعدا و ناله و نوح
 زنده و دوش ببرزخ اعدا و ناله و نوح

خطاب بوسه دل بختی هر گاه
 حال تو چنان باشد که در این عالم
 مذکور شد پس ایستادگی
 چو نه میداری

ششم و نیکو زبان تیرین است
 انسان را از راه است باز میاید
 چنانکه که گفتی عشق بیدار که
 خفت نبوت آن خفت حاصل شد
 علیه و سلم و غلبه آنجا عالی شد
 بود که بسبب شرم و عار زدی
 رسالت تو چنانکه زنده و دوش
 ششم و نیکو

عهد است ویران و ضعیف
 گر خور و سوگند هم باور کن
 چونکه بی سوگند گفتش بی روض
 نفس او میرست و عقل او سیر
 می بلرز و عرش از مدح شقی
 ناززان آمد عذاب کافران
 این دل چون سنگ اتا چند چند
 فی ترا از روی ظاهر طاحی
 فی ترا شبها مناجات و قیام
 فی ترا حفظ زبان ترا کس
 فی ترا بظلم تو به پر فروش
 چون ترا زوی تو کش بود و دغا
 خویش را رنجور سازی زار زار
 کاشتهار خلق بند محکست
 کردی ناموس را صد چندی
 ای بسا کفار را سودا می دین
 بند چنان یک ادا آهن بتر

خواسته

مربوبه

دو کوزه

گفت از فتنه و فاسی انجیف
 بشکند سوگند مرد و کز سخن
 تو میفت از مکر و سوگندش برون
 صد هزاران مصحفش خود خورد و گریه
 بد گمان گرد و ز حدش مشتقی
 که حجر را نار باشد امتحان
 ز غم تیرم و نمی پذیرفت بند
 فی ترا در ستر و باطن نیتی
 فی ترا در روز پیر و صیام
 فی نظر کردن بعبرت پیش و پس
 ای دغا کند م نائی جو فروش
 راست چون جوئی ترا زوی جزا
 گر ترا بیرون کنند از اشتها ر
 در ره این اذ بند آهن کی
 ای بسا بسته به بند نا پدید
 بندیشان ناموس کبر و آن دین
 بند آهن را کست سپاره تبر

بشت

بند آهمن را توان کردن جدا امی عجب این بند پنهان و گران	بند غیبی را نداند کس دوا عاجز از بکسیر آن آهنگر^{علاج} آن
حکایت	فکشتن^{۱۱}
آن یکی میگفت در وقت غیب چند دید از من گناه و جرما حق تعالی گفت در گوش شعیب که بگفتی چند کردم من گناه عکس میگوئی و مقلوب امی سفیه^{۱۱} چند چندت گیرم و تو بنجیب رنگ تو پر توت امی دیگر بیا بر دلت زنگار بر زنگار^{۱۱} چون شعیب آن نکته با او گفت جان او بشنید و حی آسمان گفت یارب دفع من میگوید او گفت ستارم نکویم راز هاش یک نشانش آنکه بگیرم وزا از زکات و از نماز غیب سران	که خدا از من بسی دیدست عیب وز کردم یزدان نمی گیرم مرا در جواب او فصیح از راه غیب وز کردم نگرفت در جرم مرا امی را کرده ره و گرفت تیه در سلاسل مانده پاتاب^{۱۱} کرد و سیاهی درونت راتبا جمع شد تا کورش را سرار با زان دم جان در دل او گل شکفت گفت که گرفت مارا کوشان^{۱۱} وان گرفتن را نشان میگوید او جز نیکی رمز از براب^{۱۱} آنکه طاعت دارد و صوم و دعا^{۱۱} لیک یک نذر ندارد ذوق جان

این تو گفت تا من

این دعا که من تار

عیب بندگان قدر استم بکار

اوران بیل در سراسر من

گم در باطن او را خود داشته
ام و علامت آن اینست
که آنچه در اشارت زبانیان
شد^{۱۱}

لیک یک فتره ندارد چاشنی ^{له}	میکنند طاعات و افعال سنی
چون با سیمار و روی مغزنی ^{له}	طاعتش لغزست و معنی لغزنی
مغز باید تا دهد دانه شجر ^{له}	ذوق باید تا دهد طاعات بر
صورت بجان نباشد جز نیال	دانه سبب مغزنی گردد نهال
اگر همچو خسرو گل باند	چون شعیب این پخته بر وی بخواند

باب پنجاه و سوم در مذمت اهل نفاق

از پی استیزه آمدنی نیاز ^{له}	آن دشمنان با موافق در نماز
با منافق مومنان در بر دوات ^{له}	در نماز و روزه و حج و زکات
بر منافق مات اندر آخرت ^{له}	مومنان را بر و باشد عاقبت
زانکه معنی در صورت پرست ^{له}	چند صورت آخرای صورت پرست
احمد و جلال پس کیان بدمی ^{له}	اگر بصورت آدمی انسان بدمی
صورتش بگذار و در معنی نگر ^{له}	بست پرستی چون بانی در صور
جنت و گشتان و گلستان ^{له}	گرز صورت بگذریلای دوستان
آدمی آلت کورا جان بود ^{له}	چونکه آتش است جو خود آن بود
مردمان اند کشته شهوتند ^{له}	این نمره دارند اینها صورتند
اگر آدمی بت تراش و بت پرست ^{له}	زین قدهای صورت که باش مست
تا نمانی همچو گل اندر زمین ^{له}	نان گلست و گوشت کمتر خورازین

له یعنی غیر عبادت اوست
 که از ده دل نمی کند و لطف بجاء
 او را حاصل نیست ۱۲
 بنظر عبارت اول و اول آخر است
 که چون با غافل نیست بخوان
 که عبادت از صلیک کوی
 باشد همچو فرست ۱۳
 منافق که با مومنان منافق
 نمودی باشد اینها منافق
 بطریق استیجاب است
 از روی اخلاص عبادت
 و در این نفاق
 که از اینها که منافق
 باشد آن جانب نانی غافل
 می آید ۱۴

چون گرسنه میشوی سگ میشوی
 چون شدی تو سیر مرداری شدی
 پس دمی مردار و دیگر دم سگی
 گوش خربزه و شش دیگر گوش خر
 لاف شیخی در جهان انداخته
 هم ز خود سالک شده واصل شده
 از خدا بوی نثار و رائے اثر
 دیو نموده و راه نقمش خویش
 حرف درویشان بدزدیده بے
 این جهان پیر آفتاب و نوبراه
 جمله عالم شرق و غربان نوریت
 خرد و گیر و در سخن بر بازی زید
 بی نوا از زبان خوان آسمان
 در گوئی و در چہی امی قلیت بان
 سوی من بنگر بخواری سست
 چند زوی حرف مردان خدا
 طالب حیرانی خلقان شایم

تند و بد پیوند و بدرگ می شوی
 بیخبر افتاده دیواری شدی
 چون کنی در راه شیران خوش می
 کین سخن را در دنیا بد گوش خرم
 خوشتن با بازی بدی سخته
 محضے واکرده در دعوے کده
 دعویش افزون ز شیت و بوالبشر
 او همی گوید ز بد الیم پیش
 تا گمان آید که هست او خود کس
 او بدشته فسیر و برده چپا
 تا تو در چاه تنی سخا هد بر تو تافت
 ننگ وار داز و جو داو و زید
 پیش او نداشت حتی یک سخن
 دست داوار از سبال دیگران
 تا گویم آنچه درر کهای تست
 تا فروشی و ستانی مرجبا
 دست طمع اندر الوهیت زیم

۴۰
نسب و خاندان

۵۲ شامل بودند ۱۲
قوله دیو نموده بخفته
شیطان هم صورت

خودنی مانا۔ بالائینہ دعوے

محمّد باقر قزوینی
 خاندان شاهی
 فیض قدس
 ۱۳۳۱

۱۲
کتابخانه از دشمنان که میهند
طبر و آگ

پھر واگویند و دیلوٹ و بی
حمیت و بی غیرت ۱۲ رشیدی

۱۵۵۵

29

✓

بعض خوش آمدی

از این سخن فاضل را گویند
صله و انس

دین باری شد است بیست
از یکی بزرگی میر جعفرین حال
محبت تا ابدان و غافلان است
که هر که در محبت ایشان نشیند
غافل گردد ۱۳۰

صله
تو که در محبت شان درنگ
از یک در ۱۳۱

صله
فیضی حاصل می شود که در دل
ناله نشدنی ۱۳۲

صله
کسی که در محبت شان
کس که در محبت شان

صله
کلام حق را می شنود بلکه از حالت
استقلال باریت فانی رسیده

صله
آرامی و در عظمی شوند
تو که در محبت شان

صله
در آن دنیا مستغرق شده اند
و بی غمتی که می دارند
و این جهان نیست که گریه
او شان که کام نماند باری جان
نیش و طبع تو شوند ۱۳۳

تأبه افسون مالک و لها شویم
آن محک که او نهان دار صفت
آنکه که عیب رو دار و نهان
آنکه نبود منافق باشد او

گر نه از آن طالبند و یک ملول
کس از گرگین همه گرگین شوند
یک کسی ناستیج از روی درد
پند گفتن با جهول خوابناک ۱۳۴

چاک محق و جهل پذیر در فو
گرچه نامحرم بود صد داعیه
تو بصد لطیف پندش میدی
ز انبیا نامحرم تر و خوش اوج تر

زانکه کوه و سنگ در کار آمدند
آنچنان و لها که بوشان ما و من
گر تو پیغام زنی آرمی و زر
کامی فلان جا شاه می خواند
و تو پیغام خدا آرمی چه شهید

این نمی بینیم ما کاند بر گویم
فی محک باشد نه نور مستر
از برای خاطر هر قلمت بان
اینچنین آئینه تا بتوان مجو

از رسالت باز میداند رسول
خاصه این که خدایت ناپسند
صد کس گوینده را خاموش کند
تخم فکندن بود در شوره خاک

تخم حکمت که هوش می پندگو
پند را از گوش ما باید و اعیه
او زینت می گشت پهلوی
که گهی گرفت دم شان در حجر

می نشد بخت را بکشا و بند
نعت شان شد بل آشت قسوة
پیش تو بنهند جمله سیم و سر
عاشق آمد بر تو او میداند
کامی بیا سوی خدا ای نیکو

از جهان مرگ سوی برگ رو قصه خون تو کنند و قصه سر	چون بقا ممکن بود فانی شو نه از برای حمیت دین اهنه
بلکه از چسبیدگی برخان و مان خرقه بر ریش خرقه چسبیده سخت	تلخ شان آید شنیدن این بیان چونکه خواهی بر کنی ز دخت دخت
جفته اند از یقین آن خرز درد خاصه بنجه ریش هر جا خرقه	چند آنکس کرد و پیریز کرد بر سرش خرقه در بزم خرقه
خان مان چون خرقه و این خرقه خان مان چقد ویرانست و پس	حرص هرگز پیش نماند ریش پیش نشود اوصاف بغداد و پیش

باب پنجاه و چهارم در ص

بدگمانی کردن و حرص آوری هر که دور از محبت حسان بود	کفر ناشی پیش خوان بهتر او که چشمست اگر سلطان بود
حرص نانا بیناست بنید موبو عیب یکدزد و چشم کوراو	عیب خلقان و بگوید کو بگو می نه بنید که چهرست او عیب جو
بار بار در احم حرص افتاده حرص تو چون است اندر جهان	حلق خود را در بریدن داده باز کرده بهر خوردن صد دمان
بجست آن جنس که حرصست و جد حرص کورت کرد و محرومت کند	یا دکن فی جید باجل است دیو همچو خویش محرومت کند

۱۴۵
آورد و دشمنی می شوند
۱۴۶
اعلام خدا و رسول باشد
۱۴۷
حرص و صدرا بگذارد و نظر
سوسه زن ابو اسب که اسب
حرص و صدرا در گردن
افتاد و پناک شد ۱۴

۱۴۵
آورد و دشمنی می شوند

سله قوز حوص در مینو نه
 که ده عالم بی بی را کافان را
 نیز حوص نیسب میاد چو کجا
 که مومنان مگر این امر را نه
 کی نیست نشیست از زیست ۱۱
 سله قوله دایم را بیست حوص
 مال و مملکت از دل خود دور کن
 در بدل خود و داده صبر و وفا
 بآذن ۱۲
 سله قوله و بشاری بیست
 ۱۳۴۴
 سله قوله و بشاری بیست
 سکه زد و بیست سکه را بید
 زان می خور و بیست سکه را بید
 سکه را بید و بیست سکه را بید
 صرغ صرغ را زنده و بیست
 مازنی ۱۴

حرص کور و احمق و نادان کند
 نیست آسان مگر بر جان خزان
 چون ندارد جان جاویدان نیست
 حرص در پیری جهو دان بر امبار
 ریخت و ندانهای سگچان پیر
 این سگان شصت ساله را نگه
 پیر سگ از سخت بپشم از پوستین
 عشق شان و حرص شان در فرج و زر
 اینچنین عمری که مایه دوزخست
 اثر دهای هفت سرد و زنج بود
 دایم را پادان بسوزان و اندر
 آن حریصی عاقبت نماند نیست
 هر که را جامه ز عشقش چاک شد
 حرص و شهوت مرد را احوال کند
 هوشتیاری آفتاب و حرص بخ
 مرغ کونا خورده است آب لال
 در میان چوب گوید که مر چوب

ای شقی خدای این حوص داد

این شقی

این شقی

مگر را بر احمقان آسان کند
 که ندارند آب جان جاویدان
 جرأت او بر اجل از محققست
 ای شقی نتوان خدایش آن حرص داد
 ترک مردم کرد و سرگین گیر شد
 هر دم و ندان سگشان تیز تر
 این سگان پیر اطلس پوشش بین
 و مبدم چون نسل سگ بین میشت
 مرقصا بان غضب را سلخست
 حرص تو دانه ست و دوزخ فخر بود
 باز کن در هاس نوا اینجا نه را
 بد دل و عقل خود خندید نیست
 او ز حرص و جمله عیش پاک شد
 ز استقامت روح را مبدل کند
 هوشتیاری آب این عالم و سخ
 اندر آب شور دارد پد و بال
 مگر را با شد چو من حلوا می خوب

ای شقی خدای این حوص داد

در جهان نقلی نداند جز خست چون ببیند زخم بشناسد نوخت تا بدانی قدر اقسیم ^{از آن نماند} است در شکر خانه ابد شاکر شو زین جهان پاک می گنج خست در نیاید بخت در گوش حص چند باشی بند بستم و بند ز چند گنج قسمت یک روز تا صدف قانع نشد پرورش	ن دوان	کرم گداز در میان آن حد جز بصدغند راهی نتوان خست لاجرم دنیا مقدم آمدست چون از بجا وارهی آسجاری گوئی آسجا خاک را می خست صد حکایت بشنود بدوش حص بند گسل بکش آزادای سپهر اگر بریزی بحر را در کوزه کوزه چشم حریصان پرشد
---	--------------------	---

باب پنجاه پنجم در قناعت

از قناعتها تو نام آموختی گنج را تو و انبیا زریختی هر کسی را کی رسد گنج نهفت تو مرن لاف از غم و رنج روان از قناعت غرق بحر آبین و در هر صی هیچکس سلطان نشد داند از صحرای بی تیز و پر خور	از قناعت کی تو جان افروختی گفت پیغمبر قناعت چیست گنج چون قناعت را پیغمبر گنج گفت این قناعت نیست جز گنج روان سیر که مغروش و هزاران جان بین از قناعت هیچکس بیجان نشد زانکه مرغی کو بر کب داند کرد
---	--

له قوله لا جرم بخند
دنیا ترا برای امان آورد و داد
که عدالت بیاوردی و قناعت
عالم آخرت شباسی و بقصود
خود پس

له قوله در قناعت
و نظر نام قناعت آموختی
و پیغمبر قناعت را پیغمبر
و زبان عمل نمودی در دلبست
صبر و قناعت ترا حاصل میشد

چون بریده گشت خلق رزق خوا
 هم بدان قانع شد و از دامن جست
 ساکن آن باشد که جان او گدازست
 می روم سومی قناعت دل قوی
 عاقل اندر پیش و نقصان ننگر
 خواه صاف و خواه سیل تیره رو
 اندرین عالم هزاران جانور
 شکر میگوید خدا را رافخته
 حمد میگوید خدا را عنایب
 همچنین از پیشگیس که تا بیل
 بس کن ای دوان هست کوی زبا
 زان نداری میوه مانند بید
 زردی رو بهترین رنگهاست
 لیک سرخی بر خنی کان لا
 اگر نمار و صبر زین نان جان حس
 جامه شوی گرد خواهی ای فلان
 تلمی کان از قناعت و زلفا
 میز قون فرجین شد و خوشگوار
 بهیج دمی پد و بالش را نه بست
 قانع آن باشد که بهیج خوش بخت
 تو چو اسوی شناعست می روی
 زانکه این هر دو چه سیلی بگذرد
 چون نمی باید می از و سگو
 میزید خوش عیش بی زیر و زبر
 بر دخت و برگ شب ناساخته
 کا عمار در زرق ترست امی مجیب
 شد عیال الله و حق نعم المعیل
 تا کیست باشد حیات جاودان
 کا برو بروی پی نان سفید
 زانکه اندر انتظار آن لقاست
 بهر آن آمد که جاناش قانعست
 کی میار گیر و زر گردان تو مس
 روگردان از محله گا و زان
 آن رفقر و قلت و دوان جدست

و قناعت

این قناعت بر دنی نیست
 شکر دانی گوید و نکوفت شکر دارد
 قناعت مبر کردن فی توانی پس
 بدست کامل را که بجز خدا نیست
 ستودن افعال شود
 و قناعت
 نفسی نیستی از امانی دون
 قناعت که اشیا از صبر قناعت
 جستان که اشیا از صبر قناعت
 نماند عاقله است که قناعت
 بهیج می خواند و صبر
 با قناعت و بیزار می کند

جنبه این گریه باید بریزند این همه غمها که اندر سینهاست آن غمها بیچ کن چون داس است حاشا که طمع من از خلق نیست از طمع هرگز نخواهم من فسون	سرودن ۱۲ بزرگ درود	وان ز گنج و زر بهمت می جهد از بنجار و گرد باد و بوداست این چنین شد و اینچنان و سواس است از قناعت در دل من لمیت این طمع را کرده ام من ننگون
باب پنجاه و هشتم در طمع		
صاف خواهی چشم عقل و سمع را گر ترا زور طمع بود می نال هر که باشد طمع بپایین بود پیش چشم او خیال جاه و زر خواجه در عیبت غرق تا بگوش از طمع عیش نه بین عطاشی ور که گوید سخن چون زیر کان کور از خلق طمع دارد و جمل		بر در آن تو پرده های طمع را زشت کی گفتی ترا ز وصف با طمع کی چشم دل روشن بود اینچنان باشد که مو اندر لب خواجه را مالست مالش عیش پوش گشت و لهارا طمعها جاسعی ره نیابد کاله او در دکان من ز تو که گشت هر دو شوا سمل
باب پنجاه و نهم در حسد		
وز حسد گیر ترا در ره گلو کوز آدم ننگ دارد از حسد		وز حسد ابلیس را باشد غلو با سعادت جنگ دارد از حسد

له تیر خواجه در طمع
 مال عیبها جانان مانی باشد
 و کوب مال را راضی میداند
 در آن نفس تا از بنجان آید
 عه تو که کور از خلقان
 رشت و زدن از دست چنانکه
 ۱۳۹
 بهمه امان رسیده که دیده
 بهیبت ندارد و بسبب بهل و
 نادانی از حقوق طمع غافل دارد
 و من از تو که معال مشغلات عالم
 بوده طمع تنگ و فلاح دارم که
 هر دو شوا سمل از فضل دارم و تو
 آسان میگردی ۱۲

عقبتی زین صبرتر در راه نیست
 این جسد خانه حسد آمد بدان
 اگر جسد خانه حسد آمد و یک
 ظاهر آیت بیان پاکست
 چون کنی بر لب حسد مکر حسد
 خاک شود و آن حق را زیر پا
 خود حسد نقصان و عیب دیگرست
 هر کس که کورا حسد بیست کند
 آن ابو جهل از محمد تنگ داشت
 بواجلم نامش بود و ابو جهل شد
 آن بابیس از تنگ و عار کتری
 از حسد میخواست تا بالا بود
 آن شیاطین خود سوگنده اند
 یوسفان از مکر آخوان در چهند
 از حسد بر یوسف مصری چشت
 لا جرم زین گرگ یعقوب سلیم
 گرگ ظاهراً هر دو یوسف خود شست

ای خنک آنکش حسد همرانیت
 که حسد آلوده باشد خاندان
 آن جسد را پاک کرد و اندک
 گنج نورست از طلسم خالیت
 زان حسد دل را سیاهیدبارسد
 خاک بر سر کن حسد را همچو ما
 بلکه از جمله کیسها بدترست
 خویشتن بی گوش و بی بینی کند
 و ز حسد خود را بالا میفرست
 ای بسا ابل از حسد نا اهل شد
 خویش را افکند در صید ابری
 خود چو بالا بلکه خون بالا بود
 یک زمان از هر نی خالی نمید
 که حسد یوسف بگرگان میدهند
 این حسد اندر کین گرگست
 داشت بر یوسف همیشه خوف و بیم
 این حسد در فعل از گرگان گشت

مکتب غلامت کرد
 حسد خانه خاندان
 مکتب زنده گر جسد بی
 حسد و دوس در طبع بشری
 غایت و نفسانی بیان
 بجهلست گرگ را بی عیال از
 کرم و نفس خود نفس نشان
 از حسد بیان یوسف را
 ۱۵۰
 حسد را کینه آن
 دغا نین الا حسد
 گرچه بر آن غفلت
 که در دوسوخت
 جادو است آن
 حلیت که در طبع
 جسد را نانی اونی

هر که را باشد مزاج و طبع سست
 زانکه هر بدبخت خرم من سوخته
 همین کمالی دست آور تا تو هم
 هرگز اویدا و کمال از چپ دست
 در نعیم فانی مال و جسد
 پادشاهان بین که شکر می شدند
 مان و بان ترک حسد کن باشهان
 از خدا میخواه دفع این حسد
 که ز حسد و چشم بدی بهیچ شک
 پرتاوست بسین و پامی بین
 که بلغزد کوه از چشم بلان
 احمد چون کوه لغزید از نظر
 در عجب در ماندین لغزش چوبست
 تا بیا مد آیت و آگاه کرد
 اگر بومی غیری تو در دم لاشد
 کافران همچو شیطان آمده
 صد هزاران خوی بد آموخته

او نخواهد چاکس راسته رسته
 می نخواهد غیغ کسرا فرد غصه
 از کمال و دیگران نایافته بغم
 از حسد تو نیش آمد در دهان ^{بغیر از}
 چون همی سوزد عامه از حسد ^{بغیر از}
 از حسد خویشان خود را می کشند
 ورنه ابله می شوی اندر جهان
 تا خدایت و اربان دزین حسد
 سیر و گردش را بگرداند فلک
 تا که شور العین بکشاید کسین
 میز بقونک از ^{بغیر از} می برخوان بدان
 در میان راه دینی گل بستاند بر مطر
 من نه پندارم که این عالم تهیست
 کان ز چشم بد رسیدت در نبرد
 صید چشم و سحره افتاب شد
 جان شان شاگرد شیطانان شده
 دیدهای عقل و دل برد و خسته

موسم و باری معروف بهاسی

تقریباً

تذکرہ شیعہ
محقق احمد علی
پہنجا

مجلس شورای اسلامی
جمهوری اسلامی ایران

میرزا محمد علی
نوروزی

کتابخانه عمومی
وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه
تاسیس ۱۳۰۲

کے بعد ان کے لئے ایک نیا سفر شروع ہوا۔

مادر بید از پادشاه پند
از نظر پندش

بابی که خود را از نظر میسر

۱۵ در عرض

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِينَ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِينَ

چنانچه سواران و اسلحه نیز نظریه انترگرادر بود

چنانچه سورہٴ فلق بران شایسته
صلوات

مراد از کیمیت همان آیه

فَوَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا

بوده است ۱۲
عده ۱۱

اگر تو از قلمرو
قلمرو گریزی یعنی

اگر تو از غاصان خدا بنودی
از نظر بدو دشمن

از نظر بدو دشمنان فاشستی ۱۲

که بر فضل شیر غوار شیرین نمی داند
 خلعت آن زنان در دوزخی که بداند
 نمی دانند که غور انبیا در دوزخ است
 جدا که در فضل و عطا در میان
 که نهات یابی ۱۲

که در مال دارد در صورت
 آنکه است که مال یقینی الهی
 یعنی مال از دهنای نیست پس چرا
 آن تیرست بچنین اعانت و غنای
 در حق ایشان نه است ۱۲

که با اشاره به سخن
 که در ۱۵۲
 که در ۱۵۲

بیتان نقل کرده که در این
 فی الجمله از اجاده فرست ای عزیز

تو را بار ۱۳ شرح
 که تو به جان فدا می کنی

خوشدل و دیگری خود را فدای
 هیچ انداختن که تو طلاق و فدا
 شدن از خیر باشد و با هر چه
 آتش که با بی شغونی ندای
 بیدار نشانی بایستی که گفته

فدا کرد و الا از هر چه بخت
 هیچ فدا نمی تواند بود ۱۲

آن حسد که گردن ابلیس زد که سخا و خلق را ملک ابد و ز خودی نیز شیطان گشته اند	کمترین خوشان بستی آن حسد زان سگان آموخته صید و حسد و آن بنی آدم که عصیان گشته اند
---	---

باب پنجاه و هشتم در عداوت شیطان

بعد از انش با ملک انبیا کن دان که با دیو لعین همیشه تا بدیم سر سیدت دیو لعین آدمی را این سیرت مات کرد چیت آن خس مهر جا و مالها و آن قبول و سجده خلق از دها در گلویت مانع آب حیات رهنی را برده باشد رهنی سجده افسوسیان را او بگرد داند او کان زهر بود و موبدش کفر مطلق دان و نو میدی ز خیر کام بستی بر نیاید هیچ کلام تو سجده در صید خلقانی هنوز	طغیان از شیر شیطان باز کن تا تو تاریک و ملول و تیره جان با با گویت ابلیس بین همچو سیرت ابلیس با بابات کرد در گلو ماند خس او سالها مال را آید که در وی زهر است مال خراشده چو هست ای بی ثبات اگر بر دالت عدد و پر فتنه هر که دید آن مالش سجده کرد چونکه برگردد از و آن صاحبش جان دادا که دن برای صید غیر چند هنگامه نمی بر راه عام بیشتر فست و بیگانه است روز
--	--

چنانچه در مورد این امر تردید
فرست

کثرت این بودست از وقت ولادت
 زان شکار و انبشی باد و بود
 چون شکار عول آمد صید عام
 پس فرشته وار گشته عضد ار
 وان فرشته خیر را بر رخم و پو
 میشود ز البامها و وسوسه
 وقت تحلیل و نماز ای با نامک
 که ز البام و دعا ع خوبان
 باز از بعد گنه عوت کنه
 این دو صد عه کفته در شمار
 چونکه پرده غیب بر خیزد ز پیش
 در سخن شان و شناسی بی گزند
 و یو گوید ای اسیر طبع تن
 وان فرشته گوید گشت گفتمت
 آن فلان روزت نگفتم من چنان
 ما محبت جان روح افزا سے تو
 این زمان ختم است قوی کنه

مجلس شورای اسلامی
وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامی
دفتر نشر و کتابخانه ملی
تهران - خیابان ولیعصر
پلاک ۱۷۱
تلفن ۸۸۸۸۸۸۸۸

قال الشيخان ما مضى الامر
الذي ١٦

فعل و قول اظهار است ضمیر
 بر صلی مسجد آمد هم گواه
 این گواهی چیست اظهار اینان
 فعل قول آمد گواهان ضمیر
 تزکیه باید گواهان را بدان
 به این آورد مایزدان برون
 چون تومی بینی که نیکی می کنی
 چون که تقصیر و فساد می میرد
 دست کور اند بجل الله بزن
 چیست جل الله را کردن هوا
 خلق در زندان شسته از هوا
 خشم شعله نار از هواست
 انظر بک فی هوا کسبیل
 لا تکتف طوع الهوی مثل الخشیش
 گوش سر بر بند از هزل و دروغ
 هیچ و از روز رغیری بر نداشت
 سال بگذشت و وقت گشت

نسخه خطی کنگره ایران ۱۱

ازاد و زنجانی

هر دو پیدا میکند سر سبز
 کو همی آمد بن ازد و راه
 خواه قول و خواه فعل و غیر آن
 زمین و در باطن تو است لال کبر
 تزکیه اش صدقی که موقوفی بدان
 ما خلقت الانس الا ليعبدون
 بر حیات و راحتی بر می زنی
 آن حیات و ذوق پنهان می شود
 جز با مرو نهی یزدانی متن
 کین هوا شد صرصری معاد را
 مرغ را پر بایسته از هواست
 رفته از مستور بان عاز از هواست
 من جناب الله سخا کسبیل
 ان ظل العرش اولى من عرش
 تا به بینی شخص جان با فروغ
 هیچکس ندرو و تا چیزی نجات
 جز سیه روی و فعل نشین

نسخه خطی کنگره ایران ۱۱

ازاد و زنجانی

له قوتیست ازاد

جل الله و تستیست

نفسانی که تو عالم عابد

هوا و دید و فانی شد

هوا و لاف و لحنی که تو

هوا و لاف و لحنی که تو

هوا و لاف و لحنی که تو

هوا و لاف و لحنی که تو

هوا و لاف و لحنی که تو

هوا و لاف و لحنی که تو

که در آن از جسم معاف نشود
 در آن سال جسم را شستنی است
 آخرت بهر سال ۱۲
 تا تو در عمر نبستی نوزادان
 مانند زردست در روز و شب
 بهر روز از شمار گذارد ز پیر جهان
 ز راه در میان نگاه میدارند
 و بچنان باید که عمر خود را در پیر
 نیت و فعل ایستد و در حسن
 ۱۵۶
 و حال

بگذارد ۱۲
 تا تو در زمانه در معیت
 شریف در دست که چو ایت
 شایسته در دست که چو ایت
 و گویا مال سوم اعمال او
 پس در اول و دوم و سیم
 و یک و دو و سه و چهار و پنج
 و حال ۱۳

روزی که لا شید لنگ وره در از
 اینجا خوی بد محکم شده
 کرم در زیر درخت تن فدا
 همین و همین ای راه رو بیگانه شد
 این دو روز که را که روزت هست
 اینقدر تنه که مانندت باز
 تا تو دست این چرخ با گهر
 من گو فرو که فردا با گذشت
 عمر تو مانند همین ز رست
 در زمانه مرا ستمه هر بند
 آن کی یاران دیگر خست مال
 مال ناید با تو بیرون از قصه
 چون ترا روز اجل آید پیش
 تا بدینجا پیش همه نیستم
 فعل تو و انیست زو کن ملتی
 پس همی گرفت بهر این طریق
 اگر بود نیکو ابد یار است شود

رهند
 بچند
 چاه

کار که ویران عمل رفته ز ساز
 قوت برکندن آن کم شده
 بایدش بر کند و بر آتش نهاد
 آفتاب عمر سوخته چاه شد
 پر فشانمی بکن از راه وجود
 تا بروید زین دو دم عمر در از
 بهر فتنایش ساز و روغن زودتر
 تا بجلی نگذرد ایام کشت
 روز و شب مانند دینار شمرست
 آن کی وافی و آن دو غدر مند
 و آن سوم و انیست آن فعال
 یار آید یک آید تا بگور
 یار گوید از زبان حال خویش
 بر سر گورت زمانی باستم
 که در آید با تو و قصه هر لحظه
 با و فائز از عمل نبود در فسق
 و ر بود بد در کج مارت شود

بے سالان ۱۲

عاشقانت در پیش پرده کرم
عاشق آن عاشقان غیبش
که بخوردندت بخت ^{ای} عده جذبه
وقت صحت با تو یارند و حریف
وقت در چشم و دندان هیچکس
پس همان در دو مرض ریاد دوا
در تمام کار با چسبیدن مکوش
عاقبت تو رفت خواهی ناتمام
وان عمارت کردن گور و لوح
بلکه خود را در صف کوری کنی
خاک او گردی و مدفون غمش
گور خانه قبا و کنگره
از برون بر ظاهرش نقش و نگار
همچو گور کافران بیرون حلال
حق نمی گوید چه آوردی مرا
عمر خود را در چه پایان برده
گوهر دیده کجا فرسوده

باز

بهر تو نفعه زنان همین دمدم
عاشقان پنجره کم تراش
سالها زیشان ندیدی حجت
وقت درد و غم بجز حق کواکب
دست تو گیر در بجز فایاوس
چون ایاز آن پوستین کن عتبا
جز بکاری که بود در دین مکوش
کار هایت ابرو نان تو خام
نی بسنگست و بچوب و فی لبه
در منی او کنه و دفن منی
تا دست یابد مدد و باز دمش
نبود از اصحاب معنی آن سپهر
وز درون اندیشه های زار زار
اندر و ن قهر خدا عز و جل
اندرین بهمت که من دادم ترا
تو قوت و قوت در چه فانی کرده
تو پنج حس را در کجا پالوده

از

این شعر است که از پندین
از شاعران است که در
کتاب خود را در این
گاه گاه آواز میدهند که
اصلی خود را از اموش نمکند ۱۲

سله زود توبه یعنی کس کند
 عبادت مبرور و تحقیق را گزیند
 در مصیبت افتاده اند و از
 گناهای آن توبه نمی کنند آن سله
 در دل آنها چنان نایب بود
 اند که ترک آنها برایشان پیش
 دشواری نماید و در روز
 قیامت سله را می بینند
 و انفعال ایشان بر وجه
 ایشان او زنده آمد
 سله را در این جهان
 چنانکه در زمان آن سله
 بسوی انسان باز میگردد
 چنین حال اعمال انسان است
 بر دنیا است بسوی او
 خوانند ۱۲

چشم گوش و هوش و گوهرهای عرش دست و پا و اویم چون بیل و کلند آن بکن که هست تخت سارینبی	خبر کردی چه خریدی تو ز فروش من بخشیدم ز خود آن کشت و آن بکن که کرد مجنون و ضعیف
باب شصتم در مذمت معصیت	
هر روش برده که آن مجنون نیست بس کسان کایشان ز طاعت گم توبه نمیشد و گرسیرین شود آن پشیمانی و یارب رفت ازو آهش راز نگها خوردن گرفت خود حقیقت معصیت باشد خفی چون ز دست زخم بر مظلوم افت چون ز خشم آتش تو در دلهازد آن سخنها که چو مار و کز دست پیشها و خلقها همچون جهنم گر چه دیوار آفتاب سایه دراز این جهان کوهرست و فعل مانند حکمه بر خود می کنی ای ساده مرد	عقیده و ماسه و رهنم نیست دل بر عنوان و ثواب آن نیست بر دلش آن خرم تاب دین شود شست بر آینه زنگ بچ تو گویش از رنگ کم کردن گرفت بس که در کان را تو پندار می کنی آن درختی گشت از دوز قوم است مایه نار جهنم آمده مار و کز دست می گیر دست سوی خشم آیند روز تخمباز باز گردد و سوی او آن سایه باز سوی ما آید ندا مارا صدا همچو آن شیر می که بر خود حمله کرد

ای زده بر بخودان تو ذوالنظار
 هر که او بنهاد ناخوشش شستی
 نیکو آن رفتند و ستمها بماند
 تا قیامت هر که بنس آن بد آن
 بر کنار بامی ای مست مدام
 هر زمانی که شدی تو کامران
 سیرتی کان در وجودت غایت
 روز محشر بر نهان پیدا شود
 دست و پا بد گواهی بایمان
 دست گوید من چنین دزدیده ام
 پای گوید من شدستم تائیدی
 چشم گوید کرده ام غمزه ام
 گر همی خواهی سلامت از غمزه
 این چنین مشکین که زلف یار است
 علم حق که چه موا سنا کند
 این چنین نخلی که لطف یار است
 این چنین لطف چو سیله میرود

زیر بامی ای مست مدام

نخستین

پیش از شاه بخود

بر تن خود میسزنی تو بهوشدا
 سوی او نفرین رو در هر ساعتی
 و از لیسان ظلم و لعنتها بماند
 در وجود آید بود رویش بد آن
 پست بشتین یا فرود آ و اسلام
 آن دم خوش را کنار بام وان
 هم بد آن تصویر حشرت و جهست
 هم ز خود هر مجرمی رسوا شود
 بر فساد او پیش مستحان
 لب گوید من چنین بوسیده ام
 فرج گوید من بگردستم زنی
 چشم ز اول بند و پایان را نگر
 چونکه کی عظیم این زنجیر پاست
 یک چون از حد بشد رسوا کند
 چونکه ما زویم تخلص دار است
 چونکه فرعونیم جوی خون شود

ز چون خون می خورد

عالم معیشت خا و بشت که در دنیا
 بدان شغولی داشت چنانکه در
 صحت زلف و قوت کس نمون
 نخستین ۱۵۹
 دانست بک منباز بر صفای خود
 در کتاب معیشت از حد گذشت
 نرسد اولاهم افتاد ۱۲

بچند او چشم پایان بیند هر که او عصیان کند شیطان شود دیو سومی آدمی شد بهر شهر تا تو بودی آدمی دیو از پست چون شدی در غوی دیو می استوار سبز خشتن کی توان برداشتن خواب مرده لقمه مرده یار شد آنکه تخم خار کار در جهان گر گلی گیسو بگفت خاری شود کیمیای زیر پرست آن شقی	که نگهبان ندتن را از فساد کو خسود دولت نیکان شود سوی تو ناید که از دیو می مید وید می چنانید و نیست میگریزد از تو دیو نابکار با چنین صدمه غفلت گاشتن خواجسته شد و در شب در کار هان هان او را جو دو گلستان ورسویارے رود ماری شود بر خلاف کیسایے متقی
--	--

باب شصت و یکم در عدل و ظلم

عدل چه بود آب ده انجار را عدل وضع نعمتی بر موضع ظلم چه بود وضع در ناموضع ظلم آری مدبری جف القلم ببین انجار هم جفا جف القلم فعلت است این غصه های دلم	ظلم چه بود آب داوان خارا نی بهر سنجی که باشد آب کش که نباشد جز بزار امنی عدل آری بر خوری جف القلم وان وفاراهم و فاجف القلم این بود معنی قد جف القلم
---	---

له قد غاب در دیو می و ان غفلت
 او عاصی است که چون تو را در غوی
 غفلت غفلت از تو در شیطان بر تو
 سوار گردد و غفلت از انکار بر تو
 در عدل و ظلم ۱۶۰
 در روز اول از ظلم عدل آنچه
 بر حسب حال تو باشد عدل
 و ظلم چه خواهد آمد در بین اموری
 هستی که به باب ظلم را اختیار
 عدل و اجتناب از ظلم را اختیار
 چنانچه بدو عدل شریف آید
 جف القلم که نخواهد بود

در دیو می که نگهبان ندتن را از فساد
 کو خسود دولت نیکان شود
 سوی تو ناید که از دیو می
 مید وید می چنانید و نیست
 میگریزد از تو دیو نابکار
 با چنین صدمه غفلت گاشتن
 خواجسته شد و در شب در کار
 هان هان او را جو دو گلستان
 ورسویارے رود ماری شود
 بر خلاف کیسایے متقی

علم و ادب بسیار در مردم می گردد و
 دلش شاد و مقصودش محرومی گردد و
 طالب و معطل چنان
 در میان مشغولان
 کمال داد
 نصیب بدو
 ازین جهان
 نبرد و است
 درین فصل
 از خداوند
 که در این
 از غلبه
 از غلبه

هیچ قومی را خدا نخواست سرنگون کرد دست اسی بدگرمان خشم دها کرد عالمها خراب فضل عقل تو ز ما کوتاه باد که ما ره خلق را خواست بدلا اما تو اندر خشم برنگین زند بر مسلمانان شود او زشت شاد از مسلمانان فلک آزار بجو صد چنین او پرده دار و دعوان یک اندر حق خود مردود شد کین شیطانی بر و پیچیده شد هر کسی کوشیده دل باشت	تا دل مرد خدا نماند بدرد صد هزاران شهر را خشم شهبان خشم مردان خشک گردانده حساب خشم و کمر و ظلم تو اندر باد گر چه خوی آن عوان هست از خدا سگ بهاره حمله بر سگین کند گر خبر آید که شته جگر نهاد در خبر آید که شته رحمت نمود مامی در جان او افتد از ان این عوان در حق غیر می سود رحم ایمانی از و بریده شد هر که را خوسه نکو باشد برست بدست
--	---

باب شصت و دوم در حسن خلق

هیچ المیت به از خوشه نکو که با احسان بس غشوست دوست زانکه احسان کینه را مبرم شود اسی ز بوشش غلط و هر ششی	من ندیدم در جهان بستجو ورعد و باشد همین احسان نکو درنگر دود و ست کینش کم شود تو هم از دشمن چو کینه می کشی
--	--

علم و ادب بسیار در مردم می گردد و
 دلش شاد و مقصودش محرومی گردد و
 طالب و معطل چنان
 در میان مشغولان
 کمال داد
 نصیب بدو
 ازین جهان
 نبرد و است
 درین فصل
 از خداوند
 که در این
 از غلبه
 از غلبه

آن عداوت اندر و عکس هست
وان گنه در توز عکس جرم هست
خلق زشت اندر و رویت نمود
چونکه قبح خویش دیدی ای حسن
در پی خوش باش و با خوش خوش نشین
در گذر از فضل و زجله نمی فن
پس بد آنکه صورت خوب و نگو
و ر بود صورت حقیر و ناپذیر
صورت ظاهر فغا کرد و بدان
چند بازی عشق با نقش سهو
صورتش دیدی ز معنی غافل
بارها از خوی خستیده شدی
خارجی و آن هر چه خوی بد
توبه گلبن وصل کن این خار را
تا که نور او کشد نار ترا

کصفات قهر سجا شتقت
باید آن خواری از طبع خویش
که ترا و صفحه آئینه بود
اندر آئینه بر آئینه مزن
خو پذیر می کل و روغن بین
کار خدایت دارد و خلق حسن
با خصال بد نیز و یک تسو
چون بود خلقش نمودر باش میر
عالم عینه بماند جا و دان
بگذر از نقش سب و آب جو
از صدف دورا گزین گر عاقل
حسن نداری سخت بیس آرمی
بارها در پائی خار آخر زوت
وصل کن بانار نور یار را
وصل او گلشن کند خار ترا

باب شصت و سوم در سخا

لب به بند و کف پراز زبر بکش
بخل تن بگذارد خویش آو سخا

له نور تو من شست
یعنی تو بران از خوی به
حقاقتی که بان بدو نیست و
نشان آن شاکی که از آن است
چنانکه روی آن خود را بد
چندان در آن یکس نیست که
خوب آنکه بد آنکه بد آنکه بد
بیتقار با هر چه بد آنکه بد
باید صورت خوب
له نور تو بگلبن اواز
فقد تو می بدست چون بگوید
که خوی بد با خویست نیکم
کن تا آن تا بد تو نور گردد

له قوله که کار در پیش است
بکلامت گفته مال در راه غلام که گشتان

غلامش نمی برگردد و هرگاه عزت
بپارند آن دقت معدوم است
اصل غلام را بگوید حاصل می شود
و کسی که بخون کی در میان آید
مخل که در دست آن مال و
۱۶۴۷
تاج و تخت گردد

نصیحت نامه ۱۲
له قوله در بیان قوم
از راه است باطنه قوم بی
علا بکلام که بطنه آسمانی
قامت نکند و در خواست
سیر و عیس مغیور و کوفه

هر که در شهوت فروشد بنخواست و ای او که کف چنین شامی بهشت مرزا بالا کشان تا اصل خویش پاکبازی خارج بهر ملت است و دو فوشته خوش منادی میکنند هر دم شان را عوض ده صد هزار تو دلا زبان اندر زبان کی کند فضل الهت پایمال لیکش اندر مزرعه باشد بهی مشته و خوش حوادث پاک خورد بخت تو در باب از چرخ کهن	ترک شهوتها و لذتها سناست این سخا نیست از سر بهشت می برد شاخ سخا می خوب کیش آن فوت بخشش بی علت است گفت پنمیب که داکم بهر بند کامی خدا یا منفقان را سیر دار یک کامی خدا یا مسکان را در جهان گر نماند از جو در دست تو مال هر که کار در گردانبارش تبی و آنکه در انبار ماند و صر فکرد غل غل از دست و گردن و کزن
--	---

باب شصت و چهارم در ادب

از ادب معصوم و پاک آمد ملک بی ادب مخروم گشت از لطیف بلکه آتش در هم آفاق زد بے شرمی و بیج و بی گفت و شنید بی ادب گفتند که سیر و عدس	از ادب پر نور گشت استایر ملک از خدا جویم توفیق ادب بی ادب تنه خانه خود را داشت مانده از آسمان در میر سید در میان قوم موسی چه کس
---	--

منقطع شد نان بخوان از آسمان
 زان گداری و یان ناویده ز آن
 هر چه آید بر تو از ظلمات و غم
 این همه غمها که اندر سینهاست
 بزرگست غمی کسوف آفتاب
 هر که میباید کند در راه دوست
 این مدد گستران در دست بیا
 آن گوی که از ادب بگریختند
 اسی تواضع بر ده پیش از بیان
 گرچه شده با تو نشیند بر زمین
 آن تکبر بر خسان خوبست چو دست
 ما کیم اندر جهان بهیچ بهیچ
 بهیچ دیگر چو پستین بهیچ منه
 بشنوا این پند از حکیم غزنوی
 ناز را روی نباید همچو ورد
 زشت باشد روی نازیا و ناز
 پیش یوسف نازش خوبی کن

ماند رخ نزع و میل و اس مان
 آن در جست برایشان شد فرا
 آن ز بی باکی گستاخ است
 از بخار و گرد و باد و بوم و ماست
 شد عواذی ز جرات و دباب
 رهن مردان شد و نامرداوت
 این مرد کورانه اندر کر بلا
 آب مردی و آب مردان یخندند
 ای تکبر کرده تو پیش شهان
 خویش را بشناس و نیکو نشین
 این مرد معکوس عکسش بند
 چون الفنا و خود ندارد هیچ
 نام دولت چو پستین بهیچ منه
 تا بیایی در تن کهنه نوی
 چون نداری گرد بد خوی بگرد
 سنت باشد چشم نه میا و با
 جز نیاز و آوه یعقوب سبب کن

۱۴
 توبه بکنی نمی بینی
 ز خاک کسب میانی خور کسوف میانی
 گشت غنی قناب است کجا و در
 بیاوری غنی از غنود توبه
 در سبزه زبک دوست دارا بگو
 نیکی و دوستی خورانی
 این کسب خورانی
 گشت چو کسوف میانی
 توبه بکنی و در این
 باین فایده شمشیر
 مرد و کربلا و نایق چوین
 توبه بکنی و در این
 ۱۶۵
 توبه بکنی و در این
 اندو که نیک و جهات را درین
 شعور غل بید بند و یک بکند
 خود نمی رسد ۱۲

باب شخصت و بیختم در کبر عجب

چند حرف طمطراق و کار و با
 کبر زشت و از کد ایان زشت
 چند دعوی و دم باد بروت
 خلق را طاق و طرم عاریت
 از پی طاق و طرم خواری کنند
 بر امید عوده روز خدوک
 ابتدا می کبر و کین از شهوت
 چون ز عادت گشت محکم خوی
 بت پرستان چونکه خوبانت کنند
 چون خلاف خوی تو گوید کسی
 که مرا از خوی من بر می کند
 تو بدان فخر آوری که ترس منند
 هر که مرا در سجود می کنند
 آن تکبر ز هر قاتل دان گه هست
 چون می پر ز هر نوشه مدبر می
 بعد یکدم ز هر جانش فتد

از این شصت و نه
 از این شصت و نه

کار و بار خود بدین و ششم دا
 زو ز سر و برف انگه جامه تر
 ای ترا خانه چو بت العنکبوت
 امر را طاق و طرم مایست
 بر امید عود در خواری خوشند
 گردن خود کرده اند از غم چو درک
 راسخی شهوت از عادت گشت
 خشمش آید بر کسی که او کشد
 مانغان راه بت را دشمنند
 کینه خیز و ترا با او بس
 خویش بر من میر و سر و میکند
 چاکلوست کرد مردم روز چند
 ز هر اندر جان او می آکنند
 از می پر ز هر شد آن گنج مست
 از طرب یکدم مجنب باند سری
 ز هر در جانش کند داد و مستد

له تود غنق رلیخه
 سر ز سر مردم در عالم
 است در عالم
 ۱۹۶
 با شد ۱۳

این کتاب در بیان
 بیان و چگونگی و در بیان
 شرفی و دولت و شرف و در بیان
 انسان را در بیان و در بیان
 دست و چنان و در بیان

باب ۱۲
 در بیان و در بیان
 در بیان و در بیان
 در بیان و در بیان
 در بیان و در بیان
 در بیان و در بیان

در بیان و در بیان
 در بیان و در بیان
 در بیان و در بیان
 در بیان و در بیان
 در بیان و در بیان
 در بیان و در بیان

طوطی و از قدر آگنده با در انبساط که بس فتنه است عا در آن باد است کبار بود کبر زان جوید همیشه جاه و مال مال چون ماست آن جاه از دانه زان زمر و مار را دیده جسد خواجه باز آ از منی و از سر	طوطی و از قدر آگنده پیش ازان کت بشکند و همچو عا یار خود پنداشتند اغیار بود که ز گیسوی گلخن را کمال سایه مروان زمر و این دورا کور گرد و مار و زره و وارید سروری جو کم طلب کن سرور
--	---

باب شصت و ششم در آفت ریاست

آنچه منصب میکند با جاهلان حرص بد بیک است این بجا و تا حرص بد از شهوت حلقه و فتن حرص خلق و فتن هم از بد گیس بیخ و شاخ این ریاست اگر مال منصب تا کسی آرد و بست یا کند بخل و عطا با کم و بد حکم چون در دست گمراهی قتا احقران سرور شد تند و بزم	از مصیبت کی کند صد ارسلان حرص و شهوت مار و منصب و دما در ریاست بیت چند آتش درج یک منصب نیست آن شکستگیست باز گویم دفتر که باید در طالب رسوایی خویش او سخت یا سخا آرد بنام وضع نهد جاه پند آید و در چاه افتاد عاقلان سر با کشیده در کلیم
--	---

له زنده خداوندی بیست
ریاست و سروری را برافروخت
مرف کین نامر دس معوی بنو
عنایت کند ۱۲

له نقطه نوری را بشناخت
بالکرم و نفیست مودن در کفر
زست و یقین با کلام دست ۱۲
تذکره که با خود هر چه
بسیار است

هر جا که خواب و دغنی بیکند
مرغ را در مرغ و بلندی را در دام
انگند حال آگاه مرغ در حالت
پرواز اگر قناری است از او ۱۲

آشخداوندی که نبود در استین
آشخداوندی که در دیده بود
آشخداوندی که دادندت عوم
ده خداوندی تو عاریت بحق
مهر می نفطست آتش امی خو
هر چه او هموار باشد باز مین
هر کجا خواهد خرد او فرخ کند
هم ز دندانت برارد و در دها
یا کند آب دهانت را غسل
از بین دندان بر و یا بدشکر
پس بندگان بگینا مان را گز
شیطنت گردن کشتی بد لغت
صد خورنده گنجد اندر گر خون
آن شنیدستی که الملک عقیم
که عقیمست و و را فرزند نیست
هر چه یابد او بسوزد بر در و
هیچ شواره تواند دندان او

مرد رانی دست آن فی استین
بیدل و بیجان ولی دیده بود
باز بستانند از تو همچو وام
تا خداوندیت بخش متفق
ای برادر چون بر آذر میروی
تیر بار کی بدف گردد بین
اوج را بر مرغ و دام فرخ کند
تا گبوی دوزخست و اثر دها
که گبوی این بهشت حلل
تا بدانی قدرت حکم قدر
فلک کن از ضربت نامحک
مستی لعنت آمد این صفت
دور یاست می گنجد در جهان
قطع خویشی کرد ملک جو بهیم
همچو آتش بکش بیوند نیست
چون نیابد هیچ خود را میخورد
رحم کم جواز دل سندان او

۱۲

چونکه گشتی هیچ ازندان بر سر
 هست الوهیت ردای ذوالجلال
 منصبه کاغذ زور ویت مجتبیست
 تلخ اذان اوست و زان ماکر
 فتنه تست این پطاولیت
 خویش را عریان کن از فضل و فضول
 زیر کی ضد شکستست و نیاز
 بیشتر از صاحب جنت ابلهاند
 بار خود بر کس منه بر خویش نه
 چونکه کرد ابلیس خود با سرور
 سرور که چون شد داغست ایام
 نشانه را باید که باشد خویش رب

هر صبح از فقر مطلق گیر درس
 هر که در پوشد بر و گرد و بال
 عین معزولیت نامش منصبست
 وامی او که خود دارد و گذر
 کاشترکت باید و قد و سیدت
 تا کند هر دم ترا رحمت نزول
 زیر کی بگذارد و باگویی بساز
 تا ز شتر فیلسوفی و ابلهاند
 سروری را کم طلب در ویش به
 دید آدم را تحقیق از خوی
 هر که شکست شود خصم قریم
 رحمت اوستی دارد و غضب

باب شصت و نهم در رحم و شفقت

سبقت رحمت بر غضب هست فتا
 بندگان دارند لابد خوی او
 آن رسول حق قتل و زین سلوک
 فی غضب غالب بود و مانند یو

لطف غالب بود در وصف خدا
 مشکهاشان پُر ز آب جوی او
 گفت الناس علی دین الملوک
 بی ضرورت چون کند از بهر یو

۱۴ قوش بنانی
 ۱۵ هر که در عجب از آفرین نیست
 ۱۶ بکند زت و خوی است
 ۱۷ قوش خوش را بهیچ
 ۱۸ قوش منصفی گوی خود را
 ۱۹ قوش در رحمت حق نشو
 ۲۰ جاکت کند در عجب
 ۲۱ قوش در رحمت حق نشو
 ۲۲ هر که در عجب از آفرین نیست
 ۲۳ قوش در رحمت حق نشو
 ۲۴ قوش در رحمت حق نشو
 ۲۵ قوش در رحمت حق نشو
 ۲۶ قوش در رحمت حق نشو
 ۲۷ قوش در رحمت حق نشو
 ۲۸ قوش در رحمت حق نشو
 ۲۹ قوش در رحمت حق نشو
 ۳۰ قوش در رحمت حق نشو

۱۰۰ تو کس شد
 بیخود شد جان
 نای توست که می باشد
 سبب آنکه وقت جلوتی
 که عبات از شهوت و
 غلبت در ذات
 از غلب باشد ۱۰۰
 ۱۰۰ قورنچه بر تو
 بیخود کنی در حق دیوان
 پس از آنجا داشت جان او

باز بر زن جا بلان چیره شوند کم شود نشان رقت و لطافت و در مهر و رقت و صف انسانی بود ستر کن تا بر تو ستار می کنند آنچه بر تو خواه آن باشند پسند گر چه صرصر بس درختان میکنند دست و دست خدا کار می کن زانکه جمله کسب ناید از یک بین بانبا زیست عالم بر قوا هر کس در سبب پائے نهد هر درونی که خیال اندیش شد چون سخن در وے رو و عشت پس جواب او سکو است و سکون آن خیال و وهم بد چون شد پست عالم وهم و خیال و طبع و هم ظن نیکو بر بر اخوان صفا ۱۰۰ هین زبانا مان نباید ننگ است	زانکه ایشان تند و بس خیره شوند زانکه حیوانیست غالب بر نهاد خشم و شهوت و صف حیوانی بود تا به بینی بینی بر کس مخند بروگر کس آن کن از رنج و گزند با گیاه ترومی احسان میکنند می کج کن یاری یاری بکن ۱۰۰ هم در و گر هم سقا هم حال کی به کسی کاری گزیند ز افتقار یاری یاران دیگر می دهد چون دلیل آرمی خیالش میشد تیغ غازی دزد در آلت شود هست با ابله سخن گفتن جنون صد هزاران یار از هم برید هست رهبر و رایکی بند عظیم گر چه آید ظاهر از ایشان جفا گوش بر سر ارشان باید گما
--	--

۱۰۰ روادار ۱۰۰
 ۱۰۰ قورنچه بر تو
 یک شخص شکایت کند کردن
 نمی تواند بجاست درین حالت
 سبب پیش و پسین و دلکار
 پیش و پسین می باشد چنانکه
 عاقبت و مالک با و
 ۱۰۰ بان را گویند ۱۰۰
 ۱۰۰ قورنچه بر تو
 ۱۰۰ سبب
 ۱۰۰ بیخود شد جان
 بیخود کنی در حق دیوان
 پس از آنجا داشت جان او
 ۱۰۰ او زیاده تر می کرد پس
 درین صورت سکوت بهست
 و دل تا که بین تیغ در دست
 غازی کفادر اقل سازد
 ۱۰۰ و بین تیغ در دست رهبران
 باعث آزار مردم شود پس
 تیغ مجاهدان باعث ثواب
 و تیغ مجرمین موجب عذاب
 ۱۰۰ باشد چنانکه از مردم متهم
 ۱۰۰ اگر کسی از ایشان
 ۱۰۰ بدانند که آن خیال

۱۰۰ بیخود شد جان
 بیخود کنی در حق دیوان
 پس از آنجا داشت جان او

۱۰۰ خاکساران جهان باشد که بطاهر و خور و دل
 ۱۰۰ نماند پس باید که نظر بر سرار یعنی باطن ایشان
 ۱۰۰ با تو خواهی بود
 ۱۰۰ قورنچه بر تو
 ۱۰۰ بیخود شد جان
 بیخود کنی در حق دیوان
 پس از آنجا داشت جان او

ذاتش دل و آب دیده نقل ساز
 توچه دانی ذوق آب دیدگان
 اگر تو این انبان زنان خالی کنی
 اشک کان از بهر او بارند خلق
 نالم آنرا نالها خوش آیدش
 هر که باشد شاه دروش را دوا
 چون تضییع را بر حق قدرهاست
 مهن امید اکنون میان رحمت نبند
 که بر بر می کند شاه مجید
 اشک می بار دهمی سوز از طلب
 تا نگرید کدک حلوا فروش
 چون بگرید او بسجود رحمت
 رحمت موقوف آن خوش گریست
 ز امر حق و آبگو اکثر اخوانده
 گفت فلیکموا اکثر اگوشدار
 فوق خنده دیده ای خیره خند
 روشنی خانه باشی همچو شمع

میں نے اس کو بھی دیکھا ہے

نہ

بوستان از ابر و غورشید است تاز
 عاشق نانی تو چون نادیدگان
 بجز گوهر بائے اجلالی کنی
 گوهرست و اشک پند از نطق
 از دو عالم ناله و غم بایش
 گر چو ناله نباشد بنوا
 وان بهاکا نجاست آری را کجا
 خیزای گینه و دامن خنجر
 اشک را در وزن با خون
 بهیچو شمع سر بریده نسیم
 بحر خنثایش نمی آید بچوش
 آن خروشنده بنوشد نعمت
 بجن گریست از بحر حمت
 چون سر بریان چه خندان مانده
 تا بریزد شیر فصل کردگار
 ذوق گریه بین که هست آن کاف
 گر فروباری تو بهیچو شمع

اشک ۴

لا توفروا ابن زبائن
حرموا شجر سعدی علیہ الرحمۃ وحبیب
روزانہ طعام خالی

نکست + الف + بی = ۱۲

نامہ دار و نور محمد
محمد حسین رفیع رحیمی

۴۴

وزارتی سر
از حالت بندگی
از حالت بندگی

عبارت از عابث عالمی

وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه

نوروزِ تعالیٰ مقبول

تذکرہ ادبی و تاریخی

سید

عبد شریف احمد

برای اشک گریه کن

در حساب باخون شهر

بزرگواران

برادر عزیزم

12/12/2012

قوانین کی بنیاد پر

و باید که گوییم: «و اینها را که در میان شماست»

تجربہ کیا رکھنا ۱۲

بجز ادا عذاب و درون با عجب
گریه و دایم بهشت موجب جز
ست پس یاد و چهره ز یاد بهشت
خوش آید گریه کند گمان ۱۲

درد و گریه یوسف دارد
از یوسف منشوی در دارد
یعقوب عاشق سستی در
بیافت منشوی بودن نذر
پس باید که عاشق بیانی
دمنش عاشقان در گریه
نار می بزم کنی ۱۱

۱۶۹
بجز عشق و سوز آرد دل
چون سوز آید است حال
سخت ناز و بهر گسسته بهشت
بیایه ۱۳

چون جهنم گریه آرد و یاد آن
خند ما در گریه آید کتیتم
تو که یوسف نیستی یعقوب باش
اشک خواهی رحم کن بر اشکبار
پس بدان این اصل اسی صحن
هر کجا دردی دو آسنا رود
هر که او بیدار تر پُر در و تر
اسی درینا اشک من در یادی
ویده بر دیگران نوحه گری
زابر گریان شلخ سبز در نشود
گر نباشد برق دل ابرو چشم
کی بروید سبزه زوق صبا
کی گلستان راز گوید با چمن
کی چناری کف کشاید در دعا
کی شگوفه آستین پرنثار
کی فروزد لاله را رخ نهچون
زاری و گریه عجب سرمایه است

پس جهنم خوشتر آید از جنان
گنج در ویرانه های سلیم
نهچو او در گریه و آشوب باش
رحم خواهی بر ضعیفان جسم آر
هر که در دست او بر دست گو
هر کجا پستیست آب انبار رود
هر که او آگاه تر رخ زرد تر
تا نثار لب سبز با بد
مدتی نشین و بر خود سگری
زانکه شمع از گریه روشن
کی نشیند آتش تهدید خشم
کی بسجوش چشمها ز آب زلال
کی بنفشه عهد بند و با سمن
کی درختی سرفشان در هوا
برفتانند گیر و ایام بهار
کی گل از کیسه بر آرد ز برون
رحمت کلی قوی تر دایه است

۱۱
بجز عشق و سوز آرد دل

غنیاء ممکن کہ حجاب

ایمانی تازی دارد

ایمانی تازی دارد

نارو

نارو

نارو

دست بین عزیز
کبریا تا دو چشم
و ما و ک
خدا را مگر که جواب
فرمان خود را

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

باب شصت و نهم در دعا

رَوْدِ عَامِي خَوَاهَد زَا خَوَانِ صَفَا
 بَرِ تَابِدِ كَوَه رَا يَكِ بَرِگِ كَاه
 بَچُونِ اَمَانِ خَوَاهَد زَوْنِخِ اَزْ خُدا
 كِه خُدا يَادُورِ دَارِ مِ اَزْ فُلَانِ
 كِه گِرِيزِ دِ مَوْسِنِ اَزْ دِوْنِخِ بَجانِ
 بَرِ گِذَرِ كِه لُورِ تَوْنارِ مِ رِ بُوْدِ
 تَرِ كُنْاَرِشِ گِيرِ وَا آن رَوِ بَسانِ
 بَا اِجَابَتِ بَارِ دِ اَوِيْتِ چِه كَارِ
 آن دِ عَالِيَشِ مِيرِ وِ دِ تَاوِ اَلْجَلَالِ
 تَا بَچُوشْدِ دَرِ كَرِ مِ دِرِ يَكِ سَ جُودِ
 دَرِ شَبِ وِ دَرِ رُوزِ هَا گُوِيْدِ عَا
 فَا نِيَسْتِ وُكُفْتِ اَكُفْتِ خُدا
 پَسِ نِ عَامِي خُوشِيَشِ رَا بَچُونِ دُكُنْدِ
 آن دِ عَا زِ نِيَسْتِ وُكُفْتِ دِ اَوِيْتِ
 آن دِ عَا وَا آن اِجَابَتِ اَزْ خُدا
 دِ وُكُنِ اِدْرَاكِ عَقْلِ اَنْدِيَشِ رَا

گرنه آری تو دم خوش در دعا
آرزو میخوای یک اندازه خواه
در حدیث آمده که مومن در دعا
دو نوبت از وی هم امان خواهد بجان
دو نوبت از مومن گریزد و آشنان
زانکه گوید دو نوبت ای مومن تو زود
آمین آ بادست این راه نیازه
ای ای دوست از دعا که دن بد
هر که را دل پاک شد از اعتزال
پس بفریاد حاجت ای محتاج زود
آن چنان کن که داناها مر ترا
کائنات دعای شیخ فی چون هر دست
چون خدا از خود سوال و کند کند
آن دعای بخودان خود دیگرست
آن دعا حق میکنند چون او فست
راه کن در اندرونها غلیش را

که در حق خود کسب یافت و در
خود حال تلاش دعا میکرد
باشد و از دیوانه از مقدار
استیلا خود تلاش نماید
کرد و بگوید که آن خواهد شد
بجای که برگاه حالت عقل که
خارد ۱۲

دعا و التجارب اسے کہہ سکتے خود
موجب امن و امانت پر ہر
انسان ہر

کوشش بسیار کرده باشند
و در سال ۱۳۸۱
در بابا که درین بار
پس

مجلس
تألیف کتابخانه
الامام رضا علیه السلام

پس اگر
رو قبول دعا اختیار
کند
تو خود بخوان کن
مطلب اختیار کن
مطلب تو دعا

ان مکتبہ
خواجہ درویش درویش
۱۲
مکتبہ
توسعه کان کنی
مکتبہ

تاج پینے دے لے عوام شہر
خاص بنانہ خیاں لکھائی
تہائی رو

[illegible]

۱۳ **ع** در روی درویش کجاست
 ۱۲ **ع** در میان عشق و محبت
 ۱۱ **ع** در میان عشق و محبت
 ۱۰ **ع** در میان عشق و محبت
 ۹ **ع** در میان عشق و محبت
 ۸ **ع** در میان عشق و محبت
 ۷ **ع** در میان عشق و محبت
 ۶ **ع** در میان عشق و محبت
 ۵ **ع** در میان عشق و محبت
 ۴ **ع** در میان عشق و محبت
 ۳ **ع** در میان عشق و محبت
 ۲ **ع** در میان عشق و محبت
 ۱ **ع** در میان عشق و محبت

کیمیا داری و دوا می پوست کن
 چون شدی زیبا بدان زیباری
 واسطه مخلوق نه اندر میان
 بندگان حق حریسم و بر دبار
 مهربان بی رشتان یاری گران
 بین خوان این قوم را می مبتلا
 نی همه ملک جهان و ن دهند
 داد و اد حق شناس و ششش
 اگر بود و ادخسان افزون زرگ
 عکس آخر چیت پاید و نظر
 حق چو شش کرد بر اهل نیاز
 خود که کو بداین در حمت نشر
 ای بسا مخلص که ناله در دعا
 تار و د بالائی این مستغف برین
 بس ملاک با خدا نالند زار
 بنده مومن تسبیح می کند
 صلح با بیگانگان را می دهی

دشمنان را ازین صنعت دوست کن
 کور باند روح را از سبکس
 بنیجران لایه که در جسم جان
 خوی حق دارند و اصلاح کار
 در مقام سخت و در روز گران
 برین غنیمت دارشان پیش از بلا
 صد هزاران ملک گوناگون دهند
 عکس آن دوست اندیش و ششش
 تو نمائی و ان بماند مرده رنگ
 اصل مینی پیش کن ای کج نظر
 با عطا بخشیدشان عمری در
 که نیابد در اجابت صد هزار
 تار و د و د و د و د و د و د
 بوی مجر از این المذنبین
 کامی مجیب اند دعا و ای ستیج
 او نمی داند بجز تو مستند
 از تو دار و آرزو و هر شتی
 از تو عطا

۱۳ **ع** در میان عشق و محبت
 ۱۲ **ع** در میان عشق و محبت
 ۱۱ **ع** در میان عشق و محبت
 ۱۰ **ع** در میان عشق و محبت
 ۹ **ع** در میان عشق و محبت
 ۸ **ع** در میان عشق و محبت
 ۷ **ع** در میان عشق و محبت
 ۶ **ع** در میان عشق و محبت
 ۵ **ع** در میان عشق و محبت
 ۴ **ع** در میان عشق و محبت
 ۳ **ع** در میان عشق و محبت
 ۲ **ع** در میان عشق و محبت
 ۱ **ع** در میان عشق و محبت
 ۱۴ **ع** در میان عشق و محبت
 ۱۳ **ع** در میان عشق و محبت
 ۱۲ **ع** در میان عشق و محبت
 ۱۱ **ع** در میان عشق و محبت
 ۱۰ **ع** در میان عشق و محبت
 ۹ **ع** در میان عشق و محبت
 ۸ **ع** در میان عشق و محبت
 ۷ **ع** در میان عشق و محبت
 ۶ **ع** در میان عشق و محبت
 ۵ **ع** در میان عشق و محبت
 ۴ **ع** در میان عشق و محبت
 ۳ **ع** در میان عشق و محبت
 ۲ **ع** در میان عشق و محبت
 ۱ **ع** در میان عشق و محبت

باشد ۱۶
 دلمه زدن گان مین
 در وقت حاجت
 غدا از در مین
 آن بانه گان مین
 حاجت او را بدار
 آرد در غفلت
 خود بوسه بدار
 کینان بوسه بدار
 تا که از زانوی او
 جلیب بدار
 آردش بختی
 در وقت

حق بفرماید نه از خوار تری است حاجت آوردش در غفلت است گر بر آرم حاجتش او وارود گر چه مینالد سبحان یا مستجار من برین در دار وارش می کنم خوش همی آید مرا آواز او بی مراد می مومنان از نیک بد	حکایت	عین تاخیر عطا یاری اوست آن کشیدش موشان در کوئی هم دران باز بچه ستغرق شود دل شکسته سینه خسته سگوار از ره پنهان شکارش می کنم وان خدا یا گفتن و آن راز او توفیقین میدان که بهر این بود
دزد کی از مار گیر که مار برود وار مید آن مار گیر از زخم مار مار گیرش وید و پس بشناختش در دعا می خواستی جانم از او شکر حق را کان و عامر و دوشد پس دعا ها کان نیانست و هلا پنبه اندر گوش حسن و کنند	باب هفتم در حواس	ز ابلی آرز غنیمت می شمرد مار کشت آن دزد و خود را زار زار گفت از جان مار من پر دشت کیش بیابم مار بستام از او من زیان پنداشتم آن سود شد دزد کم می شنود ویزدان پاد بند جس از چشم خود پیر کنند
پنبه آن گوش شکر گوش سرت	تا نگر و این کر آن باطن کست	پنبه گوش سر و چشم

می گوید کس در عالم که آن مار گیر
 آن دزد را بیایم در خواست آن
 دزد بگویم پس خوب شد که دعا
 من بدیده حاجت زیند در میان
 مارش دزد را مالک دیگر ۱۶
 حواس ظاهری عقل نشنید
 ۱۸۰
 نباشد و تو بچه جو جمع حقیقت
 بود و تلقین حواس باطنی دارد
 توفیق آن گوش شنید
 ستاره اندر گوش باطنی
 باعث کرد چون گوش باطنی
 پس تا نیک گوش حاکم
 نخواهد باشد گوش باطنی
 خود را نداند این را باید که
 حواس ظاهری و باطنی
 ملاحظه ای بگوشت تو
 ای و عقلت از حسی
 سر به باطنی انفس
 انفسه را می آید

بی حس و بی گوش بی فکریت شود
 سیر بر و نیست قول فعل با
 زان حس عالم توحید دان
 حس خشکی دید که خشک بزد
 چونکه عمر اندر ره خشکی گذشت
 سیر جسم خشک بر خشکی افتاد
 آب حیوان از کجا خواهی تو یافت
 حس دنیا زرد بان این جهان
 صحت این حس ز معموری تن
 صحت این حس بگوید طبیب
 گوش جان چشم جان جز این حس
 شاه جان مرهم را ویران کند
 سازد اسر فیل روز می ناله را
 انبیا را در درون هم نغمه است
 نشود آن نغمه را گوش حس
 روبرو سلطان و کار و بار بین
 اینچنین حسها و ادراکات ما

تا خطاب اجمعی را بشنود
 سیر باطن هست بالائی سما
 گر کسی خواهی بدان جانب بران
 عیسی جان پایی در دریا نهاده
 گاه کوه و گاه دریا گاه دشت
 سیر جان پا در دل دریا نهاده
 موج دریا را کجا خواهی شکافت
 حس دینی نزد بان آسمان
 صحت آن حس ز فیرانی بدن
 صحت آن حس بگوید از جدیب
 گوش عقل گوش حس زین مفلس است
 بعد ویرایش آبا و اجداد
 جان دهد بوسیده صد ساله را
 طالبان را زان حیات بی بهت
 که ستمها گوش حس باشد بخت
 حسن تجوی میخنها آلهها ر بین
 قطره باشد دران محصر صفا

۱۸۱
 عالمی باشد عالم غافل باشد
 و حواس باطنی در عالم معنی
 سیر کنند پس مراد از خشکی
 عالم صوت و دراز در عالم
 معنی باشد و دعا هست که
 بیندگان قبول آید می برد
 آب بی تلف میرود چنانکه
 بر دس زمین ۱۲
 ۱۲
 و درانی جم غفرت کی صفت
 و عبادت است و بی شرب و
 این میاض است راحت با و
 باشد ۱۲

بلان میڈارد ۱۲

نیشتار شاید و نی صیف را
جسته بیوجهی وجوه از هر گروه
کوبست تن را فدا کرد و بنار
زانکه پنبه گوشش آید چشم تن
ور قومی شد مر ترا طاغوت کرد
هر که او تن را پست جان نبرد
آنکه فر بر تر مرا و را میکشند
چشم آخر بین غر و ست و خطاست

یعنی بیشتر کے متاع دنیا ۱۲

[illegible]

مرغبت را گو که آن خوبیت کو ای فضل^{۱۲} گوید آن دانه بد و من دام آن اگر میان مشک تن را جا شود آن منافق مشک بر تن می نهد مشک را بر تن مزین بردن لال	بر طبق آن ذوق و آن مغریت که چون شدی تو صید دانه شد نهان روز مردن گذرا و سپیداشود روح را در قعر گفن می نهد مشک چه بود نام پاک ذواللال
باب هفتم و دوم در دست نفس^{۱۳} مادر تپانبت نفس شست بت سیاه است در کوزه نهان آن بت منخوت چون سیل سیاه بت شکن سبیل باشد نیک سبیل صورت نفس را بجوی ای پسر نفس مگر می و در هر کج آن صد زبان هر زبان صد لغت در خدای مومنی عمران کریز آهن نفس و هوا بر هم مزین بسکه خود را کرده بسند و هوا ای نوشیری درنگ این چاه زود	ز انکلا بت را و این بت اثر و دست نفس مر آب سیه را چشمه دان نفس بنگر چشمه بر شاخ راه سهل دیدن نفس را جهلست سهل قصه و فرخ بخوان با هفت سر غرقه صد فرعون با فرعونیان زرق و دستانش نیاید در آب ایمان را ز سر سیمونی مرین کین دو میز ایند همچو مرد و زن کرکی را کرده تو اثر و هوا نفس چون خرگوش خوت میخورد

۱۱ توتان منافق یعنی آن

ببین تن خود را در دفع می از دست

۱۲ توتان در تنه حاصل نکند

۱۳ نفس انسان دشمن توبت است

۱۴ توتان بد نفس است

۱۵ توتان بد نفس است

۱۶ توتان بد نفس است

۱۷ توتان بد نفس است

۱۸ توتان بد نفس است

۱۹ توتان بد نفس است

۲۰ توتان بد نفس است

۲۱ توتان بد نفس است

۲۲ توتان بد نفس است

۲۳ توتان بد نفس است

۲۴ توتان بد نفس است

۲۵ توتان بد نفس است

۲۶ توتان بد نفس است

۲۷ توتان بد نفس است

دو گشت در دزدانان
که خراش از کوه زبیر را
در چاه انداخت پس داس
بدریز که از دست خراش
عاجز آمد در اینجا اشار
مخل و نفس است ۱۱

دزدانان
آب در سحاح خوانند
توق باشند بی شکایت
خداوند بی شکایت
سگ باشد و غلام است
کف نفس
انسان از خواند غلام
می شود و از آن سبب
میگرد و پس از آن
نیز شدن نباید در دشمن
زیت ۱۲

دزدانان
مرا در پیش خشن روح و در
از گشت نفس و شیطان پس
نفت روح از نفس مخل
است مایه نیست بلکه مایه
مخل بودن عقل و روح نیست
البته از حیثیات باشد ۱۳

شیر را خرگوش در زندان نشانند
نفس خرگوش بصر ادر چسب
ای که خود را شیر میزدان خوانده
آلت اشکار خود جز سگ مان
زانکه سگ چون سینه کش شود
چون کنایه سگ برای تو شکار
آب تمام جیست آب روی عام
همین سگ این نفس از زنده نخوا
آدمی را دشمن پنهان نیست
دشمن راجه دوستانه گوید
گر ترا قندی دهد آن زهر دان
آن عجب نبود که میش از گرجست
گر اگر با تو نماید ر و به
انچه گوید نفس تو کا نباید
تو خلافت کن که از غیب آن
و ز خست این نفس و زخ از دها
هفت دریا را در شامه سنون

تنگ شیری کوز خرگوشی بماند
تو بقعر این چه چون و چرا
سلاها شد با سگ در مانده
کمتر که انداز سگ را استخوان
کی سوسید و شکاری خوش دود
چون شکار سگ شدستی آشکار
که سگ شیطان از و یا بد طعام
کو عدو جان تست از دیر گاه
آدمی با حذر عاقل کسیست
دام وان گر چه زوانه گوید
گر ترا لطفی کند آن قهر دان
این عجب که میش دل ز گرگ است
همین مکن باور که ناید ز و به
مشنوش چون کار او ضد است
این چنین آمد وصیت در جهان
کو بد ریا مانگر و دم و کاست
کم نگر و دسوزش آن خلق سوز

بالفلسفہ ہے ۱۶

7.

10
11

و شمن را خنجر را را خوار داد
 بر او زخم ^{بگشاید} ۱۱ پلند
 و زور را کو دست ببریدن
 گر نه بندی دست او دست تو
 گرگ و زنده هست نفس تو یقین
 پس ترا غم که پیش آید زور
 همچو فرعونی که موسی اشته بود
 آن عدد و خانه و آن کور دل
 چه عزت میکند نفس لعین
 در خبر شو تو این سپید ^{دینگو}
 طمطراق این عدو مشغول
 سخنان ^{چند} ^{و شین} ۱۲
 بر تو اواز بر زبان برود
 چه عجب گرم را آسان کند
 آدمی اندر بلا گشته بدست
 تو سلیمان شو که تا دیوان تو
 تو سلیمان باش بی و سواس
 خاتم تو این دست و هوشده
 جان که او دنبال زاعان پرد

دُوزخ را منمبهر سر بردار دأ
 از بریدن عاجز می پیش به بند
 گرتو پایش شکنی پایش گشت
 چه بهانه می نهی بر هر ^{چنین} ^{چنین}
 بر کسی تهمت نه بر خویش کرد
 طفلان خلق را سمری ر بود
 باعد و خوش بگینا بان را یندل
 دور می اندازد سخت این چنین
 باین جنبی کرم کرم اعد اعد
 کو چو ابلیس در رنج و ستیز
 آن عذاب سرمدی را اهل کرد
 اوز سحر خویش صد چندان کند
 نفس کا فر نعمت و کرمست
 سنگ بزنند از پی ایوان تو
 تا تازم سلطان بر دجی و دیو
 تا نگردد دیو پورا خاتم شکار
 زاع او را سوی گورستان

۱۷۷۷
 قفس زشت را که در دیوار
 تو جا دارد

[illegible]

عالم فسرده است و نام او جواد
 باشد تا خوشیدر شکر اید عیان
 این سخن پایان ندارد مارگیر
 تا به بغداد آمد آن هنگام چو
 بر لب شط مرد هسنگامه نهاد
 مارگیری اثر دها آورده است
 جمع آمد صد هزاران خام ریش
 منتظر ایشان و او هم منتظر
 مردم و هنگامه افزون تر شود
 جمع آمد صد هزاران اثر خا
 مرد از زن جبین زانو حام
 اثر دها کن ز مهر برافسوده بود
 بسته بودش بارسنهام غلیظ
 در درنگ و انتظار آفتاب
 آفتاب گرم پیرش گرم کرد
 مرده بود و زنده گشت او از شکفت
 خلق را از جنبش آن مرده مار

جامد فسرده بود امی او تباد
 تا به بنی جنبش جسم جهان
 میکشید آن مار را با صد نه جیر
 تا نهده هنگامه بر چار سو
 خلعده در شهر بغداد افتاد
 بواجب نادر شکاری کرده است
 صید او گشته چو از ابلهش
 تا که جمع آیند خلقی منتظر
 گدیه و توزیع می شود
 حلقه کرد و پشت پابر پشت پا
 فتنه دهم چون قیامت خاص و عام
 زیر صاعقه پلاس و پرده بود
 احتیاطی کرده بودش آن حفیظ
 تا فتنه بر آن مار خوشیدر عرا
 رفت از اعضای او اخلاط سرد
 اثر دها بر خویش جنبیدن گرفت
 گشت شان آن یک تحیر صد هزار

عالم فسرده است و نام او جواد
 باشد تا خوشیدر شکر اید عیان
 این سخن پایان ندارد مارگیر
 تا به بغداد آمد آن هنگام چو
 بر لب شط مرد هسنگامه نهاد
 مارگیری اثر دها آورده است
 جمع آمد صد هزاران خام ریش
 منتظر ایشان و او هم منتظر
 مردم و هنگامه افزون تر شود
 جمع آمد صد هزاران اثر خا
 مرد از زن جبین زانو حام
 اثر دها کن ز مهر برافسوده بود
 بسته بودش بارسنهام غلیظ
 در درنگ و انتظار آفتاب
 آفتاب گرم پیرش گرم کرد
 مرده بود و زنده گشت او از شکفت
 خلق را از جنبش آن مرده مار

با تحسین نعرها نایختند
 می شکست او بنزدان با نایختند
 بندها شکست و بیرون شدند زیر
 در بهریت بس خلافتی کشته شد
 مارگیر از ترس برجاخت شک
 گرگ را بیدار کرد آن کور میش
 از دها یک لقمه کرد آن کیج را
 خویش را بر استنی سجده بست
 نفست از در باست او کی مرده است
 گر بیابد آلت فرعون او
 آنکه او بنیاد فرعون نهید
 که شکست آن از دها از دست فقر
 از دها را دارد در بر فراق
 تا فرده می بود آن از دها
 مات کن او را و این شوز مات
 مار شهوت را بکش در ابتدا
 کان تعف خورشید شهوت برزند

جلگی از جنبشش بگریختند
 هر طرف میرفت چاقا چاق شدند
 از دهای زشت غران همچو شیر
 وز قدا و کشته گان صد پشته شدند
 که چه آورد دم من از کسبار و دشت
 رفت نادان سوی عزرائیل خوش
 سهل باشد خون غوری حجج را
 استخوان خورده را در هم شکست
 از غم بی آلتی اندر ده است
 که با مرا و همی گشت آب جو
 راه صد سویی و صد هار و نرند
 پشته گردد ز مال و جاده صقر
 بین گمش او را بخورشید عراق
 لقمه اوئی چو او یا بدنجاست
 رحم کم کن نیست او را اهل صلات
 ورنه اینک گشت مارت از دها
 آن خفاش مرده ریگت پرزند

۱۰۰
 از دها که داد سیکر
 مردم بگذاشت و می شد و بند
 او شکست می کرد و در آن از دها
 از دها چست و چاک کشت
 از دها که بیا بیا اگر
 ۱۰۰
 نفس را سامان از غنی حاصل
 که در و بخان شود که از کمال
 آب و باران که در و بخان
 گر چای اختیار کند که راه صحر
 ۱۹۵
 و از دها که کرامت یزد
 از دها که کرامت یزد
 بی سامانی که کرامت یزد
 این پشته را مال و جاده حاصل
 گردد جسد را که در ۱۳

به ذات این بخت عالم
 و توفیق آن که در کلمات بیان
 پس بسبب فرستادن
 ده دین جهان هر یک
 این و دیگر انسان را حاصل شد
 بنیخت میرسد و دارا عمل دین
 عالم است ۱۳
 ۵۲ تولد از آتش خورشید
 نفس برآید این غالب می شود
 ۹۶
 حواسه این روشنی
 هر چه هست ادراک چو شکلات
 می ماند ۱۴
 ۵۳ یعنی آتش نفس خود
 علیه راجع است اجابت
 گشت ۱۵
 ۵۴ تو دوست من
 انان شلستم تو بودی
 باشد اگر خواهش من
 غالب آید جاوید گردد ۱۶
 ۵۵ تو یون برآی
 نیت کن

نغمی بلند از سینه کشید
در پیش عشق دنیا

مردمان از غم ابله
خود در دست صرد و لیس

می بزد و در حقیقت خود
خاب می کند که از دست

آفت محرومی غم خیزد
آفت محرومی غم خیزد

آفت محرومی غم خیزد
آفت محرومی غم خیزد

خلق پندارند عشرت میکنند زان عوان مقتضی که شهوت است و م این مستور نفس شهوت است شهوت او را که دم آمد زن چون نه بندی شهوتش را از زین	بر خیالی پر خود بر میکنند دل اسیر حرص از دافت مست زین سبب پس رو آن خود پست ای مبدل شهوت غمیش کن سر کند آن شهوت از عقل شریف
---	--

حکایت

آن یکی باشم بر یکشت روز بو الفضولی گفت او را کای فلان هین چه میگردد می جوین با چراغ گفت میجویم بهر سو آدینه گفت هست از مرد این بازار پر گفت خواه هم مرد بر جاده دوره این نه مردانند اینها صورتند وقت خشم و وقت شهوت مرد کو کو درین دو حال مردی در جهان ترک خشم و شهوت و حرص آوری	کرد بازاری و شش با عشق بود هین چه می جوی کسوی هر دو کان در میان روز و روشن چسبیت لاغ که بودی از حیات او می مردمانند آخر ای و انامی حُر در خوشم و بهنگام مشر مرد نه نمانند و کشته شهوتند طالب مردی دو انم کو کبو تا فدا می او کنم امر و زجان هست مردی و گنایب
---	---

حکایت

گویند دم نفس است از تپ
بیش ریس اوی با بند
قوله شهوت او را
بیش خورشید نفس سر کن
مست خود است معنی سبک
قوله چون بنده می
گزاران شهوت را اگر گشته
نفس خفته می گردان شهوت
عقل شریف را بر ابله خاک کرد
بچه سبب غرق خاک نمود
دست شهوت و خشم از انسان
انسانیت در میگذارد و شل میاید
می شود پس بران مرد اطلاق آسان
نباید کرد ازین سبب من طالب
مردم هست
قوله که خشم می
ترک خشم و شهوت و حرص من بود
و عادات اینها هم الصواب و در اسلام

۱۲
 تندرستی عقل
 چهره و عفت
 باز میگرداند و برآورد
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

نفس زشتش ماده و مضطر ذره عقلت به از صوم و نماز این دو در تکمیل آن شد معترض شومیش بی آب دارد ابر را او عدد و ما و غول رهبر نیست روح او و روح او ریختن است زانکه فیضی دارد از فیاضیم نبود آن بهایش بی مایه من از آن حلوائی او اندر نیم صحبت احمق بسی خونها که گشت رنج کور می نیست قهر آن ابتلا احمق رنج نیست کوز حم آورد امین است و از پی تعلیم بود تا چو عقل کل تو باطن بین شوی ای بسی ریش سفید و دل چو قیر معنی این موبدان ای بی مهید تاز بهشتش نموده تاز مو	ای خنک آه عکس که عقلش زربود بس نکو گفت آن رسول خوش نواز زانکه عقلت جوهر است این و عرض که کم عقلی مباد اگر را گفت پند نیست که احمق هر که هر که او عاقل بود او جان است عقل و شش نامم دهد من رضیم نبود آن و شش نام او بیفایده احمق از حلوائی اندر نیم زانکه احمق بگریز چون عیسی گشت گفت رنج احمق قهر خداست ابتلا رنج نیست کوز حم آورد آن گریز عیسی نی از بیم بود جهد کن تا پیر عقل و دین شوی ای بسی ریش سفید و مرد پیر شخ که بد پیر یعنی موفید هست آن موی سیاهی او
---	--

عقل انسان را از سادات دین
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

این زن و مردی که نفسست نمزد
 این دو بایسته درین خاکی سرا
 زن همچو اندر حواج خانگما ه
 نفس همچون زن بی چاره گری
 عقل خود زین فکر با آگاه نیست
 عقل باید نورده چون آفتاب
 درین عقلت نیست با عقل دیگر
 عقل خود با عقل یاری یار کن
 باد عقل از بس با ما وارهی
 زین سر از حیرت گرا عین عقلت رو
 عقل ایمانی چو شمع عاقلست
 عقل او باشد که با مشعل است
 این تفاوت عقلها را نیک دان
 هست عقلی همچو قرص آفتاب
 هست عقلی چون چراغ سرخوشی
 هست پنجاهی شفا و عقل را
 گلشنی که نفس روید یک نیست

ای خای دردی ۴۱

نیک با بستیت بهر نیک بد
 روز و شب در جنگ اندر ماجرا
 یعنی آب رود و نان بخوان مجاه
 گاه خاکی گاه جوید سروری
 در و ما غش جز غم است نیست
 تا ز تیرینی که نبود جز صواب
 یار باش و مشورت کن ای پسر
 آفرینم شور می بخوان و کار کن
 پائی خود بر آج گرد و و نهانمی
 هر سر سویت سر و عقله بود
 پاسبان و حاکم شهر دلمست
 او دلیل و پیشوا می قافله است
 در مراتب از زمین تا آسمان
 هست عقلی کتر از ذره شهاب
 هست عقلی چون ستاره تیشی
 کی بیاید بنسب بی نقل را
 گلشنی که عقل روید نیست

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

گلشنِ کربل و مدگر و دتباہ
صیقلِ عقلت بدان و اوست حق

گلشن کز دل مد و انس حقا
که بد و روشن کنی دل را در حق

باب ہفتاد و پنجمہ در قلب

هر سکه زانادر دهر و شند لی
 هر که صیقل پیش کرد و آهوش دید
 پس جو آهین گریه تیره سیکه
 صیقل کن بیکد و روزه سینه را
 تا دولت آئینه گردد و در صورت
 آئینه دل چون کنی صافی و پاک
 آهیم بپینی نقش و هم نقش را
 آهین راجه تیره و بے نور بود
 گرتن خاکی غلیظ و تیره است
 صیقل دید آهین منخوش کرد و
 تا در و اشکال غیبی رود و در
 خانه آن دل که ماند بے ضیا
 تنگ و تاریکست چون جان جهود
 گوهر تیره از چنین بل مر ترا

عجب ایند لقب در حقیقه
بدشتر آید بر صورت پدید
حقیقه کن حقیقه کن حقیقه
و قمر خود ساز آن آینه را
اندر و هر سویی که سیم
نقشها بینی برون از آب خاک
فرش دولت را و هم فراش را
حقیقه آن تیرگی از و سکه ربود
حقیقش کن زانکه حقیق گیر است
تا که صورتها توان دیدن در و
عکس جرمی و ملک در وی چهره
از شعاع آفتاب کبیرا
بی توان از ذوق سلطان و ذوق
آخراذ کور می دل خود بر تر آ

قلمبر کے لئے ہر
 شخص بقدر صفائی و تلب ستانہ
 آتا و غیب کی تائید ۱۲
 ۲۰۲
 ہر صفائے شہر با شہر
 پس بہت سے کہ در گد جا شد
 پس ایامی کہ کوی دل خود
 رسد ۱۳

روغسته و نگشته سخنوان
 کان جمال دل جمال باقیست
 عرش با آن نور و با بهنامی خویش
 گفت پیغمبر که حق فرموده است
 در زمین و آسمان و عرش نیز
 در دل مومن گنجی عجب
 و کف حق بهره داد و بهر زین
 اصبح لطف و قهری در میان
 ای قلم بنگر که اجلایستی
 دیده دل هست بین الاصبغین
 یوسف وقتی و خورشید بر ما
 دل که اوسته غم و خند نیست
 گام در صحرائی دل باید نهاد
 امین آبا دست دل ای دوستان
 گرد پای دل همیگردای پسر
 دل چون بود تن چه داند گفتگو
 ایدل او کین و کراهت پاک شو

دل طلب کن دل منه بر استخوان
 و دلش از آب حیوان ساقیست
 چون بدید او را برت انجائی خو
 من گنجی هیچ در بالا و پست
 من گنجی این اقلین ان ای عزیز
 گر مرا جوی دران دلها غلب
 قلب مومن هست بین الاصبغین
 کلب دل با قبض لبطی زین بنا
 که میان اصبعین کیستی
 چون قلم در دست کاتبی مین
 زمین چه وزندان برای هر و نا
 تو گو که لائق آن دید نیست
 زانکه در صحرائی گل نبودش او
 چشمها و گلستان در گلستان
 بان ز پای حوض تن نیکن خذر
 دل بخود تن چه داند جستجو
 و انگهان اسحر خوان چالاک شو

قدت باری لطف و قهر
 هر دو موجود است در دل انسان
 از همین انگشت قدرت الهی شگ
 و زانی دارد ۱۲
 یعنی دلی که از اسباب سرور
 خادمان و از انوار سرخ خنک
 شادمان دل یافت و دیار
 نوزد یک ندارد ۱۳

معاونت وزیر امور خارجه

از خان خان خان خان است *

بر زبان الحمد و اکراه درون
 چه گفتی کونشان حامدون
 حمدا عارف مرخدا را راست
 از چرخ تارک چشمتش بر کشید
 هست دل مانده خانه کلمان
 از شکاف و روزن دیوارها
 و آنکه دل بیدار در چشم
 طوطی کايد ز وحی آواز او
 اندرون بست آن طوطی بنیان
 میسر شدایت را تو شاد از و
 دل تو این آلوده را پند آشتی
 تو همی گویی مراد نیز هست
 فی دل اندر صدر هنر ازان خاص
 آن دلی که آسمانها برترست
 آن دلی آور که قطب عالمست
 نور نور چشم خود نور است
 باز نور نور دل نور خداست

شماره ۱۳
مجله علمی و ادبی
شماره ۱۳
مجله علمی و ادبی

نور دل را نور حق تزیین بود
 و انگهان گفته خدا که سنگرم
 منظر حق دل بود در دوسرا
 نی نظر گاه شجاع آن آه نیست
 حق هیچگوید نظر ما بر دست
 سنگرم در تو دوران دل بنگرم

معنی نور علی نور این بود
 من بظاهر من بباطن بنگرم
 که نظر در شاه آید شاه را
 پس نظر گاه خدا دل بی نیست
 نیست بصورت که آن آب و گشت
 تحفه آور آوری جان بر دم

حکایت

دید موسی یک شب بانی را برادر
 اسی فدای من فدایت جان من
 گر به بینم خانه ات را بر دوام
 هم پیر و ناهای روغن سین
 سازم و آرام به پیش صبح و شام
 تو کجائی تا مشوم من چاکرت
 کفشت ابراه بود پاره زخم
 و در ترا پاری آید به پیش
 و شکست بونم با کم با کمیت
 اسی فدای تو همه بزمای من

گو بهیگفت اسی خدا وای آله
 جمله بزمای و خان و مان من
 روغن و شیرت بیارم صبح و شام
 و گچله جو غرات تا زمین
 از من آوردن ز تو خورد طعم
 چارقت دوزم کم شانه سرت
 و ر بود در پای خاری را کنم
 من ترا غمخوار باشم همچو خویش
 وقت خواب آید بر و هم جا بکیت
 اسی بیادت هی بی بی ای من

شفقت آن حضرت
 بر این کاتب
 ۲۰۶
 سرور جان می بخشد

2

گفت موی بام است ای فلان
این بین من چرخ ازان آید پدید
خود سلمان ناشده کافر شدی
زین همه باشد منزله ذوالنهن
پنبه اندر دامن خود فشار
کفر تو دیباچی دین را زنده کرد
آفتابی را چنینها کی سزا است
آتش آید بسوزد خلق را
حق تعالی زین چنین خدشت نیست
چارق آن پوشکه آن محتاج پاست
والد و مولود را و خالق است
دزیشیانی تو جانم سوختی
سرنها و اندر بیابان و برفت
بنده مارا چو اگر دی عتاب
بنده مارا ز ما کردی جدا
یا برای فصل کردن آمدی
ابغض الاشیاء عندی الطلاق

سلطان بایکوندر

ہر کسی را سیرتے بہا وہ ام ہندیان را اصطلاح ہند مح در حق او شہد و در حق تو سم وز گران جانی و چالاک می ہ ماروان را بنگریم و حال را گر چہ گفت لفظ ناخاصی بود سوز خواہم سوز با آن سوز ساز سوختہ جان و روانان دیگرند گر بود پر خون شہید اورا شستو این خط از صد ثواب و لست آن محبتی لفظ مقبول خداست جامہ چاکان را چہ فرمائی رفو در بیابان از پی چو پان دوید گر داز پرہ بیابان برفشانند گفت مفرودہ کہ دستور می سید ہر چہ میخواہد دل نیک بگوئی ایمنی وز توجہسانی در امان	ہر کسی را سیرتے بہا وہ ام ہندیان را اصطلاح ہند مح در حق او مدح و در حق تو ذم ما برای از پاک و نا پاک می ہ ما و بزرانگرم و قال را ناظر قبل کہ گشت اشع بود چند ازین الفاظ واضار و مجاز موسیا آداب دانان دیگرند گر خطا گوید و را خا طے گمو خون شہیدان را از آب و لست گر زبانت کج بود نیست رست تو ز سرستان قلاویزی مجو چونکہ موسی این عتاب از حق شنید بر نشان پامی آن گشتہ رانا عاقبت دریافت اورا او بدید ایہیج آداب و ترسیبے مجوی کفر تو دینست و دینت نور جان
---	---

دند گزبان من
صحت بلال رضی اللہ عنہ
شین محمد از زبان شان بینی
آمد و بجا سے شہدین بود
اسہد سیم لفظی گفتند
باز نہر خاکہ ملا علی اشعار
زین شان کا کتب
چنانچہ در وصف شان گفتند
عجب بر شہد ہو خوشہ ز زہر
مال
نور و اوقات لفظ
بہی سائنہ توتو
باشہ ملو اران ذات پاک
خزنت موسی علیہ السلام
در شہد سے بہنے عاقبت

لے تو گفت ای
بنی جهان گفت که ای موسی زنی
تو آن حالت گفتی که در این عالم
شد چون کار تو رفت از تو قال
نیت ست ازین بود که موسی را

سبیل از این
تو در حدیثی از
و تانی از اعتبار از آنکه در حدیث
شرع از اعتبار بر تریست که چون
از غرض طلب نیست از اعتبار بر تری

نقل از حدیث
از آنکه در حدیث عقلی و عقلی
و شبهات عقلی باشد و چون که کارش بدو
و چون است هم مشاهده و حال جان و دم
بیر لکستان لطیفان یکند
درین خلایک جا گرفته است روز و شب
از فعال سود در زبان در توفیق بی با
مغنی زانی او که در حدیث
بگوید ۱۱

ای معافی یفعل الله بایش گفت ای موسی از آن سو رقم تا زیانه بر زدی سپیم گشت محرم تا سوت مالا هوت باد بان و بان گر چه گوئی و سپاس حمد تو نسبت بدان که بهر رو و بان خویش تن با پاک کن	بنی جهان گفت که ای موسی زنی تو آن حالت گفتی که در این عالم شد چون کار تو رفت از تو قال نیت ست ازین بود که موسی را
---	--

باب هفتاد و ششم در روح

بحث جان اندر مقام دیگر است بحث عقلی که در و در جان بود بحث عقل و حس از روان یا ب آب صافی در گلی پنهان شد چون بخت بیدار نبود حسان جان همه روز از لک و کوب خیال نی صفائی نماندش فی لطف فر روح میردت سوی چرخ برین خویش برین که روی زمین شغول	ابو که جان را تو ام دیگر است آن دیگر باشد که بحث جان بود بحث جانی یا عجیب یا بوجوب جان صافی بسته ابدان شده هست بیداری چو در بندان ما در زبان مسود از خوف زوال نی بسوی آسمان را سپهر سوی آب و گل شدی در سفین زلن و جودی کویدان شکست محلول
---	--

صلی علیهم السلام را خضر ساینده
 نواز شده و این از آنکه سزایند
 بر نواز ساینده ۱۲
 الانام نفس در حق بیکار
 زیرا که روح را نباید در
 هوا نفی نباشد ۱۳
 آینه جان بسیار بیایمی
 است که در و حال سرف
 آبی نشاند و میگردد ۱۴
 آینه جان ۱۰
 باریت در او از بارگاه
 کامل باشد ۱۵
 روح در حجاب
 آن ارواح که در احوال
 و مشورتی یک وصف از
 ذرات دنیا بلیسم
 وادیا را اند ۱۶

جان یعنی درین ره بخلاف تأخلاف اندر بودنی قیمت اسب همت سوی آخر تا ختی اخر آدم زاوه اسی ناخلف صورت رفعت بود و افلاک را صورت رفعت برای جمبهاست روح همچون صالح و تن نافه است روح صالح قابل آفات نیست نافه جسم ولی را بنده باشد عیسی روح تو با تو حاضر است کیک پیکار تن بر استخوان روح خود را متصل کن اسی فلان روح محبوب از تقایش در عذاب آینه آهن برای نقشهاست آینه جان نیست الارواحی یار جان اول منظر در گاه شد روحهای که نقشها رسته اند	است همچون تیغ چوبین در غلاف چون برون شد سوختن آت آدم سجود را نشناخته چند پنداری تو پستی را شرف معنی رفعت روان پاک را جسمها را پیش معنی اسمهاست روح اندر وصل حق در فاقه است زخم بر نافه بود بر ذات نیست تا شوی باروح صالح خواجهاش نصرت از و سخواه کو خوش ناست بردل عیسی منه تو هر زمان زود بار و اح قدس سالکان روح وصل در بقا پاک از حجاب آینه عیسای جان سنگین است روحی آن یاری که باشد فلان یا جان جان خود منظر الله شد انبیا کو هر بر شایسته اند
---	---

٩

۵۲

در سوره یقین در

آدم علیہ السلام

مراد از معنی لغوی سکویا از پاپیه است

کہ در بین انما افشار و بہاناکہ گوہر

درستی این بیان
از موارد در مضمون

سید قزوینی معصوم

این شعر موجب فواید بسیار
از هر طرف میجوید

این
باشد + آدمی زاده هر
نیز به در میان

و درج

پروگرام

بدور کند میل آن شو و در آن

جبرئیل علیہ السلام

ایہاں کی ایجاڑت سے بچو

از سیر عالم عالم

حضرت امام باقر (ع) و استیصال غمت

۱۲۸

و بر سجود رستن از نادانی است
نی خورش مانندست دنی صبر و قرار
تا بود و گین بنده از پابرگند
آن قفس را در کشتائی چون بود
تا بگل پنهان کند دُرِ عدن
سوختی جان را و تن افر و خشتی
کان چنان ماهی نهان شد ز پر میغ
بر مزیدست و حیات و در نما
در کمی خوشکی و نقص و عین
در تزیاید مر جبت آسجا بود
آفل حق لا اُحِبُّ الا نسلین
اندرین پستی چه بر خنید
چشم را سوی بلند می نه اهل
آن نداسید ان که از بالا رسید
تار وی هم بر زمین هم بر فلک
کتر از حیوان شدی این اسخون
پرو بالش را بصد جاسته

مرغ کوا اندر نفس زند نیست
مرغ را اندر نفس نان سپهر زار
سبز هر سوراخ بیرون میکند
چون دل جانفش چنین بیرون بود
ای که جان را بھر ترن میسوختی
ای درینا ای درینا ای درین
هر گیارا کشش بود سیل عُلّا
چونکه گردانید سر سوی زمین
میل دروخت چون سبکبالا بود
درنگون سازی سرت سوی زمین
رفی السّما را بر زخم کشیده
هر چه در پستیت آمد از علّا
سزندی که ترا بالا کشید
تو بن حیوان بجانی از ملک
کز رفتی تو بجان بر آسمان
جبر سیلی را بر سینه بست

۱۲۸۵ هجری قمری

از خداست ۱۱
 ۱۲
 اگرچه آفتاب در عالم نظر غوغا
 در کمال است که من ادا فرض
 نمایند بخت جان که شل اود عالم
 تصورم از کائنات دارد به جاست بقیه
 ۱۳
 اگر انسان مضاف فرموده
 خدا رسول علی نموده استیقام
 با جا و بیکار در دین ادا فرض
 در بیکار در دین ادا فرض
 ۱۴
 بیرون باشند ۱۵
 ۱۶
 آدمی اگر خود کند مغروریت
 چشم چنگ کند دست دراز
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۲

ریاضی قاعدہ ۱۲

از برون آوازشان آید زوین
 مابین رستیزم زین تنگی نفس
 ظاهرش برگ بباطن زندگی
 تلخ نبود پیش ایشان مرگ تن
 تلخ نمی باشد کسی را کشش بر بد
 روح سلطانی ز زندانی محبت
 رفت آن طابوس عشقی سومی عشق
 که روح بود

کوه خاها را در حجابت لکن بی
 پادشاه میدید جانکه حضرت مرگ را
 داد و مرد او از عظمت مرگ را
 اقدس حضرت علی علیه السلام باشد
 یا غنای که در وقت ولادت حضرت
 علی علیه السلام از غیب حضرت
 برآمد رسید به دو کلاه و بی قران
 قندجای عالیست یعنی ای غنی
 خود را نیست کن قبل از بزرگ
 تا از او از دست بگریز
 ۲۱۶
 بجز درستی بجز بیجا است
 جادوانی خاک نشوی
 تو را که خود را بختیگر
 در گمان تو باشد که جان تو
 قیامت نیست این خیال تو
 باطن است زیرا که خدا صمد
 از آسمان دم تو فرو فرستد
 پس بنام خدا ظاهر تو بختیگر
 و صمد خود را نیست
 تو خود کردی
 پس اگر زنگی خدا در بخت
 بگردی آن خاست
 که بنام خدا نیست
 زنده و صمد است
 عالمی بختیگر
 در اینست که
 خود را نیست کن

وقت شادی شد چو شکستند کنده و زنجیر را انداختند می پرید با پرول بی پامی تن تا ابد یعنی نخواهد داشت دوست بی آزار سومی دوست کشتیش بر آب بس باشد قدم برگ بی برگ بود مار انوال جانب جان باختن بشتا فقیم بانگ حق آمد همه برخاستیم آن دود که داد مریم را ز جیب باز کردید از عدم ز او از دست چون شهبان رفتند اندر لاسکان پس سترس از جسم جان بیرون شدن فی الشکاک و زلزله روز می گشت پس فلک ایوان که خواهد شدن یک دو دم ماندست مرد و میر تا شوی با عشق سر و خواجه باش	چونکه ایشان خسرو دین بوده اند سومی شاد در وان دولت خندان جان مجرگشته از عوفا می تن جسم ظاهر عاقبت خود قنیت آن عتاب رفت هم بر پوست بطور از شکستن کشتی چه غم برگ بی مرگی بود مار اسلال ما بها کو خون بهار ایتیم ما برویم و بکلی گاستیم بانگ حق اندر حجاب بی جیب اسی فغان نیست کرده زیر پوست انبیا آتنگ آمد این جهان آن توئی که بی بدن واری بدن گر نخواهد بی بدن جان تو زیست گر نخواهد زیست جان بی این بدن درند که دمی زندگانی منیر بهر روز مرگ این دم مرده باش
--	---

پس اگر زنگی خدا در بخت
 بگردی آن خاست
 که بنام خدا نیست
 زنده و صمد است
 عالمی بختیگر
 در اینست که
 خود را نیست کن

[illegible]

[illegible][illegible][illegible]

۱۲

یکی چون عابدیست آن آزاد مرد
 رفت پیش عابدی آن کارش را
 گفت داد و در عابدی یادگار
 رفت پیش عابدی آن کارش را
 گفت داد و در عابدی یادگار
 رفت پیش عابدی آن کارش را

حکایت در بیان توبه نصوح چنانکه شیرازستان بیرون آید و باز
 به پستان نرود و آنکه توبه نصوح کرده باشد هرگز ازان گناهی
 یا و نه کند بطریق غیبت بلکه هر دم نقشش از فرون شود و آن نفع
 و سیل آن باشد که آن تائب لذت قبول یافته است ازان
 شهوت اول بی لذت شده این لذت بجای آن نشست
 چنانکه نه عشق را بر عشق دیگر به چرایاری بگیرد و
 بخورند و آنکه دلش باز آن گناه را غیب میشود و علامت آنست
 که لذت قبول نیافته است و لذت قبول گناه نه نشسته است
 و غیره الیسی می نشده است و نیمه و الحسری بروی قیامت
 و یافته شود و احکام کیفیه الاشعاره -

لب خنوش و در دل رازها
 عارفان که جام حق نوشیده اند
 رازها را نه بود و نوشیده اند
 هر که اسیر کار او خوشند
 نه کردند و در پیش او خوشند

است خندید بگفت ای بنهاد
 زانکه دانی این لذت توبه واد
 و بیان آنکه دعای حاجت
 و صل و خواست و حاجت
 و چون در خواست و سما و

بود مردی پیش ازین ناشی و بود روی او چو خسار زنان او بجام زنان دلاک بود سالها میکرد دلاکی و کس زانکه او از خوش زن دار بود	بمزد دلاکی زنان او دست و مردی خود را همین کرد و او نهان در دغا و حيله بس چالاک بود بونه و از حالت آن ملبهوس ایک شهوت کامل بیدار بود
--	---

از خوشی که نتواند تالی
 بصر و سامان و دیدار و تالی
 وین و زیات و زیات و تالی
 وین و زیات و زیات و تالی

بسم الله الرحمن الرحيم

نوشت چنانکه در این کتاب
در باب اول از کتب
در باب اول از کتب
در باب اول از کتب

کان دعای شیخ چون هر وقت
چون خدا از خود سوال مکن کند
یک سبب آنست ضعیف ذوالجمال
اندر آن حمام پرچی کردشت
گوهری از حلقهای گوشش او
پس در حمام را بستند سخت
رضها جستند چون پیدانشد
پس بجز جستن گرفتند از گراف
در شکاف تخت فوق و در طرف
بانگ آمد که هر عریان شوید
یک بیک را حاجت جستن گرفت
آن نصیحت از ترس شد در خلوتی
پیشتر خوشیش امیدید برگ
گفت یاب بار بار گشته ام
کرده ام آنها که از من می سزید

فانیت گفت و گفت خداست
پس دعای خوشی چون گویند
که بماندش ز نفیس و وبال
گوهری از دخت شایه گشت
یا دگشت و هر زنی جز تو
تا بجویند اول اندر پیچخت
وز دگوهری ز هم رسوا نشد
در دمان و گوش و اندر شکاف
جستجو کردند در از طرف
هر که هستند از عجز و از نوید
تا پدید آمد که هر دو گفت
روی زرد و لب کیو و از خشتی
سخت میلزید او مانند برگ
تو بها و عهد با شکسته ام
تا چنین سبیل پای در سید

فانیت گفت و گفت خداست
پس دعای خوشی چون گویند
که بماندش ز نفیس و وبال
گوهری از دخت شایه گشت
یا دگشت و هر زنی جز تو
تا بجویند اول اندر پیچخت
وز دگوهری ز هم رسوا نشد
در دمان و گوش و اندر شکاف
جستجو کردند در از طرف
هر که هستند از عجز و از نوید
تا پدید آمد که هر دو گفت
روی زرد و لب کیو و از خشتی
سخت میلزید او مانند برگ
تو بها و عهد با شکسته ام
تا چنین سبیل پای در سید

۲۲۱

پس در این باره نصیحت کن
این همین زاری و صد قطره کن
که در افت دم بجاده و عوان
تا نیاید هیچ از بی چنین
نویسم که داوید جان پیش
ای عداوی خدا چندان بگفت

بسم الله الرحمن الرحيم

بعد از این باب
در باب اول از کتب
در باب اول از کتب
در باب اول از کتب

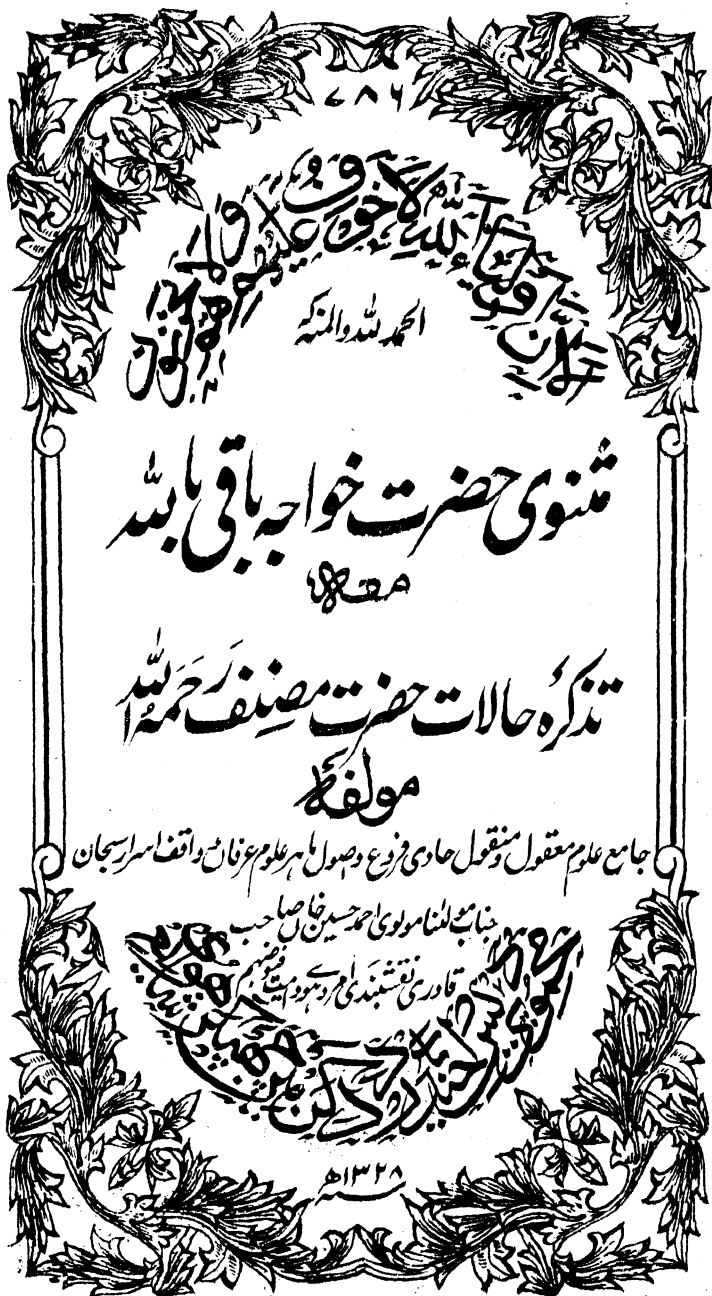
سر بر روی من گرد زبان
 سحر کائنات تو بیدار در میان
 باز خواندن در خفا
 نصوص را از هر دلاکی
 بعد از استحکام توبه و قبول
 نماز کردن و بجا گرفتن نصوص

اینچه گفتیدم زبداز صید کیست
 کس چه میداند ز من جز اندک
 من همی آن دانهم و ستارین
 اول ابلیسی مرا استاد بود
 حق بدید آن بسله و نادیده کرد
 باز رحمت پوستین و وزیر کرد
 هر چه کردم جلد ناکرده گرفت
 همچو سوسو سوسم آزاد کرد
 نام من در نامه پاکان نکوشت
 عفو کردم جلگی جسم و گناه
 آه که دم چون رسن شده من
 آن رسن بگر فتم و میر و ندم
 درین چاهی که بودم اسیر
 از نهوس در تگنا بودم زبون
 آفرینا بر تو باد اے خدا

بر من این کشفست اگر شک نیست
 و ز هزاران جمله بد فحلی یک
 جرهما و زشتی کردار من
 بعد از این ابلیسی ششم باد بود
 تا که مردم در قضیت روئے زرد
 توبه بشیرین چو جان و زیم کرد
 طاعت ناکرده آورد ده گرفت
 همچو بخت و ولتم داشت کرد
 و زخی بودم بخشیدم هشت
 شد سفید آن نامه و روی سیاه
 گشت آویزان رسن بچاه من
 شد و زفت و فربه و گلگون شدم
 روز و شب اندر نقان و در نفیر
 و رهیم عالم گنج بسم کنون
 ناگهان کردی مرا از غم جدا

در آن باب
 بعد از آن آمد که کز رحمت
 زنده سلطان با پیچوازیست
 تا شش شصت و پنج است
 ۲۲۳
 چون تو دلاکی نمی خواهی و دلش
 که نشوید یا مالک کاکلش
 وین نصوص و تگنون بخارند
 که او را در دست از کار رفت
 بادل خود گفت که در دست از کار رفت
 از دل من کی رود این ترس و درم
 از دل من کی رود این ترس و درم
 از دل من کی رود این ترس و درم
 از دل من کی رود این ترس و درم

بعد از آن
 از هر دلاکی
 بعد از استحکام توبه و قبول
 نماز کردن و بجا گرفتن نصوص



۷۸۶
الحمد لله والمنة
بسم الله الرحمن الرحيم

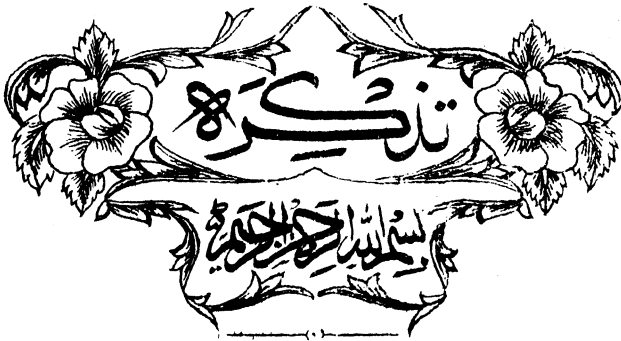
مشنوی حضرت خواجہ باقی بابہ
معہ

تذکرہ حالات حضرت مصنف رحمہ اللہ
مولفہ

جامع علوم معقول و منقول و علوم ہادی فروع و اصول ماہر علوم عرفان و واقف اسرار سبحان

جناب لنا مولوی احمد حسین خان صاحب
تادری نقشبندی امر و مہر و شرف
الکونین

۱۳۲۸ھ



بعد حمد خدا کے دو جہان و نعمت رسول فخر عالم و عالمیان فقیر پیمچان احمد حسین خان
 قادری نقشبندی مجددی مظلومی نسیم اللہی حکیم بادشاہی امروہوی غفر اللہ ذنوبہ و سر عیوبہ
 بخدمت ناظرین مانگین مثنوی شریف ہذا عرض پرداز ہے کہ اس کتاب نایاب سلک جواہر
 ہے بہا و نظم و دروغہ اس کے مصنف قدس سرہ العزیز کا نام نامی اور اسم گرامی مشہور و آشکار
 کا الشمس فی نصف النہار آپ کے صحیح اور مختصر حالات کا تذکرہ عالم فہم اردو زبان میں قلمبند
 کر کے دیہ شایقین کیا جاتا ہے تاکہ مثنوی شریف کے ساتھ ساتھ اُس کے مطالعہ سے بھی
 ارباب صدق و یقین بہرہ اندوز ہوں اور فیضان حاصل کریں واللہ ولی التوفیق و ہدی
 خیر فیق ۵

یہ مثنوی مصنف آفتاب چرخ ہدایت و ایمان شمع یزیم ولایت و عرفان و ستارہ کیسیان
 فریادرس حاجتمندان - حاجی بدیع و طغیان سر حلقہ عرفائی زمان - پیشوا سے کاملین و مکملان
 غوث و قطب دوران چراغ خانہ خواجگان نقشبندان - واقف اسرار اللہ حضرت
 خواجہ سید رضی الدین محمد المعروف بہ خواجہ باقی باللہ حاجت روا کے خلق اللہ

ابن قاضی عبدالسلام کابلی قدس سرہ العزیز آپ کا مولد شریف خاص شہر کابل اور سنہ ولادت باسعادت نوسوا کہتر ہجری ہے۔

یوں تو زمانہ طفولیت ہی سے آپ کی جبین صلاحیت آگین سے آثار بزرگی اور اقدس نمایان اور انوار ولایت و معرفت تابان۔ اور طبیعت نیک طوئیت تفرید و تجرید پسند اور چہرہ اقدس سے کمالات فقر و ریشان تھے اور کم سن ہی سے آپ کتب و ریہ علوم عربیہ کی تحصیل علامہ وقت حضرت مولانا محمد صاوق حلوائی کی خدمت میں کر رہے تھے ہنوز فلاح التحصیل نہ ہونے پائے تھے کہ جذبہ عشق الہی اور ولولہ جوش و خروش نامتناہی جو فطرۃ آپ کے خمیہ میں داخل اور پہلے ہی سے قدرۃ آپ کو حاصل تھا موج زن اور شعلہ افکن ہو گیا۔ آپ تعلیم علوم ظاہری سے برعاستہ خاطر ہو کر فقرائے کاملین مجاذیب و سالکین کے تلاش میں مختلف اصصا و دیار میں تشریف لے گئے اور ان کی تجوین شہر شہر ہجرا پھرتے پھرتے شہر ماوراء النھر میں پہونچے جو اس زمانہ میں داہمی علماء و فضلاء اور مرج فقر و اولیاء تھا۔ مشائخ وقت کی خدمات میں ملاقی اور اونسے جو یائے نشان در مقصود کو ہر مطلوب ہوئے۔ بعض بزرگوں کے معتقد ہو کر انکی خدمت میں بیعت حاصل کرنے کے ارادہ سے استعارہ بھی لیا۔ حضرت خواجہ محمد یار سا رحمۃ اللہ علیہ کی روح پر فتوح سے یہ ارشاد ہوا کہ تعلیم سلوک بعد کہ واول اخلاق کی اصلاح لازم ہے۔ آپ نے حسب بعد تکمیل تہذیب اخلاق پہلے حضرت خواجہ عبدیہ غلیفہ مولانا لطف اللہ خلیفہ مولانا خواجگی و ہمدی قدس سرہارہم کی خدمت فیض و رحمت میں بیعت تو بہ و انابت حاصل فرمائی۔ بعد حضرت افتخار شیخ سمرقندی غلیفہ خاندان کہسار خواجہ احمد بسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں۔ پھر اس کے بعد حضرت خواجہ

امیر عبد اللہ ملجنی رحمہ کی خدمت میں مکران آخر الذکر بزرگ سے مصافحہ کرتے
ہی آپ کو نہایت غیر مترقبہ حاصل ہوئیں اور تاقیامت برکات باقی رہنے کی امید بندھی
اور خطرات اور وسوسہ سے ایک حد تک نگاہداشت ہو گئی۔

پھر کچھ عرصہ کے بعد آپ کو عالم مثال یعنی خواب میں ذات خاص حضرت خواجہ
بزرگ خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند رضی اللہ عنہ سے بیعت توبہ نصیب ہوئی
جس سے آپ کو استقامت تامہ اور جمعیت دائمہ حاصل ہو گئی۔ اور یہ نوبت پہنچی کہ
آپ نے اپنے تمام عزیز و اقارب دوست احباب اور سب مشاغل اور جملہ کار و بار کو
ایک نخت چھوڑ چھڑا کر زانو یخوت اور گوشہ عزلت اختیار کر لیا ہمہ وقت یاد الہی میں
محو اور مستغرق تھے۔ ایسی آتش عشق و محبت مشتعل ہوئی اور محبِ حقیقی سے ملنے کی
آرزو اور تمنا دامنگیر ہوئی کہ آپ شب و روز بے تاب و بے قرار نالان و گریبان رہتے
تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ اس کیفیت کو بمقتضائے شفقت مادی برداشت نہیں
کر سکتی تھیں اور بعض اوقات بے اختیار ہو کر بارگاہِ احدیت میں نہایت گریہ و زاری
کے ساتھ مناجات کرتی تھیں کہ اے پاک پروردگار میرا فسرہ زندگی تیری علب اور محبت
میں گم گشتہ اور دنیا سے برگشتہ اور شب و روز تیری یاد سے یگانہ اور عزیز و نیک گمان ہو کر تیرے
ذکر میں مجھ کو مشغول ہے اور تیرے ملنے کی آرزو اور جستجو میں تمام لقائدِ دنیا اوس نے
چھوڑ دیں اوس کے مصائب اور تکلیفات کا صدمہ مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتا ہے
اوسکی حالت زار پر رحم فرما اور اوس کو اپنے وصل سے بہرہ ور کر۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی
یہ دعا قبول فرمائی اور حضرت کو آپ کی مراد میں کامیاب کر دیا چنانچہ آپ ارشاد فرماتے
ہیں کہ میں اپنی والدہ ماجدہ کی دعا کی برکت سے کامیاب ہوا گو میں نے بھی یتیمانی

اور بے قراری اور حصول مدعا کے لئے بے پنی ضرور برداشت کی لیکن یہی محنت اور مشقت اور مجاہدہ اور ریاضت کو اولیاء متقدمین کی ریاضت سے کچھ بھی نسبت نہیں ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کی کیفیت یہی تھی کہ آپ خاندان سیادت آل پاک جناب مصطفیٰ

اور اولاد خاص علی رضی کرم اللہ وجہہ نہایت ہی صالحہ اور عابدہ و زاہدہ اور بڑی ہی صابرہ اور شاکرہ بنی بی تھیں۔ باوجودیکہ آپ کی خدمت میں بہت سی خادمہ اور کنیزین موجود تھیں لیکن فقرا اور درویشوں کے لئے آپ خود روٹی تور میں لگاتی تھیں اور خود بنفس نفیس کھانا ترتیب دیکر بھیجتی تھیں اور خود سب کے خارج ہو چکنے کے بعد کچھ بچا کچا کھانا دیکھی سوکھی روٹی پر قناعت کرتیں اور شب کو سب کے بعد بوریہ وغیرہ کا فرش کرا کے اوس پر سو جاتی تھیں۔ آپ نے حضرت مدد و مدد کی جب یہ حالت ملاحظہ فرمائی تو آپ کو بلحاظ انکے ضعف و ناتوانی کے یہ کیفیت نہایت شاق گزری اور آپ نے دوسرے صاحبوں کو اس خدمت کی بجائے اور سی کے لئے ارشاد فرمادیا۔

جب حضرت مدد و مدد کو اس کا علم ہوا تو آپ بہت آزرده ہوئیں اور بارگاہ احدیت میں نہایت گریہ و زاری کے ساتھ عرض کیا کہ یا رب العلمین مجھے اس خدمت کی ادائیگی میں ضرور کچھ قصور یا غلطی سرزد ہوئی ہے کہ مجھے یہ خدمت علیحدہ کر دینے کے لئے تو نے حکم دیدیا ہے۔ حضرت کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے بعد معذرت پہ اس خدمت کو حضرت مدد و مدد کے تفویض فرمادیا۔

اس کے بعد آپ کثمتہ تشریف لے گئے وہاں حضرت شیخ بابا ولی نقشبندی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہوا انکے فیوضیات سے بہرہ اندوز ہوئے اور انکی برکات توجہ سے آپ پر در قبولیت کشادہ ہوا چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے

کہ ”جناب مدوح کے آستانہ مبارک سے اس فقیر کو بھی بقدر استعداد و ظرف نفعات بہتا نمود ہوئے“

اس کے بعد آپ پر عینیت معہودہ حضرات خواجگان علیہم الرضوان جلوہ گر ہوئی اور اون کے ارواح طیبات بشارت فیض اشارت دینے اور تلقینات فرمانے لگیں اور انکی توجہات اور برکات کی امداد سے آپ پر دائرہ عینیت زیادہ وسیع ہو گیا اور راہ سلوک اچھی طرح کشادہ اور روشن اور جمعیت مزید حاصل ہوئی۔

بعض بعض بزرگوں کی روح پر فتوح سے بطریق اویسیت بھی آپ کو فیضان حاصل ہوا ہے جن کے ناموں کی تفصیل آپ نے اپنی مثنوی شریف میں فرمائی ہے۔ حضرت خواجہ بزرگ خواجہ بہاؤ الدین محمد نقشبند رحمہ اور حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمہ حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانی رحمہ اور حضرت رسول خدا صلعم۔ روح پر فتوح حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کو بدرجہ غایت انسبیتی خصوصیت حاصل تھی جیسا کہ منقول ہے کہ آپ ایک روز نماز پڑھا رہے تھے اور اچھی طرح رو بہ قبلہ تھے پیچھے سے نمازیوں نے دیکھا کہ آپ ہلکے بھی اچھی طرح دیکھ رہے ہیں جس سے اون کے بدن پر عرشہ پیدا ہو گیا جیوں تیوں کو کے نماز کو پورا کیا اور نماز کے بعد آپ کی خدمت میں یہ باجرا عرض کیا تو ارشاد فرمایا کہ اس کو ہرگز ہرگز کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ آپ کی کیفیت بالکل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ سے مطابق ہے۔ یوں تو آپ سے بے شمار خوارق عادات اور کرامات ظہور میں آئی ہیں جن کا احصا ناممکن ہے۔ مگر شے نمونہ از خروارے بعض بعض واقعات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ایک شخص نے ایک بار کہ عورت سے بچا کر لیا۔ کئی سال گزر گئے تھے کہ وہ اس سے

ہم بستر پہ ہوسکا اور ہمہ قسم کے ادویہ و ادعیہ کا استعمال کیا مگر مطلق کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ شخص آپ کے اوصاف سن کر خدمت مبارک میں حاضر ہوا۔ اُس وقت آپ گھوڑے پر سوار ہو کر کہیں تشریف لے جا رہے تھے اُس نے آنکھ آپ کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور حال بیان کر کے زوال نامہ دہی کا خواستگار ہوا۔ آپ نے تین دفعہ اُس سے سخت معافہ کیا اور فرمایا کہ ابھی جا کر ہم بستر ہو۔ چنانچہ اُسی وقت اُس نے اپنے انجیر بے غیب قوت پائی اور بہولت تمام وہ عورت پر قادر ہوا۔

ایک ضعیفہ کا تین چار سالہ لڑکا حصار فیروز آباد کی دیوار سے جس کے نیچے فرش چمکتا ہے تقریباً تیس گز اونچائی سے نیچے گر پڑا اور کانوں کے سوراخوں سے خون جاری ہو کر اُس کا دم ٹوٹ گیا۔ اُنکی ماں گریہ و زاری کرنے لگی اور نہایت بیقرار ہوئی اور اُس نے بجز آپ کے خدمت میں عرض کرنے کے اور کوئی چارہ نہ دیکھا۔ بالآخر اُس لڑکے کو آپ کے قدموں پر لیجا کر ڈال دیا اور اُس کی زندگی کے لئے اتنا مس کیا۔ آپ کی عادت تشریف تھی کہ اپنی توجہ و تعریف کو لوگوں کے نگاہ سے پوشیدہ رکھتے تھے آپ نے ایک طب کی کتاب طلب کر کے دیکھی اور ارشاد فرمایا کہ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ لڑکا مرنے کا نہیں ہے۔ حاضرین کو تعجب ہوا کہ ایسی کونسی کتاب ہے جس سے ایسا معلوم ہو سکے تھوڑی دیر آپ خاموش رہے اُس کے بعد دیکھا گیا کہ لڑکا اصلی حال پر تندرست ہو گیا جب حاضرین کو ثابت ہوا کہ آپ کی کرامت تھی۔ ایک بزرگ خواجہ برہان جو ایک حد تک سلوک طے کئے ہوئے تھے آپ کی خدمت مبارک میں حصول فیضان کے غرض سے حاضر ہوئے تو آپ نے اپنے تصور کے لئے ارشاد فرمایا چونکہ یہ ارشاد ابتدائی تعلیم سے متعلق تھا اور وہ صاحب فہمی تھے اس لئے انکو

سخت تعجب ہوا اور انہوں نے لوگوں سے اسکا ذکر کیا کہ اگر آپ مراقبہ مقامات عاتقہ
تعلیم فرماتے تو مناسب تھا سب نے کہا کہ آپ کو حضرت کے ارشاد کے تعمیل کرنا چاہیے
ان خیالات کی ضرورت نہیں جو ہیں انہوں نے نیک عقیدہ کے ساتھ اس ارشاد کی تعمیل
کی اور تصویرہ درجہ اتم محویت کے ساتھ کیا چنپی فریمن نسبت عظیم حاصل ہو گئی اور بڑے پاک
میں ایسا جذبہ پیدا ہوا کہ کئی جوان انکو نہیں سنبھال سکتے تھے۔

ایک سپاہی نے خلاف شیوہ مروت آپکے بعض ہمایوں پر جو روظلم کیا آپ اسکی پیرکت
دیکھ کر سخت بے چین ہو گئے اور اُس سپاہی کو نصیحت کی لیکن بوجہ کمال غرخی کے
اُس نے آپکی نصیحت قبول نہ کی مظلوم کے حال پر کمال شفقت و رحم دلی کرنے کے
باعث آپ نہایت متغیر اکمال ہو گئے اور ظالم سے فرمایا یہ لوگ فقراے خواجگان
بزرگوار کے قرب و جوار میں رہتے ہیں جو نہایت غیور ہیں۔ خبردار رہنا۔ چنانچہ وہ زمین
روز کے درمیان میں چوری کی تہمت میں گرفتار ہوا۔ اور مارا گیا۔

آپ کی شفقت و رحمت کی کیفیت یہ تھی کہ ایک وقت شہر لاہور میں تھوڑی سی ہری
آپ بھی وہیں تشریف رکھتے تھے کئی روز تک آپ نے کھانا نہیں کھایا۔ جب آپکے
سامنے کھانا لایا جاتا تھا تو فرماتے انصاف سے بعید ہے کہ کوئی بھوکا پیاسا گلی
کو چون بین اپنی جان دے۔ اور ہم کھانا کھائیں آپ کھانا بھوکوں کے لئے بہرہ دے
اور خود قوت و روحانی پر جو بمصدق اُٹلیٹ عند سراجی میراث اولیاء ہے بسر کرتے تھے۔
بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ آپ سواری پر سوار ہوتے اور کسی غریب مسکین کو
پیدل چلتے ہوئے دیکھتے آپ سواری سے اتر پڑتے اور سواری پر اسکو سوار کرتے
اور خود پیادہ پا ختم منزل تک جاتے اور سر پر چادر یا رومال ڈال لیتے تاکہ کسی دھوکے

اس پر اطلاع نہ ہو۔

آپ حیوانات پر بھی شفقت فرمایا کرتے تھے ایک روز آپ نماز تہجد کیلئے اٹھے اور بلی آپ کی لحاف میں سو گئی آپ صبح تک سردی کی تکلیف برداشت کرتے رہے لیکن بلی کو لحاف سے نہ نکالا۔

ایک روز آپ لاہور کی کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے اثناء نماز میں ایک ہیسیب آواز آپ کے سینہ فیض گنجینہ سے ظاہر ہوئی کہ نمازی حیران و ششدر ہو گئے۔ آپ نماز سے فارغ ہوتے ہی مکان کو تشریف لے گئے اور کئی روز تک مکان میں ہی نماز پڑھا کئے۔ ۵۰ این ندا از غیب بودہ بیگمان + گرچہ از حلقوم او گشتہ حیان با وجود حصول کمالات و مقامات عالیہ آپ سداً رشا پر بیٹھا پسند نہیں فرماتے تھے بلکہ اکثر امصار و دیار کشمیر و لاہور بلخ و بخارا ماوراالنہر و بدخشان کا سفر کئے رشتہ کی خدمتوں میں حاضر ہو کر اپنے احوال کی تصحیح فرماتے رہتے تھے۔

ابتداءً زمانہ میں آپ لاہور میں ایک مجذوب درویش کی خدمت میں تشریف لیجا یا کرتے تھے مگر وہ اصلاً آپ کی طرف توجہ نہ کرتا تھا اگر کبھی آپ اوس کا تعاقب فرماتے تو وہ آپ کو گالیان دیتا تھا پتھر مارتا تھا یا متنفر ہو کر بھاگ جاتا تھا مگر آپ نے استقلال کو ہاتھ سے نہ دیا اور اوس کی خدمت میں برابر حاضر ہوتے رہے اتفاقاً ایک روز اوس کو خیال آگیا آپ کو اپنے قریب بلا کر آپ کے حصول مدعا کے لئے بہت دعا کی اور آپ وہاں سے نصرت ہوئے۔

پھر آپ مولانا شیرعلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لے گئے اوس سے ملکر راہی سمرقند ہوئے اثناء سفر میں بعض دوستوں کے نام اپنے خط

کہے ہیں انہی پیشانی پر شمع تحریر فرمایا **۵** من از محیط محبت نشان ہی دیدم +
 کہ استخوان عزیزان بہ سائل افتادست + اس سفر میں آپ نے بعض واقعات میں
 حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ مولانا
 خواجہ امکنلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اس کے بعد آپ نے حضرت
 مولانا مدوح کو خواب میں دیکھا وہ خود یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "اُمی فرزند ہماری آنکھ تہاں
 راہ پر لگی ہوئی ہے جلد آؤ" اس بشارت سے آپ کو کمال خوشی و خرمی حاصل ہوئی
 اور اس بیت کو در زبان فرمایا **۵** میگند شتم ز عم آسودہ کہ ناگہ ز کین + عالم آستو
 نگاہ ہے سرا ہے بگرفت + مقام در مقام اور منزل بہ منزل آپ سفر کرتے ہوئے
 آستانہ عالیہ حضرت مولانا خواجہ محمد آدم امکنلی عرٹ مولانا خواجگی رحمۃ اللہ علیہ
 پر پہونچے آپ شہر سمرقند کے ایک عمداور مستند بزرگ اور سربراہ آوردہ مشائخ سے تجھے آپ کو
 اپنے والد بزرگوار خواجہ درویش محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ مولف لب لباب فتویٰ
 معنوی سے خرقہ و خلافت پہونچی تھی اونکو اون کے مامون حضرت خواجہ محمد زاہد
 رحمۃ اللہ علیہ سے اونکو زبدۃ الایثار حضرت خواجہ محمد عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ
 آپ نے مولانا مدوح کی دست مبارک پر بیعت کی مولانا آپ کے حال اور مقام
 عالی سے مطلع ہوئے اور آپ پر وفور عنایات اور توجہات خاص مبذول فرمائیں
 تین شبانہ روز آپ سے تخلیق فرمایا اور اسرار خاص سے سرفرازی بخشی اور یہ ارشاد ہوا
 کہ آپ کا معاملہ بربکرت اکابر سلسلہ علیہ انجام کو پہونچ چکا ہے اب آپ ہندوستان
 تشریف لیجائے اور خلق اللہ کو فیض پہونچائے کہ آپ سے اس سلسلہ کو بہت فوہ
 اور رونق حاصل ہوگی۔ اور طالبان خدا مستفید ہوں گے۔ ہر جہد کہ آپ نے برا

عجز و انکساری اپنے نقص و تصور کا اعتراف کر کے معافی چاہی اور بہت کچھ معذرت کی لیکن جناب مولانا نے استجاب دیا اور موافق آیا تو بہت اصرار فرمایا اور آپ کو خلافت تامہ عنایت فرما کر دہلی کی طرف نصرت کیا آپ ہی جناب مولانا کے خلیفہ اکبر مشہور ہوئے۔

بہ تعمیل ارشاد فیض بنیاد جب آپ راہی شہر دہلی ہوئے تو یہ شعر و زبان مختار شکر شکن شونہ ہمدرد طویان ہند + زین قنبر پارسی کہ بہ بنگالہ میرود + آپ کے نصرت ہو چکنے کے بعد جناب مولانا کے قدیم دوستوں کو آپ کے اس قدر جلد خلیفہ ہو کر نصرت ہو جانے پر بہت رشک آیا اور غیبت آئی اور جناب مدد کی خدمت میں یہ معاملہ پیش ہوا تو ارشاد ہوا کہ آپ صاحبوں کو امر واقعی کی کچھ خبر نہیں ہے حقیقت اس نوجوان کا مکمل تربیت درجہ کمال کو پہونچا کر ہمارے پاس بھیجا گیا تھا اس نے ہمارے پاس آکر صرف تصحیح حال فرمائی ہے بے شک جو شخص اس طرح آئیگا وہ اسی طرح جائیگا۔

آپ ہندوستان میں داخل ہوئے اور ایک سال تک لاہور میں مقیم رہے وہاں کے اکثر علماء اور صوفیہ کرام آپ کی خدمت میں مستفید ہوئے۔ پھر آپ شہر دہلی میں تشریف فرما ہوئے (جو اس زمانہ میں دارالاولیاء اور بیت الفقرا تھا) اور قلعہ فیروز میں مقیم ہوئے۔ جوں دریلے جمن واقع اور نہایت ہی دلکش مقام ہے۔ وہاں بکثرت آپ کی طرف خلق اللہ کے رجوعات ہوئی اور تصور ہی عرصہ میں مزاج خلعت ہو گئے۔ ہزار ہا آدمی آپ کا معتقد تھا مگر آپ بہت ہی کم لوگوں کو مرید کرتے تھے بعض بعض صاحبوں کو حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ کی درگاہ سے آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کے لئے ارشاد ہوا اور حاضر خدمت ہوئے مگر آپ نے بیعت نہ فرمائی۔

اور ارشاد کیا کہ وہ کوئی دوسرے بزرگ ہوں گے جن کے لئے ارشاد ہوا ہے میں نہیں
 کجا اور یہ ارشاد کجا۔

آپ کے خلفا کی تفصیل یہ ہے شیخ تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ خواجہ حسام الدین
 رحمۃ اللہ علیہ شیخ الخداد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ محمد
 فاروقی سمرہندی رحمۃ اللہ علیہ بعض شجرہوں میں حضرت امیر سید ابو العلاء اکبر آبادی
 رحمۃ اللہ علیہ کو بھی آپ کے خلفا میں لکھا ہے اور اکثر میں ان کے مرشد کا نام
 سید عبد اللہ مرقوم ہے جو بواسطہ خواجہ یحییٰ و خواجہ عبدالحی حضرت خواجہ عبید اللہ احرار
 رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتے ہیں۔

جناب خواجہ علیہ الرحمہ کا عرف خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ مشہور ہونے کی وجہ
 عامہ خلافت میں یہ مشہور ہے کہ آپ سے کسی شخص نے بقا باللہ کے معنی دریافت کئے
 تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ایمان زبانی سمجھانی کی بات نہیں ہے اوس نے عرض کیا کہ
 حضرت جس طرح ممکن ہوا ارشاد فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری وفات کے وقت ہم سے
 دریافت کرنا جب آپ کو بعمر چالیس سال وسط جمادی الثانی ۸۱۳ھ میں مرض الموت
 لاحق ہوا تو اس شخص نے حاضر خدمت فیصد جنت ہو کر عرض کیا کہ اب وعدہ ایفا فرما
 جائے تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہمارے جنازہ کی نماز پڑھائے تم اوس سے یہ پوچھنا
 کہ یہ ساجب آپ نے بتایا ۲۵ جمادی الثانی ۸۱۳ھ روز شنبہ وصال
 فرمایا تو یہ شخص نماز جنازہ کے وقت حاضر تھا کہیں سے ایک شخص برقع پوش آیا۔
 سب نے اوس کو آگے بڑھایا اوس نے نماز پڑھائی اور نماز پڑھا کر وہ چلا یہ صاحب
 اوس کے پیچھے پیچھے ہوئے یہاں تک کہ وہ آبادی سے باہر نکل گیا اور جگہ آگیا اور اسے

بڑے بڑے قدم رکھنے شروع کئے اس شخص نے دوڑ کر اوسکا دامن پکڑ لیا اور عرض حال کیا۔ اوتھوں نے ہنہ پھیر کر اس کے طرف کو دیکھا تو وہ خود حضرت خواجہ صاحب صلی تھی یہ ہیبت زدہ ہو کر بیہوش ہو گیا اور وہ چلے گئے جب اسکو ہوش آیا تو اس نے اور ونگوا سکی اطلاع کی آپ اس نام سے شہر ہو گئے مزار شریف آپ کا دہلی میں بیرون اجمیری دروازہ قریب درگاہ قدم رسول زیارت گاہ خاص عام ہے۔

قصیدہ مولف

کہ ہوں مست است اول سین جاناکا دیوانہ
ازل سے ہر بخارا و سکا کہ اب تک ہوں میں نشا
یہ فیض ذات مطلق ہے کہ ہر خواجہ کا یہ خانہ
اونہین سے بزم ہے روشن انہین کا ہونگن شا
شہ دیجاہ ہین خواجہ میرے کو اس زندانہ
ہوے فانی ز خود باقی بالمشدشان مردن
کسی کو دلق عرفان دی کسی کو تاج شامانہ
جو کفرستان باطل تھا بنا حق کا وہ کاشانہ

لبالب بھروسے اسے ساتی منے باقی سیکانہ
ملا ہے ساغر وحدت خرم باقی بالشر سے
رہے مخمور تا مخمور جو بی لے کوئی ایک جرم
شبستان لایت کے وہی شمع ہدایت ہین
نہین ممکن کہ صوف خواجہ ہو دے کچھ رتم
تمہارا نام ہے سید رضی الدین شاہ خواجہ
تمہارے فیض سے پہونچے گدا و شاہ قاصد کو
قدم فیض کی بکت سی سند و ستان ہوا

بہت مشتاق ہے احمد بھی مدت سے تجلی کا

دکھا دو دلمین اسے خواجہ کرو آ باد ویرانہ

لفظ سلوک نقشبندی میں توصیف وجودی کی تعلیم ابتداء واقع ہوتی ہے بعد درجہ شہودی کا ہر شہودی شہر و نوک و ملک

با ستاد و هوس تسلیم کردی
 نسیم غمزه پردازی باغش
 عنان عقل بگرفتنی ز دستش
 طریق عشق بازی را نمودی
 خود از هر سو عبیر افشان سیدی
 لباس مختلف پوشیده و مست
 بخت اندر که مسجودم که بودی
 اگر در دیر و اگر در کعب بودم
 تو بودی حل چندین مشکل من
 همین سرگرم سوداے تو بودم
 اگر چه این سخن استانه گفتم
 دور و زاندرین تجنانه بودم
 و لے هر یک بر آورده و کاشنه
 در توحید بر رویش کشانده
 وجود رشتہ بر میگشت سوزان

بمزد مینگاریش تسلیم کردی
 دمی طرف و میدی در و ماغش
 بشیر بن عشوه دادی شکستش
 دل نا کرده کارش رار بودی
 بآینه که مے با بایست دیدی
 ربودی صبرش از دل کاش ازو
 مدار بود و نابودم تو بودی
 بتو میگفتم از تو مے شنودم
 تو بودی راحت جان و دل من
 بھر جے تنائے تو بودم
 غبار شرک چن دین ساله زخم
 بسان سجنه صد دانه بودم
 بھر جادنگی و هر سونشائے
 شعورم در دل زیشم نهانده
 بزور خرمن صد رنگ پوشان

و در وقت صبح
صلی علیک و آلک و سلم

بازنش
کفن در دار آینه سار
بازنش
کفن در دار آینه سار

صلی علیک و آلک و سلم
بازنش
کفن در دار آینه سار

بازنش
کفن در دار آینه سار

همان بے رنگی و بے اعتباری سرشک از دیده می بارید و میگفت که هر کس را تمنائے محال است مرا هم در دماغ آرزو خیزد که میسر آنم مرا دم بر نیاید و یک از قسمت قشام ذوالهن همین نابود خود میخواند و پس چو در شرازه لحد بیرون کنم سر مباد آن دم شوم از خود گر قنار بفضلت در بهشت آیم زلمان دماغ خود پرستی نیست درین بلے آنرا که چشم تیز بین است برون ادد و ست آرا می ندارد من و این طفل نادان در خور و خوا زمانے حلقه این در زخم چست	دما دم میفرودش بقیراری شکاف سینه میخارید و میگفت خانی هر دے را قیل و قال است بخانے مید و دوز میدی انگیز ازین ششدر کشا دم بر نیاید نصیحت ناشنو جان نیست درین همین در آرزو میکا هد و پس زمن بوسے نیابند اهل محشر بفلسف نفیسم افتد سروکار غبار قصه و دماغ از من بر افشان سر بالا و پستی نیست درین و لے بادغ خواهش منشین است بسوخ و قطعاً سرانجام می ندارد چشمے آن راه گیرم اندرین با کم میزند تعلق از همه گسست
---	--

بازنش
کفن در دار آینه سار

علی الخیر
 مناجات
 بیاض آرد و سینه چاکان
 ملازمین بچاکان بیاض

درین دکان پیوسته عیادت
 من اکنون خود پیوسته عیادت
 بیک شعله در آتش
 ز تو گریه درین نابود گشتن
 دلم دارم که غمبسته در غم
 بیا آنک که کاش میماند
 چو در یکساعت باران زویش

درین بستان اگر خانه شود کم ازین گلشن اگر برگه شود زرد چه خواهد شد اگر دریا بچو شد خاک گرتند بادیر انکار و بیا اسی فوج طوفان بیا انگیز اشارت کن بهوج بر طلائع فردا که کلیم اتر ازین کوه عصا اتر و با صورت سبغبان سما می خواهد ابرو و سببالی بگفت آو زبان گوهر افشان یکروزه جهان اندر زما بته را گریه باز اربشکن بکن دکان این شیطان مشوش سرگردن کشی در سجده آور گزتم ناکس و گرت ز باغم	که اجمی مرغ خواهد داشت تمام که خواهد خاک بر سر کرد ازین درد نقاب بر سر یک قطره پوشد کرین مجمل غبار سار بار و باین خاک هوس آلوده مستیز غبار شک از روی زمین کم تجلی کن باین من عین اندر نمو چید رانا بود گردان بش خون بر برین شوریده حالی غبار هوش از مغز مرا افشان حجاب ماه و رشک روز بنا خلل در طاق این کسری هفگین بهم بر زن بساط آب آتش ابو جهل ضلالت را بزین سر محمد را رسول الله و دم
--	--

حکایت
 چو سوز عشق در مجنون انزاد
 تماشای دکان دیوانه سرود
 دل از بند خودی یکبار برداد
 دل از بند خودی یکبار برداد
 تماشای دکان دیوانه سرود
 تماشای دکان دیوانه سرود

درین دکان پیوسته عیادت
 من اکنون خود پیوسته عیادت
 بیک شعله در آتش
 ز تو گریه درین نابود گشتن
 دلم دارم که غمبسته در غم
 بیا آنک که کاش میماند
 چو در یکساعت باران زویش

دو قوی چون ناز و خردمند
 و در خفا خستند از ناز و خردمند
 و در خفا خستند از ناز و خردمند
 و در خفا خستند از ناز و خردمند

و در خفا خستند از ناز و خردمند
 و در خفا خستند از ناز و خردمند
 و در خفا خستند از ناز و خردمند
 و در خفا خستند از ناز و خردمند

۲۴۵

و در خفا خستند از ناز و خردمند
 و در خفا خستند از ناز و خردمند
 و در خفا خستند از ناز و خردمند
 و در خفا خستند از ناز و خردمند

فرستادند نخته ارغوانی سر سحر نقیسمری پیش کردند سر شک خون و خونخواریش کردند همان زاری و میزاری نمودند بصد سنگین دل نفسی کردند در آن صدر پرده خود آهنگ داشت حدیث عشق از عینم ندام عزیزان صنم را در خور آمد تسلیم و رضا گوهر فرستادند ولیکن تاب میباید کجتاب و لے هو شسته ز مجنون ماند اینجا خود افسون خود و خود خواب خوش بدامان سلیمانی بر و چنگ حضور با و بود پشیر بر بود و لے از غیر او بخت سیه داشت	نخست از موی مجوش زبانی تر حرم را شفیع خویش کردند شب مجنون و بیداریش کردند همان کاهیدن و خواری نمودند ازان سر بسته غم تعبیر کردند دل مجنون در آن مجمع گزشت و گرنه را از عینم خورم ندام سخن قصه در گرمی در آمد بیدان مروت خشن آمدند که مانایست تقصیر درین باب کتم اینک رخ لیلای محبت خود آن بچاره سداب خویش است بر آمد پشه از با و دل تنگ سلیمان با و احضار فرمود و زان پشه اگر چه ظلمه داشت
---	---

و در خفا خستند از ناز و خردمند
 و در خفا خستند از ناز و خردمند
 و در خفا خستند از ناز و خردمند
 و در خفا خستند از ناز و خردمند

چندی از مراد خود بر پیکر او کشیدند
 و این کار را با بیانی بسیار و چون
 چو چرخ از میان کعبه تا دور
 چو چرخ از میان کعبه تا دور
 چو چرخ از میان کعبه تا دور
 چو چرخ از میان کعبه تا دور

جهان فانی است بر فانی مژدول
 چو بگسستی ز خود بنده جهان را
 شدی در پرده قصدیق تسلیم
 سبق از علم الحق بر گفستی
 چو در بحر یقین خود را سپردی
 دلت زان بے نشان آگاه گردد
 ز راهی که نظر افتد گزندت
 گمے ماند نجوم و داغ بر دل
 گمے فکر بتعطیل انگشت گوی
 ز سه نور یقین و اناسه لکاش
 دل اندر خنجر صادق نهاده
 ز تائید محبت مست گشتن
 ازین صدق و محبت نیز رستن
 و گره سر بر آوردن ز دریا
 با حکام شریعت سر نهادن

ازین شست مذدب بند گسل
 گرفتنی پرده نور لامکان را
 برون از فکر و استدلال تسلیم
 ز دست موصبت ایمان گفستی
 ز هر صنعه بصرای راه بروی
 محبت مقتدرای راه گردد
 شود و در تسلسل پائے بندت
 شوی گاه از طبایع پامی نزل
 چو جسمانی در دهم آوری رو
 همان بر سادہ لوحیها مدارش
 بران صدق مجرود و استاد
 ز طور عقل خود بین در گذشتن
 بسان قطره در دریا خشکتن
 حباب آسا ولیکن پائے برجا
 زمین استقامت بوسه دادن

چندی از مراد خود بر پیکر او کشیدند
 و این کار را با بیانی بسیار و چون
 چو چرخ از میان کعبه تا دور
 چو چرخ از میان کعبه تا دور
 چو چرخ از میان کعبه تا دور
 چو چرخ از میان کعبه تا دور

سادات نیست جز نفی ارادت
 ز نفی اثبات الا انرا یا می
 بایمان جسد و راه میایی
 دم آخر ز تجدید گزینایی
 ز استدلال و فکر اینجا از نیست
 بود تجدید ایمان اینجا از نیست
 که ازین مکتب گذراند با
 پویم دم می تواند بودت آخر
 درین تجدید و ایمان و اشیات
 ز شویستنی اندر نفی و اثبات
 کن ما نیز در مایه اوقات

الفضا و السلام
 در این فضا و السلام
 در این فضا و السلام
 در این فضا و السلام

عنايت اين عفو
مرا يكباره اندر راه ماند
باين خوارى كه مى بيند
كه افتادم ز راه

بسیار استفتا است
من یک شنبه مرادیان است
بسیار استفتا و بسیار است
چرا که اگر تو خدایان
و رسول هم قوت بی سبب بود
که می توانی این امید و طلب بود

دران چیت بے اندوهی بود
 فروغ فاده چمن و ده چمن بود
 دل از چنانی زبان از چنانی بود
 مدین سوگر آتش از چنانی بود
 دین سوگر آتش از چنانی بود
 دین سوگر آتش از چنانی بود
 دین سوگر آتش از چنانی بود

دین سوگر آتش از چنانی بود
 دین سوگر آتش از چنانی بود
 دین سوگر آتش از چنانی بود
 دین سوگر آتش از چنانی بود
 دین سوگر آتش از چنانی بود
 دین سوگر آتش از چنانی بود
 دین سوگر آتش از چنانی بود
 دین سوگر آتش از چنانی بود

مراد خود بسوئے خودشیدی ز چندین آن کشش در لطف آذید جز آن معنی که صاحب سترانی مرا خود نیست چندان فراوی یکے از اوج عربت خود فرودا بنجاک پایت لے فرخنده دیدا فروغ فاده ز نس غریبی است نمیدانم کد مے سو بر آیم ازین عنقا کسے پنهان اگر کبریم	بنور غیب دیدی آنچه دیدی نشاندی در دلم شکله ز تجرید فروغ فاده کسے بر هر دکانی کن این معنی میا بم دلنوازی گر ه با بسته دارم حلیه بجا بے محتاج و بسیار طلبگا شکسته ام از خمار بے نصیبی است کجا این بار محنت را کشایم سلیمان زبان دان از که پرسم
---	--

حکایت

دلیخا را چو در خواب سیر نمیدانست کان مه راجه نام و لے در بند غم کا هیده میشد همین درو و همین سوز و همین ریش خبر نایافته جان در تقاضا	جمال یوسفی آمد بگره سوز مقام خاطر افروزش کد ام است دامنکے در هوا شورید و میشد ناز محشوق آگاه می ناز خویش برون از ششبهت دل در تقاضا
--	--

۲۴۹
 کجا بم یوسف را گاه بیگاه
 مناجات
 خداوند مرا از من بردون
 دران فقرم که بیستانی زبون
 خود من کد و پویشش و جود است
 زبان بند و ده صدف و شوق است
 چو از نوزدهایات بال و پر یاف
 غمت از اسمی که زمین اثر یاف
 غمت از اسمی که زمین اثر یاف
 غمت از اسمی که زمین اثر یاف
 غمت از اسمی که زمین اثر یاف

ازین جهان غمی نوز ایامان
 در خشان مشد چو بقیس از بیکان
 ازین جهان غمی نوز ایامان
 در خشان مشد چو بقیس از بیکان
 ازین جهان غمی نوز ایامان
 در خشان مشد چو بقیس از بیکان
 ازین جهان غمی نوز ایامان
 در خشان مشد چو بقیس از بیکان

چون میدادش به من
فزون میکردم بر من
چراز نور تقنین
عزیز غیبی می
چو حاصل شد ازین
چون در کمال
پوشیدم که با تو بودم
چون بیاوردی مرا

در آن ایامی تنبیه افند که در آن
 سعادتمند بود و دست بر آید
 در آن ایامی تنبیه افند که در آن
 سعادتمند بود و دست بر آید

۲۵۶
 و گرانجا ده در و سرباز
 نوز چندی نئی و اثبات
 خوشی است باقی و جوی
 جهان و ساجین غلوت
 زار سیب و نمان مندی
 همان از بدوین در
 همان در کای نغی
 همان بر پوش در دم
 نفس او در دم
 چنان کردن

برآرم در جہادش تیغ بیدار
شوم در انتظارِ دولتِ خویش
دل مشتاقِ انوارِ لقای
وزین خسرو بندگان آزاد باشم
بر اندازم ز خود بنیسا و خود را
ہمان انگیز من ہرگز نبوم
ز مردن پیشتر خود را سپرم
رسانم اللہ اللہ گوش جان را
در آیم و ہمسایع عاشقانہ
فتد در کشور دانش تزلزل
برآرم دست در کارِ نگہداشت
بر اندازم بخواست از مظاہر
نگہدارندہ خود را کہم یاد
بہ بحر نامرادی گشتہ غوص
عجب شقیش تمنائے ندارم

چو در آید در این عالم
 دل از غم و غم و غم و غم
 دل از غم و غم و غم و غم
 دل از غم و غم و غم و غم

شود عشق مجرب
 شود عشق مجرب
 شود عشق مجرب
 شود عشق مجرب

چو در آید در این عالم
 دل از غم و غم و غم و غم
 دل از غم و غم و غم و غم
 دل از غم و غم و غم و غم

دران خلوت که چشم جان بجنب بجز نظاره چرخ در میان نه نظر هم نیست اینجا جز تجرید درین بستان بود غل بر و مند ولیکن بر کس نه خون بگریخت و معنی حاصلست آنرا دگاز یکی در و طلب دیگر فزون چگفتم حاصل غیر از عدمیت اگر در ویش در ویش است اوست طلب بچون و طلب بچگونه محبت خانه فراغ ز غوغا	بجز نظاره جانان بجنب خود از نظارگی نام و نشان نه فان الذات لمنوع التذکر دل آگاه و جان آرزو مند بلکه بر خار حست در نظر نیست بدام عاشقی افتادگان را باستغنائی مطلب اهر بدن کس را شکرست اندرین کم نیست سخن کوته که جائی گفتگو نیست نه این را مثل من آنرا نمونه در کثرت دور و از نسبت برآ
---	--

بیان نسبت و تدریج طلب تنزیه طلب حقیقی

بیانم راجو توفیق رفیق است گذشته اول از خوش طعناست همه لذات روحانی حرام است	بیانم آنچه لایق طریق است فراغت چوبی بے اعتبار است حظوظ نفس ظلمانی کد ام است
---	--

درین صورت محزون عالم
 درین صورت محزون عالم
 درین صورت محزون عالم
 درین صورت محزون عالم

دراز دوان و سواران بجهت رسیدن
 به بندر دست را در کسوت علم
 بنامش چاده کسوت علم
 بجان مشتاق وقت
 چو از صورت بر آید سلاک راه
 در میان بی غمی و غمناک
 پیران کسین در دور و در گشت آن
 بیدار و دیدن کردار غارت
 اگران بدینکار عباد من

متعین نیست این قسم از سعاد چو در صورت بود که در نشان است همان در کسوت نوریشالی بله مرئی چه ظلمانی چه نوریت کسوزین جسد به بالا تر نبیند شب سراج سلطان گزیده که ذات حق بغایت ناپدید است ظهور ذات حق در قلب انور اگر چه چو در خوردین نیاری تجلی بگمان نسبت بذات است همه در پرده انوار اسما ولی در آخرت سلطان مختار فخر در موطن تبلی السراکر بجنت آفتاب و ماه نبود مرا با جسمه تحقیق انجمن است	نه و صحرای غیب و نه شهادت علی التحقیق این قسم اتصال است ز رنگ حیرت و اشکال خلی چه جسمی چه مثالی جلیصورت بر دین زمین قسم چشم بر نبیند خلاف آید که دیده یانه دیده بجز چشم یقین اورا که دید است بود چون جرم نور در چشمه نور وجودش لیک پوشیدن نیای شهودش در پس نور صفات است مشاهد نیست جز قلب شناسا بچشم سر و دهر خلعت دین کا بروی روز انوار ضما بجز خساره جان آگاه نبود که دیدار خواص آن جهان است
--	--

۲۵۸
 دراز دوان و سواران بجهت رسیدن
 به بندر دست را در کسوت علم
 بنامش چاده کسوت علم
 بجان مشتاق وقت
 چو از صورت بر آید سلاک راه
 در میان بی غمی و غمناک
 پیران کسین در دور و در گشت آن
 بیدار و دیدن کردار غارت
 اگران بدینکار عباد من

پیران کسین در دور و در گشت آن
 بیدار و دیدن کردار غارت
 اگران بدینکار عباد من
 دراز دوان و سواران بجهت رسیدن
 به بندر دست را در کسوت علم
 بنامش چاده کسوت علم
 بجان مشتاق وقت
 چو از صورت بر آید سلاک راه
 در میان بی غمی و غمناک
 پیران کسین در دور و در گشت آن
 بیدار و دیدن کردار غارت
 اگران بدینکار عباد من

دراز دوان و سواران بجهت رسیدن
 به بندر دست را در کسوت علم
 بنامش چاده کسوت علم
 بجان مشتاق وقت
 چو از صورت بر آید سلاک راه
 در میان بی غمی و غمناک
 پیران کسین در دور و در گشت آن
 بیدار و دیدن کردار غارت
 اگران بدینکار عباد من

ظهور دارد و از عین سعادت
 نقالی انصاف علی قدرست این
 چنانکه در به زیبا حکمت این
 جدا از اصل خود گردد ظهور
 نظر بر عین است اینک بدید
 بود عالم اوقات اینک بدید
 چو آرد آن که بکشد خور
 کی بسطافت سلسله کار
 گشت آرد آن که بسطافت سلسله کار

توجه عین و جان است اینجا
شود چون ذکر ناپید و توحه
وجودش جلگی مذکور گیر
چگونه ابراهیم و اسمعیل
به تحقیق افعال و ابتدایات
مجدد از تماشا انتظار است
بیاب این انتظار آدمی سوز
اگر علمت در عین است و در حق
ز به برگشته بخت آن خسر نشنید
بیکسانی مشیر است اینک غم
خود می بگذارد کاین از خود نیست
تو دانی و تسبیل راه برون

بے برگ گذشت زندگانی
بودم سروے بسایه نغمه

افزون بر این که در کتابهای مختلف
عظیمی که نگاشته اند بهر خط آوردند
از مردم و از کتب دیگر که در میان
دانشمندان و نویسندگان آن زمان

بابی که در خست من دوید
ز بار خست من دوید
ما بین فلج و راه و دل
خست من دوید
آن که در خست من دوید
از رنج الا دل
و خست من دوید
و خست من دوید

241

۲۶۱
افراد درین سیاه خانه
خود را میگزید و با یکدیگر
کاین شنب و در دوشنب ماهش
انگشت پال در دهن بود
نیز سقوف غریب خود شکن بود
نظاره گیان دریاستاد اند
خور تیر بشرق شد گریان
اید بیستاد صبح خیمه زن
اطفاط افروز

ایمان محمد بنش خوانم
گفتند که نه نیست را بنم
کلام زبانی آدمی زاده
اند ملکوت غفلت افشا
کلید تناسل از این زاده
قلب از این سر آمد
شد و این سر آمد
زین طریقی

عاجت بسامع اکبر نم نیست
 و انم که مرا ط مستقیم است
 یک کشف حیات کا مدارم
 چون من بروم چه کم چه بسیار
 سرشته شش هم بهم بجام است
 سیرابی دوست هم ز جامے
 عالی است ز حرف اندک و بیش
 بجاناک ثبت این چه حرف است
 سرشته عقل سدا بابت
 ایمان محمدی گزیدم
 آن خواجہ بس عقل کامل
 تحقیق رچو نہیں کہ نام
 گویند کہ مافقت و دانا
 دانی کہ من از ک اسم یا بجم
 افتاد و همان بنجاک و خون در

۲۵۳

در خلعت شب چو ساعت قدر
با نور محبت خندانان
در آفرینش کمال الهی
با خود بهجت کمال الهی
خوشید بیست و پنج سال
در عین شب اقبال آمد
با صبح پسین شتاب گرفت
آزاد در معرفت کمال شد
مثال ملکوتی که شد
نقاب خود را فرو نمودند

جهان بین محمد و جد او با تقدیر افغانی کا
 کمالی شاد قادی کا دی کو فیض بہ حق
 کہیں کیا نہ اعلیٰ خیر و الفغانی کا
 ملازم ساری بین محمد و جد او با جد
 بن احمد مسمیٰ کیا خیر و الفغانی کا
 خاد و الفغانی کا

داری کہ جس سے یہ عبادت الہیہ جاری رہے
 عقیدہ قطب الہیہ کے ساتھ ساتھ
 داری کہ جس سے یہ عبادت الہیہ جاری رہے
 عقیدہ قطب الہیہ کے ساتھ ساتھ
 داری کہ جس سے یہ عبادت الہیہ جاری رہے
 عقیدہ قطب الہیہ کے ساتھ ساتھ

بنا ہے گنجینہ مجیدہ الف ثانی کا
 مگر سب فزون پایا مجیدہ الف ثانی کا
 تیز عجب رب حصہ مجیدہ الف ثانی کا
 ہر ذات بخت نظارہ مجیدہ الف ثانی کا
 ہر سر و صوبہ کجا مجیدہ الف ثانی کا
 کہلو ہے احد کا یا مجیدہ الف ثانی کا

طایفہ نقشبندی میں فیوض خواہد باقی
 شکیفہ اور بھی ہیں خواہد باقی باقی کے
 وقایع سے ہوئے وقت حقایق کو مہر و کا
 جہاں کس کو الیکٹری کے جوئے مہر و نو ذریعہ
 نکلا فیض سے مہر و ہر جذبہ سلوک الہی
 کھلے نہ کہیں جب پایے وہ اکمل کائنات

ایک

کہ ہر عشاق میں میر مجیدہ الف ثانی
 رہوں محو و ماحشر مجیدہ الف ثانی کا
 ہے باقی رخ انور مجیدہ الف ثانی کا
 جہاں میں نور ہے گھر گھر مجیدہ الف ثانی کا
 یہ ہر مخصوص ایک ہر مجیدہ الف ثانی کا
 بنا ناقط غوث اکبر مجیدہ الف ثانی کا
 نہو گا کوئی بھی ہر مجیدہ الف ثانی کا
 طریقہ سب میں ہر مجیدہ الف ثانی کا

پلاوے سابقہ سا مجیدہ الف ثانی کا
 پلاوے وہ سے عرفان کہ ازل و خودی جس
 ہے نام نشان میر انکیزات صفت باقی
 میں درج گوہر معنی وہ برج ہر عرفانی
 عوالم و کسے اشارہ جوئے خاصان حق بلکہ
 کلمات او کسے میں لاکھوں حیاں ہر عالم
 جناح غوث اعظم نے خبر دی او کی آمد کی
 ساری شکر کی ظلمت کیا اسلام کو روشن

جو حق پرستوں میں اس کا نام ہے
 رب بنی ہے باوین کی ہر چیز
 ہر خاص و عام کی ہر چیز
 داری کہ جس سے یہ عبادت الہیہ جاری رہے
 عقیدہ قطب الہیہ کے ساتھ ساتھ

داری کہ جس سے یہ عبادت الہیہ جاری رہے
 عقیدہ قطب الہیہ کے ساتھ ساتھ
 داری کہ جس سے یہ عبادت الہیہ جاری رہے
 عقیدہ قطب الہیہ کے ساتھ ساتھ

[illegible]

سایگان سلاوین کے ہیں امام
الغیا و صلیف سوز دبار احمد
سکھلا اس جاچہ خوان و بی کر ستم
نور و نور و نور و نور و نور و نور

اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا يَمُوتُوْنَ

احمد لکھنؤی

کتاب الاجواب جامع صراحت مقامات عشرہ صوفیہ محکم فیض

میسنی

مشوئی معدن فیض

مصنفہ

پیشواۃ عرفائے زمیں مقبول بارگاہ رب المیزان حضرت سید شاہ محمد حسن اشرف قادری ہمدانی آبادی

معہ

تذکرہ حالات جناب مصنف علیہ الرحمۃ

جسین

ضمناً حالات برادر مصنف سید الاقطاب مرشد اولی الالباب قدوہ اولیائے کرام پیشوا
عرفائے عظام عمدۃ الفضلاء والمتمکلمین قدوہ الفقہاء والمحدثین حضرت قاری حافظ حاجی
مولانا حکیم ابو محمد سید شاہ فخر الدین احمد المعروف حضرت حکیم بادشاہ قادری ہمدانی
نقشبندی مجددی نعیم اللہ آبادی قدس سرہما العزیز

مولفہ

مولائی و مرشدی حضرت مولانا شاہ احمد حسین خاں صاحب مہموشی امجد آبادی استنبیہ

شمس الدین شاکر حسین آبادی طبع ہونی



بعد حمد خدا کے رب العالمین و نعمت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ اجمعین - خاک کبابے درویش
 فقیر احسین خان ابن قطب زمان حضرت حافظ محمد عباس علیخان الامروہی مرید و خلیفہ رشید نیر بہر
 رشید و ہدایت گوہر دریائے زہد و ولایت حقایق و معارف آگاہ فضیلت و کمالات و تنکبہا علی بن ابی
 علوی انساب سید الاقطاب مرشد اولی الالباب مشعلہ شہستان طریقت قافلہ سالار شاہ تراہ ^{حقیقت}
 امام و فیہ ریاضت ساقی سیکہ افانست قد وہ او بیائے کرام قطب اقطاب عظام عمدۃ الفضلاء
 و المتکلمین قد وہ الفقہاء و المجتہدین زبدۃ القراء و المفسرین حافظ کلام اللہ حاجی بیت اللہ مولانا
 و مرشدنا حضرت ابو محمد حکیم سید فخر الدین احمد القادری السہروردی انقشبندی المجددی عوف حضرت
 حکیم پادشاہ الہ آبادی فرزند نیرنجین و خلیفہ جانشین قطب الاقطاب حضرت سید شاہ محمد زمان القادری
 الہ آبادی فرزند و سجادہ درگاہ حضرت غوث زمان سید شاہ محمد رفیع الزمان القادری الہ آبادی
 خلیفہ و جانشین و تہنیرہ راہ حضرت مولانا سید شاہ محمد قائم القادری الہ آبادی خلیفہ و جانشین
 فرزند سید حضرت سید شاہ عبداللطیف القادری السہروردی خدمت بابرکت مانعین بآئین
 میں عرض بردار ہو کہ اگرچہ بموجب مقولہ مشہور اَنْظُرْ اِلَیْ مَا قَالْ وَلَا تَنْظُرْ اِلَیْ مَنْ قَالْ
 (یعنی ظاہر کو دیکھو کہ کس بایہ کا ہونہ متکلم کو کوہ کو کون شخص ہے) مصنف ثنوی علیہ الرحمہ کی موانع غری
 کی چنداں ضرورت نہ تھی لیکن جو کہ عین ذکر کی لاکر اُس میں یکتا الوسمۃ بزرگان دین کے ذکر کے وقت
 رحمت نازل ہوتی ہے اور فرمایا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہ حکایات المشائخ چند
 میں ہے اللہ اسرار مجربہ مولانا جامی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ہارستان میں منظر مفرمایا ہے نظم

جو خوش ہوا کر سپاہ شیعانند	جو زور بر دل مرد خدا پرست	بجز خود حکایات نہ بیاں را	حیات الیکبرین نہ ناسکست
لہذا ضرور ہوا کہ مختصر مذکرہ بھی حضرت صف علیہ الرحمہ کا پیشکش ناظرین کیا جائے واضح ہو کہ میر صف	شمس شریف علیہ الرحمہ کا نام نامی واسم گرامی حضرت سید شاہ محمد حسن المتخلص بہ اشرف الحسنی الحنفی القادری	الاکلامی رحمتہ اللہ علیہ ہے آپ اپنے والد ماجد قطب الاقطاب حضرت سید شاہ محمد زمان قادری علیہ الرحمہ	کے خلیفہ عظم تھے آپ کے خاندانی حالات منشی محمد علی المتخلص بہ الفت مرحوم نے جو مظلوم کئے ہیں یہ ہیں نظر
بہل دل از ان لای راہ دیں	کہ از زندہ جاوید کردین	دریں شہر طرح اقامت بندو	دفعیض ہر شہر ہاں بر کشاد
چو پرسی زمین نام شہر و دیار	کہم بر تو باطن خوش آستگار	دیارے کہ آبادیش از خداست	زبس ہر بلش ہر شہر ہاست
بستہ جانش بر بانی خلیل	روانند چون چشمہ بیل	بنام اداست آبادیش	زوادتی امین بدیش
مکانات میں شہر ہندو سواد	برفت ز کیوں دل بردہ	خصوصاً دوائر کہ از کاہل	بنمایافتہ چون نضائے خیال
کہ ہر یک بلند از عروج سماست	تو کوئی یکے از بروج سماست	ز برج فلک ز تبارش جداست	کہ ہر دائرہ مرکز اولیات
دریں شہر فرخ بہمت جنوب	نہیں بسوزندہ و جانے خود	دریں خاک پاک دل لایست	بنار کہ دیوں نشان خانقاہ
بہر جوئی چاہی کیوں و مرہ	بسے قرباں ہند ز ایں خانقاہ	باوان اکبر بوجہ کفایت	بنام ہیں شاہ دیں مہمات
اگر چہ اشراشونی و استگار	بدان شانزدہ الفا ندر شمار	چیز دہستہ ایں خانقاہ را بنا	لہذا بنا مش کہم ابتدا
چو ساز می ہدایت بالہضم	شود اسم پاکش عیاں علم	طریق تائب فضیلت پناہ	ہدایت کن خلق سوئے الہ
از ان بعد ان مفرغ عارفان	مفت شاہ بدیع الزمان	کہ دہند سلطان فرخ سیر	رسید آن معانی بایں نامور
سوم آنکہ بر غفلت آسمان	برورشک بغیر فرغ الزمان	کہ بیت خدا بود زغال خیش	از و رونق خانقاہ گشتیش
بجز یک نہ شہرت نباش گرفت	ہر شہر فریضان عاشر گرفت	سرب حدت و کلا شرف گفت	ازیں بعد آرا نا بایں گفت
نگار و من آنرا اپنے یادگار	قطعہ تیار شیخ		
رفیع الزمان شاہ عالمی مقام	بدیع الزمان و سرالامید	زنجیاد عشق در جام عشق	چراو کس نے وصل کمتر کشید
ہمدیہ از بہر ویدار حق	چراو عارفے چشمہ گیتی ندید	گذشت ز جہاں تیرنا وصل	نہاں نہاں جو خوش سید
	بیا شیخ آن کہ و اشرف چون فکر	بجفتہ ہم بے درشت آرمید	

حضرت مولانا سید محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ وجانشین اپنے پدر بزرگوار قطب الاقطاب حضرت سید شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ عرف نواب عبداللطیف خاں بہادر تھے نواب صاحب بہد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی ممالک مشرقی ہند صوبجات بنگال وغیرہ کے خدمت صوبہ داری برمتاز اور خطابِ نوابی سے سرفراز تھے یکایک جاذبہ عشق الہی آپ کے قلبِ طہر میں شعلہ زن ہوا۔ یکبارگی منصبِ صوبہ داری و جاہِ جلال دنیاوی کو شل بادشاہ ابراہیم بن ادھم بخئی ترک کر کے شہر جوہر میں شیخ وقت حضرت شاہ راجو محمد جلال علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو (۴) واسطوں سے حضرت شیخ ابراہیم قوام الدین فاروقی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت تک پہنچتے ہیں اور ان کے دستِ مبارک پر بیعت فرمائی آپ ہی کے آستانہ عالیہ پر قیام اختیار کیا حتیٰ کہ خلافتِ تامۃ عطا ہوئی اور کلاہ و خرقة سے سرفرازی بخشی پس سب حکمِ رخص ہو کر شہرِ اہل آباد میں بے تحاشہ بھی پور رونق افزہ ہوئے۔ جب بادشاہ کو اطلاع ہوئی تو آپکس کمارہ کشی فرمانے سے بہت رنج و صدمہ ہوا۔ بالآخر مصارفِ خانقاہ و فقر و خدام کے واسطے بہت سے دیہات جاگیر آپ کی خدمت میں بطور نذر گزارنے آپ نے اس سید پر بعد و عاکے یہ تحریر فرمایا کہ اے خلّ سجانِ مجھکو آیت شریف **وَفِي السَّمَاءِ دُرٌّ قَرْمَدٍ وَمَا تَوَعَّدُونَ** پر یقین کامل ہے۔ لہذا اس سے مجھکو صاف فرمایا جا اور اسکو واپس فرمادیا۔ آپ نے ۳۹ سال میں وصال فرمایا فرارِ شریف لہذا باد میں ہر نظم

نسادات و فغانِ ان شریف	الطیف اللہ شاہ عبداللطیف	بہد جلال و فرا کسری	سرفراز بودت بر سروری
قوی باز و دوست چنگال بود	مرد خدا صوبات بنگال بود	کہ در وقت صوبات ہندو	نیز دیکھے ہم بکائے انگ آں
بہ آفرین خود خدا بر فرو	یکبارگی ترک منصب نمود	چو شاو بخ ترک شاہی نمود	توکل بفضل الہی نمود
بچشمان کہ دیدن جاہ ل	بندیدہ انیس گان راہ ل	لباس فقیرانہ در برگرفت	یکے تاج مردانہ بر سر گرفت
بائے طلب بادل میر نو	از آجا گرفتہ رہ چون پو	بر شاہ راجو محمد بریفت	از انیشاں کلاہ خلافت گرفت
از ان میں تیس سال شاہ ل	رسیدہ بایں شہر ہندو	بر آن زندہ جاگہ ذکر شریف	بیاد خدا بر توکل نشست
دی کایں ققائے باکبر رسید	نغمے گشت چوں جاگہ خود	بنام مکش بہ کفایت	بے کالک و دہ نمودہ من
شالش فرسا و دست نمود	تسلیمش اورا چون دست نمود	پیش بازین او بعد از دعا	نوشش کہ بر ز قلم فی السماء

مرا عقدا سے توی شد شبہا	کنونم بحال خود کم رہا	غرض کردہ از بن سلطان	نرخود کرد و عہد تہنات فنا
چونیزل ارانی بسوے ارم	سفر کرد آن شاہ عالی اہم	سن جلست آن ملک شہیم	فرم کردہ شد بے شہیم عجم
مرا ورا سپر بود قایم بنام	محمد یغفرش گرفتہ قیام	دفترش تہ تعبش خدا	درون و بر و بس دنیا جہا
	یکے فاضلہ جو صاحب حال	شہ سیموی راہاں بخوال	

بالآخر بعدہ سطر طہ عارفان حضرت سید شاہ رفیع الزماں قادری قدس سرہ العزیز آپ کے صاحبزادہ قطب المظاہر حضرت سید شاہ محمد زماں قادری رحمۃ اللہ علیہ مجاہد نشین خانقاہ شریف ہوئے آپ کے کمالات کا مصیبت وازہ جار دانگ عالم میں شہر ہوا اور آپ کی ذات بابرکات مرجع عالم و عالمیاں ہو گئی۔ ہزار ہا آدمی اور آں فناء عالم تاب کے فیضان سے کامیاب ہوئے اور بشمار خوارق اور کرامات آپ ہی ظہور میں آئیں۔ ایک اقد بطور شہرہ نمودار خود راہ ہے کہ بروز عاشورہ حضرت کے یہاں فاتحہ کیلئے شہرت تیار ہوا تھا اور سپر فاتحہ پڑھی گئی لیکن آپ کے ہائے مبارک کی ٹھوکر سے کسی قدر شربت گر گیا لوگوں نے خدمت مبارک میں مقصد یہ کیا۔ اپنے ارشاد فرمایا کہ دیکھو تہلیا شربت سے بھری ہوئی ہے دیکھو کیا تو واقعی تہلیا ابالب پر تھی۔ بتایا آں سوال المکرم شہراہجری وصال فرمایا مزار اقدس الہ آباد میں ہے۔ **نظ**

کہ بود او سنی شہر ملاں	فدائے محمد محمد زماں	نہیں صاحب حق عادات بول	خداوند کشف و کرامات بول
اگر چہ بہرست از کشف اہم	ولیکن منہم سیکہ ایجا زگو	بہر ہر نونہ ازاں اندکے	ز بسبیا کہ لہئے از صدیکے
بطوریکہ خودست و گوشت	بلاکاست و کماہم رقم	بہا شہرہ شہر اندوہ را	بیوم بجا و بروز عزا
کر میں با فو شاہ عیبتا	کہ میں باریا بوقت تا	سیوہ شربت پر از راحہ	برو خواندہ از صدقہ فی
گھدہ شہرہ بود از بہر آں	کہ سیراب ساز و نشہ نگاں	رساند بروج شہیدان ثوبا	کو از نہیش کند کامیا
ز چہرہ سالی و ضعف بصر	بنا کہ ز پائے شہ نامور	چرواژوں سبکدشت شہر	با ستادنا مشن آن خوش نہا
ازین با جوا بوسے نیک	بر سیکہ گویند با شہر ن	بد و گفت خندہ زمان کین شہ	بچشم تو الا مکاں میں شہ
کر شد شربت پاک و قصہ وفا	جو ایش یغفر نمود شہ با تپاک	عبث شہر کردن را عادت	ہیں لیں سہو چہرہ شربت
بگیر و بہر کہں کہ خواہی بدہ	میں عیب کو تہ نگاہ منہ	نظر چوں فگندہ سوسو	خود آں تہیز شربت مشکو

بدرود و مہر ہے برباب	بند بریں میکینم الکفا	کہ شستہ نوز زخرو ارباب
کہ آنرا نوشتا شرف خویش	آن مجھ کو ملے وقت و باشاہ	نقل فرود از جہان طیار علی
جستہ بین فضا آں موعلی	نرس آں با عالم بظلال مرگ	از پے دیار جانان دل سید بر
نرس خاک کی براب منزل علیا	آفتابی کرد و خوشن روشن جان	و آری تیرہ خاک کی زرق بافت
رود در و سر درخت لہا و بار	سال با نختہ چنل گشت اشرف	بالے داویا عینہ صبر زوینا بر

آپکے سات صاحبزادے ہیں تفصیل (۱) حضرت سید شاہ طہور الحسن قادری (۲) حضرت سیدہ نور الحسن قادری
 (۳) حضرت سید شاہ علی حسن قادری (۴) حضرت سید شاہ محمد حسن اشرف قادری مصنف شہنوی معدن فیض
 (۵) مرشدی و مولائی حضرت مولانا حکیم سید شاہ نواز الدین احمد قادری نقشبندی عرف حضرت حکیم بادشاہ قدس
 (۶) مولوی حضرت حکیم سیدہ علی حیدر قادری (۷) حضرت سید شاہ محمد عباس قادری قدس سرہ اسرارہم انشا اللہ العالی
 اس محل پر صرف فرزند چارم رحمۃ اللہ علیہ صنف شہنوی معدن فیض کے کیفیت تحریر کی ضرورت ہے کہ آپکے حالات
 جو آپکے برادر حقیقی حضرت پیر و مرشد حکیم پادشاہ قدس سرہ العزیز نے اپنے خاندانی حالات کہتے ذکر کے ضمن میں
 فرمائے ہیں یہ ہیں کہ جناب اشرف الادب اسر حلقہ صوفیہ صافیہ مقبول بابر گاہ و دامن حضرت
سید شاہ محمد حسن صاحب اشرف فرزند چارمی حضرت قطب القطاب و ولان بائزید آوان
 برگزیدہ یزدان حضرت سید شاہ محمد زمان قدس سرہ الرحمن کہ قبل سجادہ نشینی فقیر مدد و خلیفہ اہل و عیال
 بودہ اند۔ و از صرف و نحو و ضروریات دین آگاہی میداشتند و کتب درسیہ تصوف بوجہ کمال المیتند
 و ملازمت اہل اختیار نظر نمودند۔ کثیر الصوم و الصلوٰۃ بودند۔ و گاہے صوم ایام بعض ترک کردند۔
 و سترہ شوال دیگر صوم کہ دست و پا قہ شدہ بموجب آل اہل می آوردند و سخن عارفان میگفتند و شہنوی
 مولوی روم قدس سرہ العزیز اکثر در مطالعہ میداشتند۔ و غوامض آں بوجہ احسن میکشودند۔ و خط و
 و معارف از منبع طبعش جوش میرد۔ و در ہائے مصنفان عرفان از صدف دانش بیرون می آمد تصنیف و تہذیب
 شل شہنوی معدن فیض فصاحت و منظومہ کہیدانی بفقہ و دیوان اشرف و کلام اشرف بہت و ماحررین
 اشرف تصوف و ترائے عشق و غیرہ از جناب مدوح برصفیہ روزگار یادگار است۔ و آنحضرت بمقام

تحقیق قدم زده بودند. علمای ظاهر اکثر با جناب و صورت علم تو حید که از والد ماجد خود اکتساب کرده بودند
 مناظره میکردند و مغلوب میشدند. فقیر بعد از فراغ تحصیل علوم تهافت ده سال خدمت حضرت ایشا
 استفاده علوم باطنیه نموده ام و مباحث بسیار میکردم و مطلب فایز میشدم. جناب ایشا بافتن
 شرف گشته بشا به حق استغفران داشتند و در نسبت باطن و از وی جمعیت باطنی نفی خواطر
 از دل و دماغ ترقیات میکردند. تصفیه و تزکیه از رد اول نقد حال ایشا بود. لذت و طراوت
 و طاعت و نفرت از بدعت و معصیت داشتند. آداب ظاهر و باطن و انوار و برکات که در صحبت
 جناب محرم حال بود و آن تهذیب نفوس سالکان میشد غالب است که چندین عادات بنده را
 سلف طالبان را درست میداد. و به تزکیه قلب و تصفیه باطن و صفائی نیست و پاک طینت کرم
 جلی و مروت فطری و سایر خصال رضیه و شاملی مرضیه نظیر داشتند. و مرید کم میکردند و خلق خلیفه
 و مرید حضرت ایشا شیخ هدایت الله و نامی برادرزاده شاه نذر محمد ثم الکافوری هستند و بنابر
 منقول راحیات خندان و فانکر و بومرچیل را یکی برض تب دق و دل مبتلا شده در سن یکم هزار
 و دوصد و شصت و پنج هجری داعی ایل را بتیک اجابت گفتند و شربت وصال چشیدند.
 و جناب مدوح را فرزند است از جنبد که متصف بصفات حمیده اند المسمی سید شاه حمید رحمت الله
 من آفات الزمن و ایشا هم صاحب الاموالند فقط لیکن بی سال کا عرصه بود که آپ کا انتقال ہو گیا۔

از منسخه شجره العارفین مصنفه منشی محمد علی الفت اله آبادی رحمه الله علیه

چهارم از ان غوث گدول چان	محمد حسن شاه اشرف خطاب	لطیف و بیع و زلفیج کمال	چراغ ستمی بنی زمان
سربا کمال اضرعار خان	شیرین بخش سر ریخان	خداوند دیوان حمد خدا	شما خوان ایشا نام الهی
مرا اقصای فضائی است	کران معانی کیدانی است	و اگر احریفان و تصنیف چند	بجام تصوف ز سر کربند
ز لطف ضمایم مبایخته	بسی شهره و خلق اندخته	برادر رنگین شاه آزاد بود	خداوند تسبیح و سجاده بود
دلیغا بمرسن ایضی	سوسه خلد گردید جلوت گز	هم این شاه را هست شهرزاد	بباغ سخاسر و آناهاده
شجاع جهان دلیر زمین	کرنا مشعل گشت حیدر جن	که او از نزا دل خیر است	همه تیرش سیرت خیر است

بتاریخ ہفتہ ہر پنج شنبست	دریں باغ اس سرور عبادت	چو دیدند روشن ہر اکبر	خطابش نمودند مہر حسن
ترکیشہ میر وین نام جو	شد ایں سہ ماہیخ میلادو	چو ایں در زکات کجاست	منہاج شش ہندہ حید است
کہ یعنی بضمین لفظ عظام	بجید ز تاریخ شش گشتیم	بفضل خود اے قادیانیا	بعد و اقبال ایں سر و ناز
بغیر اے برکات لاناہا	غزل الفت و ریح حضرت اشرف قدس سرہ	طفیل شہ اشرف لا اولیا	
سعادت خانہ زاوی گوہر	سیادت زیب فرقی انوار	بجہتم اہل شیش ہر اکبر	نمایہ جلوه با خاک دراد
ز سواران زہر شہر افرو	یعنی بینم کہ راہ سوارو	ہما نا مالہ موز دل کو نشا	شدہ عشق حقیقی رہلرو
باو شادی کے راز ان کو	کہ بودہ خضر معنی رہلرو	بس الفت مقام خود گہدا	کجائی تو کجا شان فراد
باج وصف و گرمی فکرت	حالات حضرت حکیم با و شاہ قدس سرہ مصنف تذکرہ	پروانہ خود بال پراد	
جناب مہتاب مرحلقہ کمالاں فخر علماء ہندوستان جامع الفضائل کامل انصائل فاضل اجل عالم باعل			
ملاک شہ صاحب جو دو کرم ہشتی رو رضوان جو پیشوائے ارباب صدق و صفات مقتداے اصحاب حلم و دیا			
افصح الفصحای المبلغ البلاء اختر تابندہ فلک سخندانی رشک نوری در روشن بیانی افتخار فخر رازی جو			
نوائے سہدی شیرازی طلع انور طریقت منبع اسرار حقیقت نائب مناب شریعت مصطفی قائم مقام طریقی			
علی مرتضیٰ مقرب حضرت ایزد تعالیٰ علاج بیت اللہ حافظ کلام اللہ علامی خواجہ نادر کلامی فضل الفضلاء			
و اکرم الحکماء عالی مناسبت علو انتساب سید الاقطاب مرشد اولی الالباب صاحب المقامات العلیہ و تصنیف			
علوم عقلیہ و نقلیہ امام صومعہ ریاضت ساقی سیکدہ افلاحت امام المتوہین سند الفقہاء و الحدیث سید			
و مرشدنا مولانا ابو محمد حضرت سید شاہ فخر الدین احمد المعروف بکبیر پادشاہ آل نبی رفیع القادری الشہرہ			
النقشبندی المجددی قدس سرہ العزیز ابتداء آپ نے علوم ظاہری معقول و منقول کی تحصیل			
شہر کنوئیں بعد حکومت نصیر الدین حیدر جنت منزل بادشاہ وقت بچل سر مولوی محمد حیدر مرحوم			
دس سال تک مقیم رہے علماء و فرنگی محل و دیگر متعدد فضلاء نامی و گرامی کی خدمت میں فرمائی			
اور علم حدیث اور فن قرأت وغیرہ دوسرے علماء ماہرین فن سے تحصیل فرمایا آپ کے اساتذہ کی تفصیل			
یہ ہے مولانا مولوی محمد نعمت اللہ و مولانا مولوی محمد معین و مولانا محمد اصغر و مولانا مفتی محمد ولی اللہ			

مولانا اخوند شیر محمد ولایتی و مولانا مولوی حسین احمد و حضرت سید عبدالرحمن مدنی۔

(۱) مولانا مولوی محمد نعمت اللہ بن ملا نور اللہ بن ملا محمد ولی بن قاضی غلام مصطفیٰ بن ملا محمد اسعد بن ملا قطب الشہید جبل القدر علما و فرنگی محل لکھنؤ سے تھے آپ نے کل علوم و درسیہ اپنے والد اور چچا مفتی محمد الطہر سے تحصیل کئے تھے علوم معقولات بالخصوص فن ریاضی میں آپ کو یدِ طولیٰ حاصل تھا و صرفہ و راز تک بلکہ لکھنؤ و شہر فیض آباد میں آپ مفتی رہے پھر واپسی بڑودہ نے آپ کو بلا کر نہایت اعزاز و احترام کے ساتھ خدمتِ بزرگانہ سے منصرف کر کیا علماء کے سوا طبقہ امراء اور رؤسا میں بھی آپ کا کمال احترام تھا۔
 ۱۲۷۱ھ میں مقام بنارس آپ نے وفات فرمائی اب لکھنؤ میں آپ کے بنیرگان مولوی بركت اللہ متروحم تذکرہ الاولیاء وغیرہ اور مولوی غفرت اللہ موجود ہیں۔

(۲) مولانا مولوی ملا محمد حسین بن ملا مبین بن ملا محب اللہ بن ملا محمد عبدالحق بن ملا محمد سعید بن ملا قطب الشہید متین علما و فرنگی محل سے تھے آپ نے اکثر علوم و درسیہ اپنے والد بزرگوار سے اور بعض اپنے برادران بزرگ ملا محمد حیدر اور ملا محمد صفدر سے حاصل کئے تھے۔ اکثر کتب و درسیہ آپ نے حاشیہ بھی تحریر کئے آپ کی تصانیف کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ترجمہ اصحاب الرموز حصہ صمیم۔ غایۃ البیان فیما یحل یحرم من حیوان حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمہ۔ تفسیرات المراث۔ رسالۃ القراءۃ خلف الامام۔ المعنیۃ فی تحریم المتعہ۔ مجموعہ الخطب والفتاویٰ آپ نے ۱۲۷۱ھ میں وفات فرمائی آپ کی اولاد لکھنؤ میں موجود ہے۔

(۳) مولانا مفتی محمد اصغر بن مفتی احمد ابی الرحمٰن بن ملا محمد یعقوب بن ملا محمد عبدالعزیز بن ملا محمد سعید بن ملا قطب الشہید شہور و فاضل خاندان علما و فرنگی محل سے تھے آپ نے بعد حفظ کر لینے کلام اللہ شریف کتب و درسیہ کی تکمیل اپنے والد بزرگوار اور ملا محمد مبین رح کے خدمت میں فرمائی اور عالمِ خرد و جامع معقول و منقول ہوئے۔ منقول میں خاصۃً علم فقہ و اصول میں آپ کو کمال حاصل تھا خدمتِ افتاء آپ کے تفویض ہوئی کہنی درسیہ کتابوں پر اپنے حاشیہ تحریر فرمائے۔ چنانچہ مصنف کتاب خیر العمل نے آپ کی فقہیت اور لطافت ظاہری و باطن کی تعریف فرمائی ہے۔ ۱۲۷۹ھ میں آپ نے وفات فرمائی آپ کے پوتے مفتی محمد یوسف داماد مولانا مولوی محمد عبدالحق مرحوم زینت افزائے لکھنؤ موجود ہیں۔

اجازت تلمیذی - اور ختم اور خلافت سے شرف ہے - سند اجازت دلائل اثبات و قصیدہ بروگہ
شیخ الدلائل سید علی بن یوسف ملک الباشلی المدنی اور سند اجازت حزب البحر و طریق نماز تہجد و دیگر
اشیاء مخصوص طریق نقشبندیہ حضرت شاہ احمد سعید احمدی مجددی زمانہ حج بیت اللہ فکندہ ہیں
حاصل فرمائیے تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کے کمالات اور حالات کا عالم گیسو شہرہ اور آوازہ بلند ہو
ہر طرف سے عاشقانِ خدا و طالبانِ راہ صفا جوق جوق آنے لگے صد ہا ہزار آدمی آپ کے فیوضات
ظاہری و باطنی کے برکات سے مستفید ہو کر کامل و مکمل ہو گئے۔ **نظم**

ازان ہفت خورشید پنجویں	کہ برنامہ اوسکندہ خرویں	جنیش را بر نور فضل و کمال	سہی سوز جو یا جلال
طریقت مآب شریعت پناہ	بلک فضیلت یکے باوشا	رہ معرفت را شہ سالکان	سند افکند عرصہ لامکان
مفسر محدث فقیہ و کلیم	ادیب طبیب و حبیب حکیم	گزین نایب سید المکریم	حسینی نسب سائک اوس
طبیب مریضان و درولی	دش گنج ترخنی و جلی	جو با فخر رازی وازی و علی	دستم بخش باشند اجالی
کہ بودند آہنا و طبیب	یکے راندہ بوعلم منی نصیب	نمازم کہ حکمت بنا ہی کند	کہ در فقر خود بادشاہی کند
و قارش فرزند قطب ستار	بے خیمہ و بیچ اقوام ست	ستون شریعت دستش بیا	عمل سلوک از خوش پرنیا
ز قدر فرزند فیضان	کہ تثنہ لبان از رہ چار	چہ ڈھاکھی چہ تنگالی و کچو	چہ سندھی کہ شیرینی کاٹی
چہ مدراس مرہٹ چہ گجرات	چہ از وسط ہند و چہ سیوات	چہ خیال و لاہور و ملتانیاں	چہ سلطنت چہ بلوچ و مکرانیاں
بسی غزنوی خراسانیاں	بسی مشہدی صفایانیاں	ارادت بدین شہید آفراند	بدخواہ خود فیض ہار دہ اند
باقیم جان شاہ آزادہ	ورایدوں خلوت و مجاہدہ	مراں شاہ را ہم کے شہرہ	چہ دھیم آمدہ یا دگار
کہ طبعش بلبل و کلاش فصیح	نخ ارمیج سٹناش مسیح	خداقت چہ بدو چہ جنین علماں	طبع شدہ با مسیح ازماں
فضیلت پناہ ست حکمت باب	ازیں و میحاسن و در خطا	چہ آبا و اجداد صاحب حق	بفضل و علوم ست بحر عقیق
بطفی شد علامہ روزگار	ہر نہانی اش بر بہرہ شکار	شہ فیضیاں و سرخو یاں	امام اویان نادریاں
بعلوم معانی و فنیہ میاں	سبح بر و بر و ہرچ شنیہاں	بہ قول بقول و نطقہ اصول	تہ تفسیر قرآن و حکم رسول
بعلوم فرایض و فتوہ دی	بریش آیتاں بدش لگی	در آیدن بفضل خدا کریم	جو اس ست در دولی را کریم

بگوئید اور ایک سیم ہمام	کہ برذاتِ گوشت حکمت نام	پیشینیل و بسکنا زود ووا	کہ بردست اور کربست شفا
خدا یا تویش و شہزادہ را	کز زینتِ هست سجادہ را	بغضت کہ بر فرق شتر شدا	بے سابل اہل کسیر جان

حضرت قبلہ کے شہید تلامذہ کی تفصیل یہ ہے

(۱) حضرت مولانا و مرشد نامولوی سید شاہ حکیم سیح الدین احمد صاحب صاحبزادہ و جانشین مولانا
(۲) جناب مولانا مولوی محمد عبد الباقی صاحب مرحوم (۳) جناب مولانا مولوی سید شاہ امیر الدین صاحب
برادر زادہ حضرت قبلہ دامت فیضہم (۴) جناب مولانا مولوی سید شاہ حافظ احمد صاحب مرحوم
برادر زادہ حضرت قبلہ (۵) مولوی اشرف علی صاحب اور خلفا کی تفصیل یہ ہے (۱) مولانا
و مرشدنا حضرت صاحبزادہ صاحب امت فیضہم آئیے زمانہ کم سنی کی کیفیت اشعار مابین واضح
ہوتی ہوئی زمانہ آپ کے علم و فضل کمالات ظاہری و باطنی کی شہرت تام ہے و ذاتِ باریکات مرجع
خاص و عام ہے۔ بہت سے تلامذہ علوم ظاہری علم فقہ و اصول اور حدیث و تفسیر و علوم ادب معانی حکمت
و فلسفہ ہئیت و ریاضی سے مستفید ہیں بالخصوص فرق طبابت سے جس میں آپ سم با سنی مسیح وقت ہیں
صد ہا بلکہ ہزار ہا آدمی آپ کے فیضان سے منتفع ہو رہے ہیں اور کمالات علم باطنی و وحیت الہی بطور تکرار
ابا عن جلال آپ کی ذات حشر شہداء جیات تک پہنچا اوس سے بھی ایک عالم بہرہ یاب ہوا و خدا وحی
مریدی سے متعز بہ ادام اللہ علیہم العالی ما دام الایام و اللالی

ایک اولاد کی تفصیل یہ ہے کہ بڑی صاحبزادی صاحبہ ہیں ان کے صاحبزادہ جناب سید شاہ حکیم انوار صاحبین بہت ہیں
اور بچ صاحبزادہ تھے۔ بڑے صاحبزادہ جناب نفا مولوی حکیم شاہ سید حسن صاحب مرحوم تھے جو باوجود
کم سنی کے علوم درسیہ و کتب متداولہ سے فارغ التحصیل ہو کر فن طبابت میں شہرہ آفاق تھے کیوں نہ ہو
کہ سوائے کمالات علمی و رزہ و تقویٰ کے اللہ تعالیٰ نے دستِ شفا بخش عطا فرمایا تھا کوئی مریض ایسا
نہ ہو گا کہ اس نے آپ کی خدمت میں برع کیا ہو اور اس کو شفا حاصل نہ ہوئی ہو اکثر صحت یاب ہو جاتے تھے
اور اس وجہ سے آج آوازہ تمام شہر الہ آباد و نواح میں بلکہ دور و دراز کے مصار و دیار میں
ایسا کہ ہو گیا تھا کہ دوسرے طبیبوں کے طلب بند اور ڈاکٹری علاج کی بقدری ہو گئی تھی بقضا الہی

عین علم شباب میں بعد ۲۰ سال ۱۰ ماہ بتایا ۲۰ رجب المرجب ۱۰۰۰ شہزادہ فیض کے
دل اس حد تک جاگتا ہے کہ صدوم ہیں۔

دوسرے صاحبزادہ جناب مولوی شاہ سید حسین صاحب مرحوم تھے انھوں نے بھی شہزادہ زبور کے
علم حاصل فرمایا تھا بعد ۲۰ سال بتایا کہ ۲۰ رجب المرجب ۱۰۰۰ شہزادہ فیض کے

بچوں کو وہ دن بہار جاننزا دکھلا گئے

حسرت ان غیوں ہے جو نہ سکے مر جھاکے

تیسرے صاحبزادہ جناب مولانا سید شاہ حکیم محمد احسن علیہ السلام تعالیٰ ہیں اور چوتھے صاحبزادے جناب
مولانا سید شاہ محمد محسن علیہ السلام تعالیٰ ہیں جو تحصیل علوم و فنون میں شغول میں امید ہے کہ فقر پریش
آبائی کمال سے ہیں ونگاہ کامل حاصل فرما کر جلوه افروز مندر آبائی ہو کر فیض رسانِ خلائق ہونگے۔
اللہ تعالیٰ بقاؤں کیلئے فرماتا ہے۔ پانچویں صاحبزادہ جناب سید شاہ محمود تھے جنھوں نے زمانہ نور وصال
ہی میں وفات فرمائی۔
دوسرے نذیفہ والدی و مرشدی جناب حافظ حاجی محمد عباس علیخان مروہی قدس سرہ بن مولانا علیخان
بن محمد علیخان المعروف بظلام مولیٰ خان بن محمد شمس الدین خان بن شیخ درویش محمد الخاں صاحب بر (نواب
محمد درویش علیخان اول عرض کر رہا نائب میر بخشی و دار و نقد توپخانہ رسالہ والا شاہی بالانعام
امیر الامرائی و منصبدار باون ہزاری دربار شاہان و ملی حضرت محمد فرخ میر و محمد شاہ نورانی مضعہا
بن شیخ عبدالحکیم الملقب بشیخ ماکنان الخاں نائب بہ حکیم علیخان بن شیخ جان محمد بن غفران شاہ امیر تھے۔
آپ ۱۰۰۰ میں مقام امروہہ تولد ہوئے۔ بارہ سال کی عمر میں حافظ کلام اللہ ہو گئے اور تقریباً
چھ ماہ کے عرصہ میں حسب ضرورت فارسی اور عربی کی تفصیل تا بشرح ملاحاجی فرمائی۔ کم سن ہی
لکے والد زبور کے وفات فرمائی اور خاں کی کاروبار و نظام دیہات جاگیرات آگے ذمہ ہوا۔
بعد ۲۰ سال ہنگامہ غریب شروع ہوا۔ جس میں نامور شرفا و وزرا مرآت خان و مان بہو کو خاں
آگے خاندان کے بھی کل جاگیرات اور ملک و املاک لاوارث واریا کر ضبط کر کار انگریزی ہو گئی۔
آپ آخر غرضت میں حضرت حکیم بادشاہ صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز کے خدمت مبارک میں آئے

۱۰۰۰ شہزادہ فیض کے

۱۰۰۰ شہزادہ فیض کے

۱۰۰۰ شہزادہ فیض کے

۱۰۰۰ شہزادہ فیض کے

۱۰۰۰ شہزادہ فیض کے

۱۰۰۰ شہزادہ فیض کے

۱۰۰۰ شہزادہ فیض کے

۱۰۰۰ شہزادہ فیض کے

۱۰۰۰ شہزادہ فیض کے

۱۰۰۰ شہزادہ فیض کے

۱۰۰۰ شہزادہ فیض کے

۱۰۰۰ شہزادہ فیض کے

۱۰۰۰ شہزادہ فیض کے

۱۰۰۰ شہزادہ فیض کے

۱۰۰۰ شہزادہ فیض کے

۱۰۰۰ شہزادہ فیض کے

حاضر ہو کر مرید ہوئے۔ اور ایک عرصہ تک آپ کے آستانہ عالیہ پر مقیم رہے حتیٰ کہ شرف خلافت تامہ اور
 خرقہ سرفراز ہو کر قرض و امور بقیام اقلیم وطن ہوئے۔ ۵۲ سال کامل سدا ارشاد پر ممکن رہی صدا
 بنزایا آدمی آپ کے مرید ممالک مغرب و شمال ہند و پنجاب اور اطراف کابل میں موجود ہیں دونوں طرف
 یعنی قادیہ و نقشبندیہ کے سلوک کی کامل تعلیم دیتے تھے۔ اور مسائل مشککہ لغتوں وحدت الوجود و
 اور شہودی بہولت اور بصارت منکشف فرماتے تھے۔ آپ نسبت صحیحہ مکملہ شیخ متقدمین منصف
 کشف و کرامات تو کوئی چیز قابل تذکرہ نہیں ہیں صد ہا سے زیادہ ہونگے اکثر روزمرہ ظہور میں آتی
 رہتی تھیں البتہ مایہ انفجار آپ کے پیرو مرشد کا یہ ارشاد ہو جو آپ اکثر فرمایا کرتے تھے اگر خدا تعالیٰ
 مجھ سے فرمایا کہ ہمارے واسطے کیا لائے ہو تو میں اپنے حافظ جی کو پیش کر دوں گا کہ یا رب العزت میں
 تحفہ تیرے لئے لایا ہوں آپ سے متعدد خلفاء ہوئے بعض کے اسماریہ ہیں (۱) سید راحت علی امر دہلی
 المتوفی تاریخ ۲۔ محرم ۱۰۸۰ (۲) مولوی محمد عطاء الدین بکھراؤنی (۳) مولوی تسلیم احمد صابری امر دہلی
 اگرچہ انھوں نے مرید بعد سلسلہ باریہ چشتیہ میں دوسرے شیخ سے بھی استفادہ کیا ہو (۴) حکیم نقیہ علی
 احراری بلب گدھی مرحوم المتوفی ۱۲۔ جب سن ۱۲۰۰ روز و شب (۵) حافظ عبد اللطیف خاں امر دہلی
 (۶) مولوی سید رحمت علی سنبھلی المتوفی ۲۰۔ صفر ۱۲۸۰ (۷) حافظ سید ارشاد علی مراد آبادی (۸) حافظ
 محمد اکبر شاہ امر دہلی (۹) شاہزادہ محمد امیر الملک عرف مرزا بلاتی دہلی (۱۰) حافظ محمد حجت اللہ امر دہلی
 اور (۱۱) خادم درگاہ شریف راقم الحروف عفی عنہ۔

حضرت حافظ صاحب قبلہ سلف شعبان الخطم نے روز جمعہ بعد نماز جمعہ علیل ہوئے اور تاریخ ۱۰۔
 رمضان المبارک روز یکشنبہ ۱۲۸۰ بعد نماز ظہر وصال فرمایا اور اسی شب میں باغ روضہ نواب محمد
 درویش علیخان میں مدفون ہوئے۔ قطعہ تاریخ وصال از شاہزادہ محمد امیر الملک تیوری عرف مرزا بلاتی دہلی

حافظ عباس علی شاہ امام قضا	بود خطیر حاجی غلام علی و صاحب	سال و شش نوشت این حق	مرشد عارف و کامل و مشک
سے حضرت مرزا منظر جان حانان شہید رح نے بھی جناب قاضی ثناء اللہ بانی بقی رحمتہ اللہ علیہ کے شان میں	ارشاد فرمایا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ ہر روز ہر شجر مجھ سے ارشاد فرمایا کہ دنیا کے دینارے واسطے کیا لائے ہو تو	میں قاضی صاحب کو بارگاہ الہی میں پیش کر دوں گا ۱۲	

خصم خود کرده بسے ازین من
 ناگهان افضل خدایش بار شد
 بازگشته از همه جسم و خطا
 انچه نزدش بود از مال و دم
 میتوانست انچه خصم خویش را
 تا همه زر پیش خصمان بر نهاد
 مرے آمد گفت ای پاکیزه خو
 تهست آندم به نزد خویش داشت
 عهد تو به با خدای خود بهیست
 گفت حق ما را چنین تو به کنیدی
 گفت پیغمبر که خلاق جهان
 که بود شخصی بدشت هولناک
 اشتر می دارد که اسباب عالم
 چون شود بیدار اشتر گرم بود
 بیم آن باشد که اول تشنگی

دل جان خود میگردان از زمان
در شایسته او بگذر و چوینان
چون آفتاب در غروب نشود
چون باد بر آب خطا نبرد
چون باران بر زمین نبارد
چون کوه بر دریا نماند
چون ماه بر شب نماند
چون روز بر شب نماند
چون سال بر دهه نماند
چون عمر بر دنیا نماند

از تن غافل مصیبت مرا نمود
جرم در دیوان خود بیاشت
حرف عصیان در دل نه بدینک
خواست تابان از بداد که در خویش
مرهم توبه نهید بر قدس
بریزید است کان عفو ساز
عفو ساز دیان بر زوایان
بود یک عابد ترین
دیر کس پیش دای کل
حق کشته ام

قون اوم ریت
 بر کشیده به خور خود از نیم
 ریت تو به هر نوک در دایم
 گفت عابدان در خرم و غضب
 بوی باشد با ناست
 شرفی دارم ز خلق
 ریت خود در جز عصفیان
 نه خود کس را بر

حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 صبر ایک عظیم گناہ ہے جس سے انسان کو
 جہنم لے جاتا ہے۔ اگر انسان صبر کرے
 تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے بچا دے گا۔
 صبر ایک عظیم گناہ ہے جس سے انسان کو
 جہنم لے جاتا ہے۔ اگر انسان صبر کرے
 تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے بچا دے گا۔

قیمتیں ہر کس نڈا اندیشہ نیست توبہ آن صناعت و بہر صد ہزاران خلیفہ را ایمان دہند میدہند اور اگر کشایستہ بود در حق دل توبہ را تریاق دان نور توبہ ہر کجا تابان شد و این سعادت را مدد از دست خویش ہر کہ او تاب نگردد در جہان	میدہند اور کہ خواہد کردگار کان بود در خانہ ہر مومن کی چنین توبہ را آسان دہند وز ہمہ آفاق و ارسطہ بود بلکہ اور آپ حیوان ایچوان کے در آنجا ظلمت عصیان بود و رہن حسرت بری ای لک گیش حق شمارا و کند در ظالمان
---	---

در بیان صبر کہ عبارت از نفس است از متابعت کو

ہر چہ آید بر سر توازن قصدا صبر باشد جس نفس اسے دین در بلا و غمت و خیر و شر در سخت و خاست و گرفت و صبر را آن سر و خیر و شر	در صبور کی کوش اسے مر خدا صبر در جہر و سیر و آید بکار صبر باید کرد اسے جان پر صبر بیاید ترا اسے اہل جو گفت مفتاح الفرج اند خیر
--	---

صبر ایک عظیم گناہ ہے جس سے انسان کو
 جہنم لے جاتا ہے۔ اگر انسان صبر کرے
 تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے بچا دے گا۔
 صبر ایک عظیم گناہ ہے جس سے انسان کو
 جہنم لے جاتا ہے۔ اگر انسان صبر کرے
 تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے بچا دے گا۔
 صبر ایک عظیم گناہ ہے جس سے انسان کو
 جہنم لے جاتا ہے۔ اگر انسان صبر کرے
 تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے بچا دے گا۔

صبر ایک عظیم گناہ ہے جس سے انسان کو
 جہنم لے جاتا ہے۔ اگر انسان صبر کرے
 تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے بچا دے گا۔
 صبر ایک عظیم گناہ ہے جس سے انسان کو
 جہنم لے جاتا ہے۔ اگر انسان صبر کرے
 تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے بچا دے گا۔
 صبر ایک عظیم گناہ ہے جس سے انسان کو
 جہنم لے جاتا ہے۔ اگر انسان صبر کرے
 تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے بچا دے گا۔

باید دست از دنیا برداشت
 و به خداوند متعال رجوع نمود
 و در راه حق پایداری نمود
 و از گناهان و گناهکاران دور ماند
 و به خداوند متعال رجوع نمود
 و در راه حق پایداری نمود
 و از گناهان و گناهکاران دور ماند

پس بهر کار که پیش آید کنون
 هر که او صابر نباشد در جهان
 تا چو نخاله کوفتار و چرخها
 گرد نباشد هیچ صبر اندر میان
 اگر کنی در غمت جای این جفت چیز
 هر که را بر این صبر باشد نظر
 آنچه حق است برود و هیچ صابران
 نعمت دنیا و آخرت خود بسین
 از چنین گفت آن رسول نیک خو
 با ملک گوید و بر وی شش کربون
 بغض دارم ز تو و از آتش حقین
 و خدا چون دوست دار و بند تو
 دوست میدارم و مرا اندر جهان
 تو ملکان کنون که این است با بجا
 کار خاصان نیست جز بخت و عیب

نست تدبیر به جز صبر و سکون
 پیش حق قدمه نیا بد بیکان
 با و صبر چون وز دانت در خط
 نخل ایمان هم میفتد چون
 بیگمان پیش خدا گردی عزیز
 و حقیقت صابر است ای صبر
 راست آید در حق او آزمان
 ریخ و محنت است آب تنوین
 که خدا چون بنده را وارد عرو
 نعمت من ساز بهر او فرونا
 همچنین از خواندش سست باین
 با ملک گوید رسان سویشن ملا
 خواندن و آواز او را همچنان
 از کراماتم بود ای دین پناه
 بر صابر صبر کن ای صابر

باید دست از دنیا برداشت
 و به خداوند متعال رجوع نمود
 و در راه حق پایداری نمود
 و از گناهان و گناهکاران دور ماند
 و به خداوند متعال رجوع نمود
 و در راه حق پایداری نمود
 و از گناهان و گناهکاران دور ماند
 و به خداوند متعال رجوع نمود
 و در راه حق پایداری نمود
 و از گناهان و گناهکاران دور ماند

باید دست از دنیا برداشت
 و به خداوند متعال رجوع نمود
 و در راه حق پایداری نمود
 و از گناهان و گناهکاران دور ماند
 و به خداوند متعال رجوع نمود
 و در راه حق پایداری نمود
 و از گناهان و گناهکاران دور ماند
 و به خداوند متعال رجوع نمود
 و در راه حق پایداری نمود
 و از گناهان و گناهکاران دور ماند

از این
۳۱۰

سایه باران را جبار باشد چنان
نیز خفایت ترجمه باشد و چنان
تا قیام حال با صابران
که بویست
که در راه فیه سیرت
کریا و اسکان در شب
کارها و اسکان در شب
ترتیب و ای که با قصد ری
از وقت یکویی

بلکہ در رخ و بلا رحمت برند
جان خود را در مصائب پروند
کی بجائے اولیا یا بقیام
کو وہ حق با کسے جزا دیا
آنقدر یارب بدہ مار یقین
سختی دنیا ہمہ آسان شود
میدہ اور اکہ میدہ اند سزا
نیست جز صبر و یقین اندر جہاں
گئے دل او از بلا آگہ شود
سمیع از ذکر خدا باشت خطا
صبر چون داری رخس لاق جہاں
صبر کن بر شوکت و جاہ و جلال
در محبت نیست صادق لاجرم
تا بیا جو صحت عیش و بہا
عاقبت شیرین شود همچون شکر

رنج و راحت را یکسان بنگرند
 رنج این عالم زینعا بشمرند
 مرد حق را نماند این مقام
 از کین و حق بود رنج و بلا
 در دعا فتوی رسول حق چنین
 کہ نگار من بسوے تو بود
 ہر کسے را صبر کے بخشید خدا
 اسخہ اندک تر بود یا مر و مان
 ہر کہ آن مستغرق فی سبلی بود
 صبر بردنیا سے و دن باید ترا
 ایچ صبرت نیست از کار جهان
 صبر کن بنیمت و مال و منال
 ہر کہ صابر نیست بر رنج و الم
 صبر چون ایوب کن اندر بلا
 صبر کن بر تلخی صبر اے پسر

صاحبزادہ کے دربار کا یہ سب سے بڑا کام تھا کہ وہ اپنے دربار میں جو بھی نیا کام لایا کرتا تھا اس کا ایک نمونہ بناتا تھا اور اس کے بعد اسے اپنے دربار میں لے کر آتا تھا۔

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

گر بود راضی و صابر اندران
 حق تعالی از کرم آن بنده را
 اگر تو هستی راست در دعوی خویش
 تا همه گفت و شنودت حق بود

در بیان شکر حق سبحانہ

باش دائم بر سر شکر و پاس
 رو دنیا بدو بیک پاس
 کس نباشد به نصیب از شکرش
 در حد و اندازہ ناید زین خار
 کے بشکر و اتوانی را برد
 شکر کن محفل ہمیکہ روی ادا
 کا فریدی آدم از صنع قیام
 او پاس تو چه سان کرده او
 علم او بوده سپاس نعمتم
 بر همه لشکر سے ترا وجہ شود

اس پر سر خوشی فضل حق شناس
 منت کش بر بندگان بسیار دان
 ہر دو عالم است غرق نعمتش
 گر نمانی نعمت اور اشعار
 در جہان چہ کہ نہ توانی شمرد
 یک دانستی چو جملہ از خدایا
 گفت موی در مناجات اگر کم
 نعمت ہر گونہ با او شد عطا
 گفت دانست آنہمہ از حضرت تم
 ہر چہ هست از حق ہمہ نعمت بود

فیه کلام آن بولست که در این عالم
 و در این عالم که در این عالم
 و در این عالم که در این عالم
 و در این عالم که در این عالم

نیست از محبوب که دوست نهم
 به که سازد در جهان شکست نهم
 و کن غم از نعمت در جهان
 شکست نهم از تو نشکر با آن
 گرچه پادشاه از تو نشکر
 هر چه از حق دور گردانند ترا
 نعمت آن باشد که اندر کار تو
 آفریده هر چه حق اندر جهان
 اول آن باشد که در هر دو عالم
 آنچه علم و حسن خلق و در جهان
 و در آن باشد که در دنیا و آخرت
 هیچ نادانی و بد خوئی ز کس
 سوم آن باشد که در دنیا و آخرت
 زان در آن عالم بود و در آن
 هست این نعمت جز در این جهان

چون کنی شکر خدا که او را
 نعمتش از آن کند رت کریم
 و در عالم بهشت افتد بگیان
 که شود به فضل او کار جهان
 شکر آن لازم بود که زیاده
 نعمتش هرگز ندان که باو فنا
 دل فراموش باشد از حق باین
 چار قسم آمد بحق مردمان
 سو و دار و از پستی خلق خدا
 و حقیقت نعمت نیست ای جوان
 جز باین هرگز نباشد باین
 و حقیقت هر چه نیست و پس
 حقیقت است ای مؤمنان و در آن
 آنچه نعمت است که دنیا و آخرت
 شکر باین عالم دعا قلم

و در این عالم که در این عالم
 و در این عالم که در این عالم
 و در این عالم که در این عالم
 و در این عالم که در این عالم

۳۱۳
 با فخران و سایر اسرار
 و در این عالم که در این عالم
 و در این عالم که در این عالم
 و در این عالم که در این عالم

و در این عالم که در این عالم
 و در این عالم که در این عالم
 و در این عالم که در این عالم
 و در این عالم که در این عالم

مرضی حق از بر صفت بدان
 از رضا سحر حق اگر خواهی نشان
 آنچه آید از قضا سحر و دامن
 هم که آیت ساز می از قضا
 یا سحر که گفت روزی عجبین
 گفت با قضا عجبین در گوش او
 هر چه پیدا کردت و دامن
 بر رضا سحر حق هر آنکس سر نهاد
 آن رضا باشد که رب دوسرا
 هم تو سازی بر ربوبیت پسند
 اگر پسند و از توقع صد سال کا
 کا آنچه او ساز و بخت ایوان
 و خبر آمد رضینا بالقضا
 آن بود اصل رضا ای جان من
 هر زمان مستغرق خوش شوی

طالب ادب باش و ایم در میان
 دم مزن و در کفر خلاق جهان
 ترک کنی خست یار خوشی تن
 هم بود یحسان الفت و ربلا
 کجا باران نیک بار و بر زمین
 که زبون باریه است ای خجسته
 بهتر است اندر مقام خوشی تن
 باب جنت را بروی خود کشاد
 در عبودیت پسند و مر ترا
 شادمان باشی از واسع جند
 مثل آن ساعت نباشی رضاع
 تو پسندی ز وجد جان روان
 پامنه بیرون ز تسلیم و رضا
 که نه بینی جز خدای زوالمش
 و صفات خوشی تن بیرون وی

اینچنین دولت و فضل حق
 که شادمانی از بر صفت بدان
 و رضا سحر حق اگر خواهی نشان
 آنچه آید از قضا سحر و دامن
 هم که آیت ساز می از قضا
 یا سحر که گفت روزی عجبین
 گفت با قضا عجبین در گوش او
 هر چه پیدا کردت و دامن
 بر رضا سحر حق هر آنکس سر نهاد
 آن رضا باشد که رب دوسرا
 هم تو سازی بر ربوبیت پسند
 اگر پسند و از توقع صد سال کا
 کا آنچه او ساز و بخت ایوان
 و خبر آمد رضینا بالقضا
 آن بود اصل رضا ای جان من
 هر زمان مستغرق خوش شوی

و رضا سحر حق اگر خواهی نشان
 آنچه آید از قضا سحر و دامن
 هم که آیت ساز می از قضا
 یا سحر که گفت روزی عجبین
 گفت با قضا عجبین در گوش او
 هر چه پیدا کردت و دامن
 بر رضا سحر حق هر آنکس سر نهاد
 آن رضا باشد که رب دوسرا
 هم تو سازی بر ربوبیت پسند
 اگر پسند و از توقع صد سال کا
 کا آنچه او ساز و بخت ایوان
 و خبر آمد رضینا بالقضا
 آن بود اصل رضا ای جان من
 هر زمان مستغرق خوش شوی

و رضا سحر حق اگر خواهی نشان
 آنچه آید از قضا سحر و دامن
 هم که آیت ساز می از قضا
 یا سحر که گفت روزی عجبین
 گفت با قضا عجبین در گوش او
 هر چه پیدا کردت و دامن
 بر رضا سحر حق هر آنکس سر نهاد
 آن رضا باشد که رب دوسرا
 هم تو سازی بر ربوبیت پسند
 اگر پسند و از توقع صد سال کا
 کا آنچه او ساز و بخت ایوان
 و خبر آمد رضینا بالقضا
 آن بود اصل رضا ای جان من
 هر زمان مستغرق خوش شوی

و رضا سحر حق اگر خواهی نشان
 آنچه آید از قضا سحر و دامن
 هم که آیت ساز می از قضا
 یا سحر که گفت روزی عجبین
 گفت با قضا عجبین در گوش او
 هر چه پیدا کردت و دامن
 بر رضا سحر حق هر آنکس سر نهاد
 آن رضا باشد که رب دوسرا
 هم تو سازی بر ربوبیت پسند
 اگر پسند و از توقع صد سال کا
 کا آنچه او ساز و بخت ایوان
 و خبر آمد رضینا بالقضا
 آن بود اصل رضا ای جان من
 هر زمان مستغرق خوش شوی

[illegible]

اگر بری منده گرد و حاصلت
 گفت پیغمبر رسول بایست
 حب خوردن چنان گفتن چنان
 گفت خور تا بگویم که مردمان
 طاهر و القلب بالجموع و انظر و
 گفت پیغمبر که است سرب از شما
 آنکه حج و فکرا و در راه دین
 در حدیث دیده ام ای باخبر
 فلکای نیمه عبادت آمده
 سیر گرد هر که در دایره جهان
 وقت سیری در غلای دین پناه
 گر سینه باشی اگر اندر جهان
 جز بهانیز و ز سیری ای پسر
 نفس کافر را بجز شیر جوع
 چون ز اکل و شرب پر گرد و شکم

نورِ خان گشته گرد و در رات
مورث تاریکی دل شده چیز
اسخند زین هر سه ساله قوم
از قلیل ضحک و نوم اندر جهان
عظمت الله تعالی من محضو
هست بامن بالیقین روز جزا
بیشتر باشد و اندر زمین
جوع آمد مغر طاعت سر لب
خوردن کم جمله طاعت آمده
گر نه باشد عقبه بگیان
در ساجات خدا لذت مخواد
باب جنت را بکوبی ای جوان
تا توانی ساز از سیخ حذر
کی توانی گشت ای ابل خوشوع
کاهلی و غفلت آید لاجرم

دقیقت

نعمتی عجبی بر ماست
نعمت دینا بود و نعمت دنیا را دور تر
نعمت از ایشان نه و دنیا را هلاک
دانش از بخت قدری ایشان
اینها را که نداده مال و زر
مومنان را که در آن غفلت حکیم
خالی از حکمت یافتند و حکیم
نعمتی عجبی بر ماست

باز در این عالم و در میان
دوستان و دو دشمنان
در میان کینه و محبت
در میان حقیقت و خیال

[illegible]

معنی تسلیم است اهل صف
 هست در تیر صدر پنج و غنا
 شیو و پیغمبران تسلیم بود
 هر که سر بر تیر تسلیم بود
 درجه تسلیم باشد پس عظیم
 تا نجات خود و ران نبو و یقین
 که ر و ا باشد مقوض را چنان
 یک گرازم و نهی حق بود
 و آنچه باشد اندران شکست نجات
 اگر تو پیری صل تفویض ای سپر
 سوی خود هرگز بسین در هیچ شت
 دست را بر کش ز جمله سیلها
 از تصرف دست خود کوتاه کن
 باش فاعل در جهان از طلب
 پابند بر نفس تسلیم اعمی ستون

هست اطمینان دل با کبریا
 هست در تسلیم صد عیش و غنا
 حق چپا از بهر شان حمت نمود
 بر سر بر تیر نزاری جا نمود
 دامن او گیر مرکز سلیم
 از خدا هرگز نخواه ای امل نین
 که صلاح نفس جوید در جبهان
 خواستن از بهر تو بهتر شود
 دست گیری از طلب ای نیکو است
 آنچه پیش آید ترا از شیر و شر
 جمله میدان از در درگاه ح
 کار خود بگذار سوی کبریا
 تحمیل خود بر در ان شر کن
 بر در تفویض نشین از ادب
 تا چه می آید ز درگاه ح

چون از سر بر تیر تسلیم بود
 در تیر صدر پنج و غنا
 شیو و پیغمبران تسلیم بود
 هر که سر بر تیر تسلیم بود
 درجه تسلیم باشد پس عظیم
 تا نجات خود و ران نبو و یقین
 که ر و ا باشد مقوض را چنان
 یک گرازم و نهی حق بود
 و آنچه باشد اندران شکست نجات
 اگر تو پیری صل تفویض ای سپر
 سوی خود هرگز بسین در هیچ شت
 دست را بر کش ز جمله سیلها
 از تصرف دست خود کوتاه کن
 باش فاعل در جهان از طلب
 پابند بر نفس تسلیم اعمی ستون

چون از سر بر تیر تسلیم بود
 در تیر صدر پنج و غنا
 شیو و پیغمبران تسلیم بود
 هر که سر بر تیر تسلیم بود
 درجه تسلیم باشد پس عظیم
 تا نجات خود و ران نبو و یقین
 که ر و ا باشد مقوض را چنان
 یک گرازم و نهی حق بود
 و آنچه باشد اندران شکست نجات
 اگر تو پیری صل تفویض ای سپر
 سوی خود هرگز بسین در هیچ شت
 دست را بر کش ز جمله سیلها
 از تصرف دست خود کوتاه کن
 باش فاعل در جهان از طلب
 پابند بر نفس تسلیم اعمی ستون

چون از سر بر تیر تسلیم بود
 در تیر صدر پنج و غنا
 شیو و پیغمبران تسلیم بود
 هر که سر بر تیر تسلیم بود
 درجه تسلیم باشد پس عظیم
 تا نجات خود و ران نبو و یقین
 که ر و ا باشد مقوض را چنان
 یک گرازم و نهی حق بود
 و آنچه باشد اندران شکست نجات
 اگر تو پیری صل تفویض ای سپر
 سوی خود هرگز بسین در هیچ شت
 دست را بر کش ز جمله سیلها
 از تصرف دست خود کوتاه کن
 باش فاعل در جهان از طلب
 پابند بر نفس تسلیم اعمی ستون

چون از سر بر تیر تسلیم بود
 در تیر صدر پنج و غنا
 شیو و پیغمبران تسلیم بود
 هر که سر بر تیر تسلیم بود
 درجه تسلیم باشد پس عظیم
 تا نجات خود و ران نبو و یقین
 که ر و ا باشد مقوض را چنان
 یک گرازم و نهی حق بود
 و آنچه باشد اندران شکست نجات
 اگر تو پیری صل تفویض ای سپر
 سوی خود هرگز بسین در هیچ شت
 دست را بر کش ز جمله سیلها
 از تصرف دست خود کوتاه کن
 باش فاعل در جهان از طلب
 پابند بر نفس تسلیم اعمی ستون

مفت خود از خور و
الحمد از خور و

دوق مختل اندانی از ستر
خونگی درای بر سر
مختل از ستر خونگی درای بر سر
مختل از ستر خونگی درای بر سر

در بیان احوال طاعت که
مقصود از خلقت آدم است

در طالع
۳۳۲
فقد از دست خود انداختی
دل را در لیب بدستی
و زناست جان بخشی کجین
و نسنودی رفیق طاعت بزرگ
ایستودی بر باب العالمین
عجز نمودی بر آب عالمین
چون تو آمدی با صفا
کشت بودی با چرخ
چون سفره از پیش روی
چون سفره از پیش روی

گر کنی عمر سزیز خود تلف
کار نبرد و ساز امر و داکمود
قبل حلت ساز کن خست سفر
گرم رواند ره باطل مشو
یکدم اندر ذکر رب انس و جان
کی نفس ضائع گردان و نیکسار
میهمان میسر سویت مدام
باش هر دم همدم ذکر خفی
بهر طاعت حق ترا چون آفرید
در عبادت همت خود بر گمار
در عبادت کوش اکنون ای جوان
کوش اکنون در عمل ای جان پاک
نخواب نوشین از سر خود و در و دار
در غم دین باش هر دم تقوی
مست باش از باد طاعت مدام

زود از حسرت بمانی هر دو
چون رسد فردا بجز حسرت بچو
تا نیفتی در باطن صعب تر
یکدم از یاد خدا غافل مشو
بهتر است از نعمت کون و معان
باش در باطن نفس لیس و نهان
بهر جهان سنت آمد احترام
خاطر غیر از دولت گردان نفی
بد بو و غفلت ز طاعت اکسید
روی دل از هر طرف سوش بیا
که همیشه زنده مانی در جهان
نی در اندم که شوی پنهان تنگ
تا سری بر منزل دار انقراض
روزگار خود کن ضایع چنین
تا شوی روز قیامت شاد کام

کرم ساز حق پستی اختیار
از غلاب چشم سوزند و بیکار
بگردد از آتش کون و معان
از دل بجزش در دام غلبه و جان
بهر طاعت حق و در باطن
در طاعت حق و در باطن
در طاعت حق و در باطن

جدید عالم از باطن
حیف تو از کار حق سازنی فر
باجا کن ز باطن
باید از باطن
باید از باطن
باید از باطن

دور از حضرت مولی بود
بنی که یک باش از عجب دور
طاعتی کان عجب دور
بوی خوش است از بیت جهان
بنی که یک در بندی باش
در خیال خصل و فندی باش

دور میدارد از ذلت ذوال
دل از خالص کی از بهر حسد
بنی که خالص است از بهر حسد
بنی که خالص است از بهر حسد
بنی که خالص است از بهر حسد
بنی که خالص است از بهر حسد

عظم خود را که از خصل و ذلت
عظم خود را که از خصل و ذلت
عظم خود را که از خصل و ذلت
عظم خود را که از خصل و ذلت
عظم خود را که از خصل و ذلت
عظم خود را که از خصل و ذلت

عاقلمان کردند کشتن ایمان
مطلب طبع خدا باشد عدم
هر که تو اضع را زدست خود و هی
هر که باشد با تو اضع در جهان
از تو اضع بلند بپاشود
هر که در را و تو اضع پانها و
در تو اضع است عز و محترمی
گر تنائے شرف داری بجان
صد شرف دارد تو اضع در شرف
هر که در شمت تو اضع آورد
باش متواضع مع المتواضعین
گفت پیغمبر که با متواضعان
واکمه از متکبران بینی در ا
صدقه باشد کبر با متکبران
از تو اضع دست درویشان بگیر

کز تو وضع مرد گرد د کا مران
 مردمان سازند او را احترام
 گه نه بینی در جهان روزی بھی
 جائے او باشد جنت بیگیان
 درو عالم آہن نہیہا شود
 حق بروئے او در رفعت کشاد
 بے تو وضع کے بیابی سروری
 پیشہ خود کن تو وضع در جهان
 آراین نقد گر لاری رکھت
 حق ز حبلہ مخلصا متن بشمرد
 کبر و نخوت کن مع الملتکبرین
 کن تو وضع اسے عزیز مہربان
 کبر و نخوت کن از واسے با صفا
 شد تو وضع صدقہ با مضوعین
 تا بگیرد دست تو رت قدیر

کہ با شادان معنی اسے کہ
 کار او با بند تو افش
 خست شد تو درم گوید اگر کم
 کس از او را در کرم
 خست شد تو درم گوید اگر کم
 کس از او را در کرم
 خست شد تو درم گوید اگر کم
 کس از او را در کرم

بخت و بختیاری
 هر که در دل خود بد
 یک از او بدست نهایی
 و جهان شین از این
 مری منبری چو کرم
 چو گل با شادان
 بخت و بختیاری

۳۳۹

این روی از کمال طبع بود
 خنده روی با عفت دولت بود
 تویش کن چشم در توضیح جوان
 که قفسی را به شکست از چنان
 خوشتر از این پاک راه خدا
 محرم از کمال طبع بود

فارسای جوانی که در این عالم است
فارسای جوانی که در این عالم است
فارسای جوانی که در این عالم است
فارسای جوانی که در این عالم است
فارسای جوانی که در این عالم است

هیچکس ایوان نخواهد بینی
 اگر وی در مجلس سے اہل نگاہ
 اگر مجلس صدر جوئی سے پس
 ابتدا کردن سلام از مؤمنان
 ہر کہ دنیا کمتر از خود پسنگری
 وانکہ دنیا از تو وار و بیشتر
 آن بود اصل تواضع ایوان
 تا برون نائی از عوالی سے پس
 تا گردی نیست در پستی حق

از تواضع کے ترا باشد اثر
 راض باشی در کسب نہ جان
 باشی از دست تواضع دور
 از تواضع یادگار ستہ کیوان
 خویشتر بار و ستر از آدمی
 وار و دراز و فروتر سے پس
 کہ زمینی خویشتر از دجوان
 جامہ معنی کے دہنت سربس
 کے شوی جام بقار مستحق

در بیان کتب مجربہ و خدمت آن معالجہ اول

ایچوان از راہ سخوت در گذر
 کہ خور او شمن خطم بدن
 قلب متکبر سے جابر بود
 کہ عظمت میسر و کبر یا
 گفت حق اندر کتاب استہ یثین

از جو و خود اگر داری خیر
 کرد و شمش خالق ہر دو جهان
 جائے سرجبار در روز شود
 دیگر سے را کہ کے باشند را
 نیست اہل کبر مومن روز دین

کتب مجربہ و خدمت آن معالجہ اول
 ایچوان از راہ سخوت در گذر
 کہ خور او شمن خطم بدن
 قلب متکبر سے جابر بود
 کہ عظمت میسر و کبر یا
 گفت حق اندر کتاب استہ یثین

از تواضع کے ترا باشد اثر
 راض باشی در کسب نہ جان
 باشی از دست تواضع دور
 از تواضع یادگار ستہ کیوان
 خویشتر بار و ستر از آدمی
 وار و دراز و فروتر سے پس
 کہ زمینی خویشتر از دجوان
 جامہ معنی کے دہنت سربس
 کے شوی جام بقار مستحق

ایچوان از راہ سخوت در گذر
 کہ خور او شمن خطم بدن
 قلب متکبر سے جابر بود
 کہ عظمت میسر و کبر یا
 گفت حق اندر کتاب استہ یثین

ایچوان از راہ سخوت در گذر
 کہ خور او شمن خطم بدن
 قلب متکبر سے جابر بود
 کہ عظمت میسر و کبر یا
 گفت حق اندر کتاب استہ یثین

کتب مجربہ و خدمت آن معالجہ اول
 ایچوان از راہ سخوت در گذر
 کہ خور او شمن خطم بدن
 قلب متکبر سے جابر بود
 کہ عظمت میسر و کبر یا
 گفت حق اندر کتاب استہ یثین

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

از تکرار است در عالم مرن
گشت فتنه عین از تکرار غرق
هرگز از غروریت در سر بود
خود پسندی است لیل ناپسند
بر کاش زنده خور از غرور
سکشی از سر بدر کن ای جوان
که بر اسه درجه دان ای کامل
است این وجه زهر و سخت تر
وانکه کردند هوسری با کس
درجه دویم بود اسه با وفا
کاچنجان گفتند آن اهل قریش
از چه مرد محترم نامد بما
رتبه پیغمبری نشناختند
وانکه دانستند از راه غرور
درجه سوم بود با بندگان

گرچه هستی ای جوان شکر شکن
دیو هم از کبر شد خوار و ذلیل
نمزه آید بسزای ماکت که شود
گر نیایی بازیابی زان گزند
از روی پندار دایم باش دور
عاقبت قدر تو باشد چون کمان
درجه اول بود با ذوالجلال
نیمچو کبر دیو و فرعون اسه پسر
ننگ کردند از عبادت خدا
با محمد شافع روز جزا
که فرو نایم سرمانند خویش
وز ملک نامد بوسه ما چرا
پیر و غفلت برخ آمدند
منکرش شدند با خود بالضرر
که نه بینی از محارت سوسه شاد

دوران در جهان شکر شکن
کتاب باشد عین از تکرار غرق
هرگز از غروریت در سر بود
خود پسندی است لیل ناپسند
بر کاش زنده خور از غرور
سکشی از سر بدر کن ای جوان
که بر اسه درجه دان ای کامل
است این وجه زهر و سخت تر
وانکه کردند هوسری با کس
درجه دویم بود اسه با وفا
کاچنجان گفتند آن اهل قریش
از چه مرد محترم نامد بما
رتبه پیغمبری نشناختند
وانکه دانستند از راه غرور
درجه سوم بود با بندگان

از تکرار است در عالم مرن
گشت فتنه عین از تکرار غرق
هرگز از غروریت در سر بود
خود پسندی است لیل ناپسند
بر کاش زنده خور از غرور
سکشی از سر بدر کن ای جوان
که بر اسه درجه دان ای کامل
است این وجه زهر و سخت تر
وانکه کردند هوسری با کس
درجه دویم بود اسه با وفا
کاچنجان گفتند آن اهل قریش
از چه مرد محترم نامد بما
رتبه پیغمبری نشناختند
وانکه دانستند از راه غرور
درجه سوم بود با بندگان

از تکرار است در عالم مرن
گشت فتنه عین از تکرار غرق
هرگز از غروریت در سر بود
خود پسندی است لیل ناپسند
بر کاش زنده خور از غرور
سکشی از سر بدر کن ای جوان
که بر اسه درجه دان ای کامل
است این وجه زهر و سخت تر
وانکه کردند هوسری با کس
درجه دویم بود اسه با وفا
کاچنجان گفتند آن اهل قریش
از چه مرد محترم نامد بما
رتبه پیغمبری نشناختند
وانکه دانستند از راه غرور
درجه سوم بود با بندگان

بیچ کارے تو بدست تو کرد
 گر بیندیشی ز خود ناپسند
 کجا گردی تنگدل از حر و برد
 از میان کار خود آگه شدی
 آخرین کار خود ایدل هم بدان
 نے سمع ماندہ قوت نے بصر
 بلکہ مردے شوی اے بانیان
 کرم چشمات زمین اندر مزار
 عاقبت آگہ شوی خاک کے حقیر
 ہم بدن خواری نباشد بستر
 آوزدات از براے احتساب
 آسمان بندگانمہ بینی عیان
 ہم زمین بینی بستر باوگر
 سخت دوزخ را بقریش نگاری
 ہرچہ باشد از قضیہ تہارتم

تاشناسی عجز خود انیکو
 در جهان کس را نیابی ای پسر
 گویی آه و فغان از رخ و درد
 بر فتن از فرق خود تاج خودی
 که ببندی خست بستی ن جهان
 ای جمال قالب عضوے در
 که همه بینی ز تو گیسو ز دیار
 کرم عضوے تو خود اے رفیق
 کس بدان خواری تو نبود نظیر
 بلکه انگیزند در روز جزا
 و مقام خوف و جاسے التماس
 هم فروریزیده بینی است این
 شعله و دوزخ بران آورده
 نامہ اعمال برکت آوری
 خوانی یک یک آتشسوز و دم

بین چه قازورات واری در غنا
 در شکم و زنا فوج لسته تیزهوش
 میکنی اهر روز خود را شست و نشو
 پاک باشد از تو مبسر رخا
 تا بدان ~~فخر~~ که ترا پدید آید شود
 که رود در هفته و یا ماه و سال
 زشت ترا نگه مشومی بے اشتباه
 اینچنین اندیشه کن لسته میکنی
 بهیچ کس از تو نباجز تر نشود
 عاجز آئی ایچوان تیزهوش
 بهیچو بمل در طبعی بر روی خاک
 قوتت بر جا نماند اے ولد
 فخر چه بود اے جوان با صفا
 از تو مید از مد سبقت در توان
 کافکنی کس او سازی زیر دست

وقت آن باشد که نفس و هوا
غالب آید بر عجز بنا و غنا
که در خفا و غلامی خفا
ایستد چو از حجاب باشد ترا
این شوی معزول از ملک و جلال
در صف دولت چه ماند از کمال
این همه را حالت انواران
شده اند و چون یک جهان

بہتر اور ادنیٰ تر کی بالمشہوری
 بہت سے علیٰ اہل بیت دوامین
 و کے کہ ان کو دور و دور بہتر زمین
 بہتر اور اہم بیان کی علم پیش
 کا پختہ و داندہ علم پیش
 پس زمین بہت علم پیش
 گرتیوس سے اس میں اس سبب
 و دہانہ در شمار کی غمیشان
 و دہانہ در شمار کی غمیشان

[illegible]

در سخاوت هست بس فضل و ثواب
گر بهر انگشت واری حسد بهر
صد که رست هست در جود و عطا
تا توانی کار و درویشان برآر
گر تو داری قوتے اندر جهان
تا توانی در جهان احسان مکن
همچو حاتم در جهان مشهور باش
لطف کن تا همچو حاتم در جهان
رو بسبب از سالکان آدین شعار
سبز نش هرگز مکن با سالکان
نعمت عقبے اگر باید ترا
گر بدست آری دے رایحان
گر دہی از دست محنت از نئے
ہر کہ یک نیکی کند اندر جهان
گر تو هستی طالب راہ خدا

تا تو فانی رو سوخو و از دست
کے سیلابی بے خاعہ و مست
منع شیرین نباشد از سخا
آبر آردگار تو پروردگار
از گرم گریب دست عاجزان
مرغ دل را تا منجستان کن
در وجود و کرم مسرور باش
نام نیک تو بس اند جاودان
تا نیچید روسے از تو کردگار
مردمی کن انچه باشد ز آب نان
نعم دنیا مست کن بہر خدا
صد رضا خرابی از رب جهان
نزد حق بہتر بود از حسرت
حق تعالی و بہر بخشیدن آں
ہر زمان کن خدایت اہل صفا

[illegible][illegible]

دستگاه تو بنویسد به جهان
مردمان را که گویی آلوده دل
دستهای بی زرق و در زیر گل
تو ترغیبی بنیاد کن جھول
آخند از بختی و اساک و زبول
باش خود در بخت خود اسیر
از زن و زن خود خواست با دق
در غم خود باش و زان و زین
گدازد از اندیشه ازل جهان
مردم از دست اهل جهنم

دولت دارین بانی اندود
حق بیند ویر جانشین
هم که بندد در جهان
هم که بکشد بی خون
کجای بود در زمان
لطیف کن

نیک بدار از عطا خردمند کن
 خلق را در دام احسان بند کن
 نیک بدار از عطا خردمند کن
 خلق را در دام احسان بند کن
 نیک بدار از عطا خردمند کن
 خلق را در دام احسان بند کن

گفت کعبه مالک شاه پیش ما آمدند اینجا بصیر شوق درون را بعد از این چه لطف است و عطا گشت فرمان از در حق آید چنین که بسا هر که آید سوئے تو در محل را بعد از کعبه ازین من همانا از ره لطف و کرم پس بدان ای مومن نیکو شمار که سبک تشنه لب را آب داد چون تو سازی در حق انسان کرم آفرید ای چو رب و داور کفر را چون آنسیدید کعبه اگر تو داری ای پیر دوش بد بر کشادست سخاوت بر کشا دست خود برون کن کنون جان من	صد هزاران بندگان با صفا تا سعادت بها بر بند از من کنون که کنی محروم چندین خلق را که مرا هر سیت کے کعبه درین یک ثواب چو نویسم هر بار هر که ساز و طوف کیو با لیشین بهر او هفتاد حج سازم قسم را بعد چون یافت چندین اعتبار قلب اور از ان ترسم کرد شاو هفت صد یابی جزایش لا جرم کرد و بخش در خسا و در حیا زمین گردانید در خسل و جفا هر که این خصلت ندارد و مرده به تا شوی ایدل زار باب سخا بعد مردن کے بر آری از کفن
--	---

نیک بدار از عطا خردمند کن
 خلق را در دام احسان بند کن
 نیک بدار از عطا خردمند کن
 خلق را در دام احسان بند کن
 نیک بدار از عطا خردمند کن
 خلق را در دام احسان بند کن

حکایت
 حکایت
 حکایت
 حکایت
 حکایت
 حکایت

گفتند که بجز خدا نیست که این قدر بزرگوار باشد
 گفتند که بجز خدا نیست که این قدر بزرگوار باشد
 گفتند که بجز خدا نیست که این قدر بزرگوار باشد
 گفتند که بجز خدا نیست که این قدر بزرگوار باشد

آن بود ایشان را سر مرد خدا با وجود احتیاج خود دوران چون سخا آید بحسب جودش تن اصل ایشان آن بود ای بالکمال از ثواب و نام نیکو بگذری مال و زر را اگر دهی بهر ثواب مکنند از ایشان را سر اهل نعیم گفت موسی با جناب سرمدی گفت یا رایش نیداری سحر چون نمود او را سحر از پیش گفت یارب الحمد خیر البشر یافت از چه این مقام ارتقا لے پسر گرفته من کار بند زاهدان را کار طاعت کز دوست که ترا حق داد ایمان ای جوان	کامیاب باشد احتیاج آن ترا صرف گردانی بکار دیگران نام او ایشان را گرد و بے سخن که خدا باشی سخن از جان مال جز رضا سر او خیال ناوری نزد خاصان مسکی لے کامیاب فضل ایشان را سرست نزد حق عظیم که مرا بنما مقام حمودی با تو بنمایم از انجمله سحر رفت هوش از من ز نور عفتش صدر بدید و جهان نیکو سیر گفت حق از فیض ایشان روخا که فوت نیست کار سحر کار مردان دل بدست آوردت راحته بانبندگان حق رسان
--	--

گفتند که بجز خدا نیست که این قدر بزرگوار باشد
 گفتند که بجز خدا نیست که این قدر بزرگوار باشد
 گفتند که بجز خدا نیست که این قدر بزرگوار باشد
 گفتند که بجز خدا نیست که این قدر بزرگوار باشد

گفتند که بجز خدا نیست که این قدر بزرگوار باشد
 گفتند که بجز خدا نیست که این قدر بزرگوار باشد
 گفتند که بجز خدا نیست که این قدر بزرگوار باشد
 گفتند که بجز خدا نیست که این قدر بزرگوار باشد

گفتند که بجز خدا نیست که این قدر بزرگوار باشد
 گفتند که بجز خدا نیست که این قدر بزرگوار باشد
 گفتند که بجز خدا نیست که این قدر بزرگوار باشد
 گفتند که بجز خدا نیست که این قدر بزرگوار باشد

زانکه باشد خواستش بر میان
 جانت خود هم گر که در جهان
 هم عیان خود نشان و بیکان
 در دل او اند و با هر دو
 از کس که چشمش بر تو افتد
 مایه از خود نگر و اند خدایا

دور باش از صحبت این ناکسان
ممسکی از بدترین علت است
گرتو بخوابی علاج بخل خویش
حب مال از حب شهوتها بود
صبر بر شهوت طلب از فوائد کمال
اعتبار زندگیت سر کنی
در گدای دار دایم مرگ
که بجز حسرت نبردند از جهان
گرتو بر مرگ خود باشد خبر
در سر فرزندان در دل بود
بخل کن تر بود آندم ترا
بیم فقرشان چو در دل آید
کافریده هر کراست جهان
گر به تقدیرش تپی دستی بود
ورغنی از بهر او باشد نصیب

[illegible]

در پیش روی ز دنیا بگذرد
گرچه چو بس طاعت کند و نیل
جائے او باشد چمن بهار
هست این عیار عالمی است
چون درین آری تا ابد
در عیش و شغل شود
خطر اول ظلمت است
که مصلحت خطر اول است
وجود و کرم اول است
دراز و نود و

عالمی سخن از نور و دود و در
بہتر از اسباب کبریا باشد
کہ حق بود و سعادتی از ریا
ہو کہ حق است از ریا
چون این سادگی علی و اہل دیار
عالمی سخن از نور و دود و در

کسب اقبال چنانچه لغت از زبان
 کسب اقبال چنانچه لغت از زبان
 کسب اقبال چنانچه لغت از زبان
 کسب اقبال چنانچه لغت از زبان

آنچه داری در گنج با یقین
 استغفار حاجت باشد در آن
 گر برین جمله سخن داری نظر
 بهر کوی بی ز تریاق آن زمان
 بهر این گفت آن امیر المؤمنین
 زاهد است آن نیر خلاق جهان
 و ز کس ترک همه سبب هر حق
 پس نمانی قبله دل سبب عمود
 هست بر تبت مدار جمله کار
 هر کس را چون نباشد زین خبر
 گر بود بر وسع عمل مشکل شود
 کز فرون مال ز رگیری کنار
 گر نیار مال و ز غفلت ترا
 یافت چون فرمان ز حق آن عفو
 گفت بعضی از صحابه این چنین

که نمایی باشد در راه دین
 تا نمانی خرج درو سبب جوان
 مال بهر تو نمیدارد در
 هیچ تاثیر نیار و زهر آن
 که اگر دار در همه مال زمین
 گر چه بود کس تو نگر ترا و آن
 نیست زاهد گیر از من این سخن
 زاد راه طاعت و دود
 کار به نیست مدار و اعتبار
 هم نباشد زین عزیمت بهر دور
 نزد اهل عقل هست آن بود
 تا نگر و از پستی تو ناگوار
 در جبهه تو کم کند پیش خدا
 مال و ز بسیار ماند اسب اهل خوف
 که بر تو رسم ازین مال پسین

کسب اقبال

از روزی که که ما از این خون
 با آن صد میمنت و من با وی بودم
 گفت با او ز نخواستم که مرا
 کوه ز باشد بدینسان تا غذا
 سازم آن را از سبک است یکم
 نفع کرد اقامت بدین دین و دین
 رخت بندم چون دین و دین

کسب اقبال
 کسب اقبال
 کسب اقبال
 کسب اقبال

از پنج پست و
از چهار من خورده پست
در سپاس و شکر
پست بریان طایف

سرسنہم بر حکم ربّ ذوالکرم
گفت در موقف سوال از شیخ
از کجا آوردی حسن حبت کجا
تا حساب آن دہم روز حساب
کہ بیاید مردہ در روز دین
ہم چہ مبت کردہ بیخ و اہتمام
ہم کیجے دیگر بیاید بیچن
در حلالش صرف کردہ سرسبر
وان سوم کس را بیارند آن زمان
نفقہ کردہ در حلال ذوالجلال
کہ نگہ دارید این را تا بود
در طہارت و صلوات و در ادب
یا بوقتش یا بنبطش سے عمود
جمع کردم مال از کسب حلال
بیچ نقضیرے نہ کر دم در نماز

علی الحاکم است بهشتی که در بهشت
 با تازی عمل کند بسیار باادب
 خلق را روان سازد و بهشتی که در بهشت
 نیست از وی هیچ کار نمی صوبد بهشتی که در بهشت
 است از وی هیچ کار نمی صوبد بهشتی که در بهشت
 با تازی عمل کند بسیار باادب

الا بخشتم
 باز دل غایب
 در خود را سوزان
 است از دیرین
 ای دل بی رویه
 که باز درین
 حاصل شد
 در میان
 دور و یاس
 از غم وین
 نامعلوم

چهاره نمود
یک چون او را برایشان
بیان از هر تو نقصان
نشان که ان شاء الله رسام
دوران را سازد ای جوان
جاکلاه عقل را سازد ای جوان
مناصب خوددینی ای جوان
نیچو خاری که فتنه دودک دران

کشفِ حسنات من ناید گران
 با ترم دین سقط را، ستم سزا
 از کلامت چه مرا نقصان بود
 در جواب گفت کاسه عالی نژاد
 بیشتر است از غریب حق پست
 پس شعرا حکم کن از اینین
 آنکه طعش نیست باشد همچو دو
 حلم باشد باعث نو کمال
 بر دباری عادت دین پرور است
 مورد رحمت بود از فضل رب
 آنکه در هر دو آبجی آب گسین
 خشم و قهر آید از اوصاف سنگین
 فضل عفو آمد بر ذوق عظیم
 لذت عفو از بیان بیرون بود
 جرم مجرم را نکیر و نیک چگاه

[illegible]

کہ باغ و صادق الوعدہ بود
حق تعالیٰ درینا کے اویو
کہ عہد خود وفا سازد پیکان
دستگیر باد خود در پیکان
حکامہ

ک

خواجہ ابوبکر غلامی نے یہاں تا کہ از رضا
میں نے یہاں تا کہ از رضا

تا فراغت کردہ از کردارِ خویش
عہد از و تماشانش با خود بہت
مرد چون رفت اندرون بہت خود
آگشت چون در کار و بارت مشغول
خاندانِ اش را بود ہم با بے درگاہ
بعد از سہ روز آمد آن سنجوان
ویدادِ سمعیل را با صد صفا
گفت آسم حلقہٴ اہلِ یقین
کز چہ ہنگامے ویرجنا جملہٴ گر
انتظارِ مقدست بودہ مرا
گفت من چون نامم لے دین
گفت با تو بود پیمانے مرا
نامدی گر عمر ہا اے با وقار
لاجرم حق در کتابِ خویشتن
کہ بعدِ خویشتن کو شد بجان

در زمان آیم پر یون اے پاکش
 خود را سجا از برائے اوست
 مشتعل در کار و بارِ خویش شد
 یا و اسمعیل رفت از و نئے دل
 زان طرف از بہر کار سے شد بل
 انذران موضع کہ بعد عود آن
 بہچان بنشستہ بہاب سرا
 قدوہ ملت سرا بہاب دین
 گفت از قوتیکہ بنشاندی بدر
 تا ناہیم وعدہ خود را وفا
 تو چرا کردی پئے من انتظار
 کی غلافش داشتہم بر خود روا
 من نہی رفتم نہ کویت زینہار
 کہ اسمعیل را من حسن
 صادق الوعدہ بود انذر جان

که از این که از این
سازم هم از این
صفتی که از این
خواجه را از این
چون که از این
بازند چو از این
خدا که از این

کبریا
 ۳۶
 گفت و آنگون طیب آورین
 گفت و آنگون طیب آورین
 که سازم من عجب
 که نازد عید خود را
 و عید خود را
 چنگ

بشکند در حال عهد پادشاهی
شده و گفت این نام

کرم بعد از این از نفقش خارج شد

لَا تُؤْتِيهِمْ إِلَّا عَذَابٌ غَلِيظٌ لِّمَا كَانُوا فِيهِ يَسْتَمِرُّونَ

راست بازی کا اصل جملہ بود
 راست بازی پیشہ کامل بود
 راست بازی پیشہ کامل بود
 راست بازی پیشہ کامل بود

صدق یعنی کذب نہیں کہ یاد دہا با خدا اخلاص کے گرد تمام ہچنین صدق ایچوان با ادب چون رسد اخلاص پر حد تمام اگر ترابا یہ صراط المستقیم گفت پیغمبر کہ ہر کس در جہان پیش حق آمد و در اکثر و بیان از جناب کبریا سے لقین ہر کہ با ما راست باشد در نہان ظاہر و باطن حق گردان درست گفت پیغمبر چنین اس کے کبریا ظاہر م را از سر لطف عظیم خصلت از صدق بالاتر کجاست ہر کہ گرد و از ر صدق و صفا صدق باشد موجب عتر و ثواب	کے شوی سب سے صدق ایران سونگا تا نہا شد صدق دروستے انہم کے شود کامل محبت اخلاص صدق باشد ائمہ اسے نیک دامن صدق آرد کہ عبادت حق راستی و زبرد ہر وقت و زمان مینویسند از گرد و صافان وحی بر او آید چنانچہ بین راست گردانم بظاہر در جہان بلکہ از ظاہر بباطن با شوق جست سر من بہ از علانیت نما نیک گردان آیت ما و نور کیم گویند خالق ارض و سماست کے شود حاصل دل اور انصیا کذب باشد باعث ذل و عقاب
--	---

صدق یعنی کذب نہیں کہ یاد دہا
 با خدا اخلاص کے گرد تمام
 ہچنین صدق ایچوان با ادب
 چون رسد اخلاص پر حد تمام
 اگر ترابا یہ صراط المستقیم
 گفت پیغمبر کہ ہر کس در جہان
 پیش حق آمد و در اکثر و بیان
 از جناب کبریا سے لقین
 ہر کہ با ما راست باشد در نہان
 ظاہر و باطن حق گردان درست
 گفت پیغمبر چنین اس کے کبریا
 ظاہر م را از سر لطف عظیم
 خصلت از صدق بالاتر کجاست
 ہر کہ گرد و از ر صدق و صفا
 صدق باشد موجب عتر و ثواب

صدق یعنی کذب نہیں کہ یاد دہا
 با خدا اخلاص کے گرد تمام
 ہچنین صدق ایچوان با ادب
 چون رسد اخلاص پر حد تمام
 اگر ترابا یہ صراط المستقیم
 گفت پیغمبر کہ ہر کس در جہان
 پیش حق آمد و در اکثر و بیان
 از جناب کبریا سے لقین
 ہر کہ با ما راست باشد در نہان
 ظاہر و باطن حق گردان درست
 گفت پیغمبر چنین اس کے کبریا
 ظاہر م را از سر لطف عظیم
 خصلت از صدق بالاتر کجاست
 ہر کہ گرد و از ر صدق و صفا
 صدق باشد موجب عتر و ثواب

نام او صدیق باشد بانی را است و در بیان از دست کدیت است
تا پیرین کسے بود نام تو صدیق را است و در بیان از دست کدیت است
نام او صدیق باشد بانی را است و در بیان از دست کدیت است

گفت آن پیغمبر اہل براق
جاسجاد و سوره و المہرسلات
برنگرد و ہر کہ ز اقوال و
آنگہ گوید کذب و لات اندر سخن
گفت پیغمبر کہ من دیدم چنان
کہ بخیز لے شافع روز جزا
یک نشستہ یک ستادہ سہ سہ
آہنی گز نزد آن برپاے بود
می کشید آنرا بسوے نیچان
بر کشیدے از در سوآپنشین
گفت این کا زبے نما این غدا
کذب همچون ماہ و ہفتہ بدان
صدق ما آئد مال ماہ نو
گر تو میخو اہی کمال اندر جہان
کذب و سونہ دروغ ہی از دنیا

درین کس که گوید و دروغ
چرا که کرد و دروغ
بیکان بنیاد ملک خود فرست
از دروغ مکرر و دروغ
تاجران را آن سوختن گردان
و دروغ و دروغ
از بدترین است از جمال

چنانچه از آن که در کتب
 لغت از آن را در نزد کاتب
 نوشته شده بود که کاتب
 هم که در کتب کوفی از آن
 یکینند از آن باشد با
 که از آن زبان
 در کتب کوفی از آن
 صفت باشد و هر یک از آن
 از آن در کتب کوفی

ان کے شوق و حشر کا ذوق ہست کا
 زنگہ را معنی نیت انوف کو دکھا
 ہر کہ در ناز استی کہ در دم
 تا توان از بجان کسی کو نہ
 در بجان ہم چہ نہ بچہ نیست
 دوستی کا زبان لاشی بود
 کہ روی بگذاڑے جان پیر
 ان کی بیانی از بی ہر دو
 بن عالم چنان کہ در ضمیر

کتاب هر که در اين کتاب است
گفت اگر خواند آن را
گفت خيال سازي
گفت و چو خواهي
درس را بخودي
لغت تو چو بدوم
لفظ تو چو بدوم
گويد عبد الله

خائفان را وعده غفران بود
علم و عرفان باعث خوف حق
ستاینه بینی در خود اسباب هلاک
گر بجای آخرت داری نظر
هر چه باشد برخلاف کسب یا
آنکه بنیاشد بعیب خویش
هر که ترسد از خدا ترس و جان
و آنکه ایمن باشد از درگاه حق
هر که در دنیا ببرد از خدا
و آنکه در دنیا بود ایمن از ان
خانه دل زودتر ویران شود
گفت آن صدق و الصدور انبیا
گفت عاقل ترجمه مردمان
که تو می خواهی نجات خود زرب
هر که برباید و گنه گریان بود

صد ہزار ان حجت رضوان پوز
زا نگہ خوف از علم و عرفان مشتاق
کے دران نہ ہا رہا باشی ترسناک
از ہلاک خود بر ترس لے باہر
جملہ اسباب ہلاک ہست آفتا
لا جرم ترسند ز رت و ذلالت
ترسند ازوے جملہ شے اندر جہا
حق برساند و را از جملہ شے
ایمنش سازد و بعقبے کبیرا
خافش و اربو بعقبے بیگمان
گر نہ خوف حق دران نہاں پوز
رہا حکمت ہست ترس کبریا
ہست ترسندہ تر از حق در جہا
گر یہ کن بر کردہ خود و زو شوب
بحساب اندر حیاں دخل شود

خائفان را وعده غفران بود
 علم و عرفان باعث خوف حق
 ثانیه بینی در خود اسباب هلاک
 اگر بجای آخرت داری نظر
 هر چه باشد برخلاف کسب یا
 آنکه بینا شد عجیب خویشتر
 هر که ترسد از خدا لعن و لعن
 و آنکه ایمن باشد از دگر گاه حی
 هر که در دنیا بترسد از خدا
 و آنکه در دنیا بود ایمن از ان
 خانه دل زود تر ویران شود
 گفت آن صدق و الصدور انبیا
 گفت عاقل تر از جمله مردمان
 اگر تو میخواهی نجات خود زرب
 هر که بر باد و گنه گریان بود
 صد هزاران رحمت رضوان بود
 زانکه خوف از علم و عرفان مستقیم
 که دران زمانه باشی ترسناک
 از هلاک خود بترس ای خیر
 جمله اسباب هلاک است آفتاب
 لا جرم ترسد ز رب و الهمن
 ترسد از دوس جمله شے اندر جهان
 حق بترساند و را از جمله شے
 ایمنش سازد و بعبق کسب یا
 خائفش دارد و بعبق بیگمان
 گزند خوف حق دران جهان بود
 راس حکمت است ترس کسب یا
 هست ترسند و تر از حق در جهان
 گریه کن بر کرده خود و زو شوب
 بحساب اندر حیان و خل شود

دل جوی بندی درین دار فانی
 بیرون از دایره خدایک دم نشو
 عاقبت از دایره خدایک دم نشو
 زانک این عالم

از غرور و اینی پرسی نکر
 ایمنی کس انباشد جز خدا
 ترس کاری هر که در دل بود
 خوف باشد باعث فضل آله
 تا نگردد خوف حق در دل قرار
 ایمن او حاعت مشو ایله یمن
 فاستی را که نماید مستقی
 چون نمیدانی شقی را از سعید
 هیچکس آگه نباشد از نیکو
 بے نیازی هست و عیب که یار
 آن بود ایمن ز مکر کردگار
 ایمنی از مکر حق با است خطا
 گر میسر کند جبریل رسول
 که چرا در گریه آید دوستان
 این چنین گفتند با صد انتباه

جام دل از خوف حق لبریز کن
 هر که ایمن شد فتاد اندر بلا
 در جهان از لطف حق دخل شود
 خوف باشد موجب ترک گناه
 لذت ایمان نیابی زینهار
 خوف کن از مکر کس الما کرین
 متقی را که نماید از شقی
 حیث چون خائف بود ایمن
 که چه خواهد کرد با او کردگار
 ایمنی از وسع کجا سید ترا
 که بود از حاسدین روزگار
 بلکه باید داشت زو چشم عطا
 وحی برایشان شده از حق نعل
 کرده ام ایمن شمارا بیگمان
 که ایم ایمن ز مکر است آله

نصرت حق باید شما را بخینید
 اینی از من است که در دست
 اینی از من است که در دست
 اینی از من است که در دست

عالمه ایچو اصل من
 عاتمه ایچو اصل من
 عاتمه ایچو اصل من
 عاتمه ایچو اصل من

عالمه ایچو اصل من
 عاتمه ایچو اصل من
 عاتمه ایچو اصل من
 عاتمه ایچو اصل من

عالمه ایچو اصل من
 عاتمه ایچو اصل من
 عاتمه ایچو اصل من
 عاتمه ایچو اصل من

و انکه این دارد از حق جهان
 و آنکه این دارد از حق جهان
 و آنکه این دارد از حق جهان
 و آنکه این دارد از حق جهان

و خط اسود بر رخ ووش عیان
 که نژاد سکا شکے مادر مرا
 کاشکے نامم نبودے در جهان
 که چسان حال تو هست اهلین
 که بود برشتی جسم روان
 هر یک بر تخت ماند جدا
 من چه گویم از شما سے دروان
 خوف ناید چون ترا ایلین
 حیث تو این چنین ای تیغبر
 خطر خوف از کس دیگر میار
 که ترسی جز خدا کے دوسرا
 که موجد جز خدا دار و خطر
 جز خدا خائف نباشد در جهان
 از صفات نقص ان مهیدیم
 باشد از جمله حجاب از برهنگان

سیکرتے بسکه در روز شبان
 انجین گفتے ز ترس کبریا
 عاکشے گفتے ز بیم حق چنان
 احسن بصری گفتے ز تنگن
 گفت باشد حال آن مرد چنان
 بشکند شتی یکایک از قضا
 بهچنین حال من است اندر جهان
 بود پس حال بزرگان انجین
 بر سرست پیک اجل بسته کمر
 باش در خوف خدا زار و زار
 خوف صافی آن زمان گرد و زار
 چون زحق باشد همه نفع و ضرر
 در حقیقت مومن آن باشد که آن
 در حق خاصان در گاه کریم
 استکتاب دل اگر باشد در ان

از دوسرے دست
 از دوسرے دست
 از دوسرے دست
 از دوسرے دست

در بیان دجا

در بیان دجا

۳۵۱

و انکه این دارد از حق جهان
 و آنکه این دارد از حق جهان
 و آنکه این دارد از حق جهان
 و آنکه این دارد از حق جهان

کز نه غلام من بر بند گان
 بود پادشاه حق بگوید آنچه در دلش
 از هر چه در دلش بود در آید
 از هر چه در دلش بود در آید

بیگان نزدیک او باشد خدا از برای حق بگوید آنچه در دلش بر گمان عهد خود باشد خدا دید و برسدش که ای عالمین گفت بودم با گناه بے شمار که حق می بود مادر حسن ظن تا به صد سال در یابست اسم یا حقان و ستان از زبان که بیار آمد در ابا من قرین جاس خود چون یافتی لذت جیم باز فرمان سقر گرد و و را حق به بنای او پسران شود بود حسن ظن بفضل تو مرا باز پس دروے نگذاری مقیم بر گمانی که نموده آن زمان	هر که دار حسن ظن با کسی آنکه دار و سو ظن با طیف حق مگذر از حسن گمان بے باصفا مالک دینار را سخنی بخواب طیف حق با تو چه کرده آشکار پاک گردانیده شد عصیان من در خبر آمد که مردی در ستر پس بگوید از سر راه و فغان حق تعالی گوید از روح الامین پرسد از بنده چنین رت کیم گوید ای رب بدترین جایها چون بر ندا و را پس نکران شود گوید ای پروردگار دوسرا که برون آری چو از ناله جیم حق کند از بهر او که جهان
--	--

از برای حق بگوید آنچه در دلش
 از برای حق بگوید آنچه در دلش
 از برای حق بگوید آنچه در دلش
 از برای حق بگوید آنچه در دلش

تا امید می نویسد پان بود
 که چه عصیان غافل بود
 ذات پاکش خوار بود
 از هر چه در دلش بود در آید

لعل کونین بیای از نازان
 با کمال پندیده ای بی عیان
 که در دوازده ماه از کمال
 نماید بر اقصی بود آن که
 حق تعالی باشد از تو شاد
 چون بود در جنت ایجان پدر
 داغ حنّت کند از خصل خود
 طبع سازد و عقبت به راه پیش

درفضاست اخلاق و از برون
چشم دارا از پیش چشم اندازان
کدام در احوال و از برون
چشم دارا از پیش چشم اندازان

کرمه بایستی حق را بخت
 نام از خود و بخت بخت
 کرمه بایستی حق را بخت
 نام از خود و بخت بخت

از تعهد نگذری اندر جهان
 اگر گشتی دست از تعهد بپوش
 گر نباشد تخم ایمان تسلیم
 که فضا سینه از خلق بد
 هر دم پاشی آب طاعت خدا
 کا نچنان فرمون خستیم انبیا
 چشم رحمت دار از حق اندر آن
 این همه آثار نو میدی بود
 پس ترا در هر چه باشد خستیا
 چشم خود بر شمره آن دشتین
 ورنه سازی هیچ سامان مله
 چون ز امر حق دلت باشد نفور
 البته است آن کو با سید عطا
 زان سبب گفت آن رسول نیکو
 که تو سازی تو به از راه خطا

تا شود ایمان تو کامل از ان
 حکم آن نو میدی آمد سر بر
 کان بود خالی زایقان کریم
 پاک تر داری نه چون کبر و حسد
 از حماقت و انسان چشم رجا
 هر که باشد تالیع نفس و هوا
 بیگمان احمق بود اندر جهان
 شمره او جز حماقت که شود
 چون کنی سامان آن اس و شمع
 باشد این حکم رجا از د و لهن
 احمق باشد در آن چشم رجا
 چشم رحمت از خدا باشد غور
 سر فرو نارد بطاعت خدا
 راست ناید کلام دین پر آرزو
 دار امید قبول از کبر یا

نام تو در احسان باشد حساب
 این حالت چیست که اندر زمین
 که کار خود را بجهان با حقین
 چشم رحمت از خدا باشد غور
 سر فرو نارد بطاعت خدا
 راست ناید کلام دین پر آرزو
 دار امید قبول از کبر یا

کرمه بایستی حق را بخت
 نام از خود و بخت بخت
 کرمه بایستی حق را بخت
 نام از خود و بخت بخت

نور علی محمد و ذریعہ

فراورد و اورا بپوشش حق سازد بلند
علم باشد و علم را را از حجب

ہم کہ دارالدین بنجامین غافل است
علم آموز کے کو غافل

گر نشینی با چنین عالم قهرین
گفت پیغمبر رسول بسیار
هر که علمش از عمل عاقل بود
کو رساز و چشم جانش کردگار
شرع باشد بهر او باز چه گاه
در گذر از قیل قال اند جهان
علم دین آموزی بهر جدال
از زبان گفتن ز دل نشین است
هر که خواند علم را بهر حال
علم دل نور است بهر موشان
هر که علمش نیست در دل استوار
هر که در دل تافت نور علم پاک
عالم عالمی و سفلی در نظر
گر گشتی در چشم خاک پاکی او
علم نافع هر که در دل بود

و در ترساز و ترا از راه دین
لحم عالم زهر آلوده شناس
کے تمیزش در حق و باطل بود
نیک را از بد اندر زیخار
قلب او هرگز نیاید افتاد
علم دل به آواز علم زبان
کے لسان قال باشد همچو حال
علم دانستن بود نه گفتن است
حاصلش هرگز نگردد و جزو حال
شد غلام مردمان علم زبان
ز روح قدر سے نزار و زیخار
در جهان او از تاریکی چه پاک
پیش او باشد هویدا سر به سر
چشم توروشن شود و نیک
صد هزاران برکتش حاصل شود

علم نافع از ترس سازد ترا از راه دین
علم نافع از ترس سازد ترا از راه دین
علم نافع از ترس سازد ترا از راه دین
علم نافع از ترس سازد ترا از راه دین

در طاعتات خداوند
از ترس و خوف و باطن
در بیان نور مستجاب است
موجب ملک است
در طاعتات خداوند
از ترس و خوف و باطن
در بیان نور مستجاب است
موجب ملک است
در طاعتات خداوند
از ترس و خوف و باطن
در بیان نور مستجاب است
موجب ملک است

در طاعتات خداوند
از ترس و خوف و باطن
در بیان نور مستجاب است
موجب ملک است
در طاعتات خداوند
از ترس و خوف و باطن
در بیان نور مستجاب است
موجب ملک است

حرم حق گردل داری نهان
هر چه در آفرید دل باشد درون
چون شود شاه دولت حرم طلب
محقق راوان گنج ستر کبریا
هست عرفان ستر رب دینان
بر در دل باشد ایم پاسبان
در همه کردار با اخلاص رب
گر ادب در جمله نشد داری نگاه
هر چه فرماید ترا شیخ رسول

در بیان خاتمه کتاب

انہر فا خاموش اکنون زین سخن
 تابکے پیچھے درین گفتار با
 تار دیت و قافیہ جو بیان شوی
 کن تو فکر خود چہ حاصل زین کلام
 عاقلان را این نصیحت بس بود

معصرت خواہ از خدا کے ذوق
 تابکے باشی درین آزار با
 تا حدیث این و آن جو بیان شوی
 دہ برین اور اقیسمت اختتام
 کہ نہ نار و در عمل ناکس بود

اے خداے من گناہم درگزار بن جز تو نبو کس مرا آمرزگار

این کتاب را در روز جمعه ۱۲۸۸ هجری قمری در شهر تبریز
 در کتابخانه کهنه کلاسیک چاپ کرده ام
 و در این کتابخانه کهنه کلاسیک
 در شهر تبریز چاپ کرده ام
 و در این کتابخانه کهنه کلاسیک
 در شهر تبریز چاپ کرده ام

انتخاب لیات از دیوان جنید وقت بازید من حضرت
 سید شاه محمد حسن اشرف قادیانی علیہ الرحمہ مفتی محمد رفیع

در خیال قامت کعبه و تکیه	سر کشد آرد و خان از سینه بریان ما
طیب با اونی سحر علاج کاش	زانه هرگز نیست جن وصل صنم دران ما
سگمان کوه صنم بسکانه فرستد دارند	نخودند کعبه اشرف امتحان مرا
از شرف گذر کن سوست کاشانه ما	تا منور کنی از جلوه خود خانه ما
سیر سیرنگ سخن گردد و گلزار ارام	گر قدم رنج کنی یار بوی راه ما
گر مستاح دو بهان با من سخن شنند	جز رخ یار سخا ابد دل دیوانه ما
منم آن بیل سودا زده گز و زازل	آب شد خون علم عشق شده دانه ما
گر بوقت سحر آیم از غم از جوش درین	چرخ صد جاحد از ناله ستان ما
اشرف از ناله من نشاید بشنوا	نیست هرگز اثر در کل جانا ما
دشمن جو آمد آن مهتابان بخواب	وامانده بخواب آینه چشم پر آب ما
در زلف تیر آسوخ تابان نهفته	گرم شد بجهنم فطرات آفتاب ما
وامن بعشق او زد و عالم فشاندم	لے محبت چه کار ترا با حساب ما
تا که کنیم کریم وزاری که از غمت	خون شد دل چکید چشم پر آب ما

این کتاب را در روز جمعه ۱۲۸۸ هجری قمری در شهر تبریز
 در کتابخانه کهنه کلاسیک چاپ کرده ام
 و در این کتابخانه کهنه کلاسیک
 در شهر تبریز چاپ کرده ام
 و در این کتابخانه کهنه کلاسیک
 در شهر تبریز چاپ کرده ام

۳۸۸
 این کتاب را در روز جمعه ۱۲۸۸ هجری قمری در شهر تبریز
 در کتابخانه کهنه کلاسیک چاپ کرده ام
 و در این کتابخانه کهنه کلاسیک
 در شهر تبریز چاپ کرده ام
 و در این کتابخانه کهنه کلاسیک
 در شهر تبریز چاپ کرده ام

این کتاب را در روز جمعه ۱۲۸۸ هجری قمری در شهر تبریز
 در کتابخانه کهنه کلاسیک چاپ کرده ام
 و در این کتابخانه کهنه کلاسیک
 در شهر تبریز چاپ کرده ام
 و در این کتابخانه کهنه کلاسیک
 در شهر تبریز چاپ کرده ام

بیشمار بیثا مباد ترا چون شیر حق
 خوفِ یماست هرگز غصه بر پا کن
 وقف مهر آن صحابش دلت کن شرفا
 دل نیست که مرده فرخ دلبر بایست
 اندر طلب کعبه وصل تو نگارا
 نزدیک تر به جان من از حل می رید
 صد محنت صد آفت و صد گریه بلا
 آن نایب هایون اسیرم سایه نگو شد
 یارے طلب این شرف که باند تو جاوید
 فکر تو شب روزم اور در زبان است
 سرگم که جهان غرق بیکبار رنگ و د
 قاتل چه درنگ است پی کشتن زینت
 دلم پیوسته در شوق جالش نگریدم
 بگلزار ابرو جان شرف لبو گردیدم لکن
 اما نقاب از رخ آن دلبر عناق د

خلق نیکو چون رسول کہ برائی بایست
اعتقاد حسن ظن با دلیانی بایست
گر بظن اول مصطفیٰ امی بایست
جان نیست کہ با آذر کان جلوہ نمائست
جان من و دستہ کم اذ قلمہ نمائست
افسوس کس محرم این غیب نیست
در اوجت بر من بجای و جہا نیست
ہرگز بدل من ہوس ظن نہا نیست
حاشا کہ کسی را بجان مہر وفا نیست
وز بہر تماشاے توجہ شہم نہ کن است
کہ ہر مژدہ چشم خناب روان است
موجود بدست ملکون تیر و مکان است
بلوغ خدشتن ہر دم خالش و بودار
بہار گلشن جانان عجب آنک بوار
عالمے و پئے او بہر تماشا افتاد

[illegible]

غزیرین
 لئے مملکت کے دربار
 زانیا کا رستہ رضیہ خان چمن
 تاشکند میں غریب خان کا
 سکھ زانیا کا رستہ
 افغانان چچال کے
 آتش صاف و درخت دہلا افغان
 قورقور قورقور قورقور قورقور

۳۱۹
 دوزخوی خود را بدین کار گذاردی ای پسر
 دلشسته خود را درین چمن قطره دامن نیست
 اگر چه در مریه به آب صفای دامن صفه
 خونینش را در آب گشت سودا
 بیای پس به کار بچین خادای پسر
 پای تو در لب این آب است خرم خرم
 اگر کفایت لب این آب است خرم خرم
 جامه می بینی خود را در این
 صافان این آب صفای دامن نیست
 دوزخوی خود را بدین کار گذاردی ای پسر

کمال در فزاد خوشان جمال یابی نغم
 بقدر غایت خوشان جمال یابی نغم
 بعد شوق از نگار جان جمال یابی نغم
 با جمال بود که در دیده جان جمال یابی نغم
 با محزون چون دست چرخ جمال یابی نغم

إِنَّمَا لِلَّهِ الدِّينُ الْحَقُّ وَاللَّيَالِي أَصْحَابُهَا

بسم الله تعالى

لنسخه معرفت شمس

یعنی

شنوی غرب نامه

مصنف

حضرت شاه علام احمد قادری مرید و فرزند شیخ حضرت خاں شیخ محمد بن محمد الطیاری القادری الهندی
خلیفه ایشم شدم شدن حضرت سید شاه بلاتی قادری سبوری غم المراءادی اولاد قاس
حضرت قطب عالم غوث علم سیدنا ابو محمد شیخ عبدالقادر الحسینی الحیلانی قدس سره العزیز

تصحیح

جانب الی و مرشد مولوی احمد حسین خان اصفادری نقشبندی المریدی ثم الحیدر آبادی دکنی

محمد بن حسین آجایی طبع هوکشا

از آنکه او به رسول نامی است
 جان پادشاه ناماد فرماید بود
 در میان آن که از حق بیجان شود
 مناجات در راه رافع الدجاست
 و کی می در بر کسی و عبود
 بکشتن خرم ما تو اسب غنود
 در آنکه علم گن ما که درود

۳۹۲

نفس و حرص از چوایز و دروا
من ز امر و نهی تو کردم خطا
باید لطیف عاست خالقا
نفس شش در راه تو بمن
خوارم از تو بنمایا
من اگر فدا تو قبولم
بخش ما ایست خطا
چونکه فرمودی مرا ایست خطا
از دور رحمت مرا ایست خطا

زانگہ آدم را بخود کرد آشتنا او کہ گفتہ کن شدہ کون و مکان جن و انسان و ملائکہ ہنوتند کہ کنند این غیمہ ذات کہ بیا زندہ شد ازوے ہمہ خورد و کلان و موند از نام او خوشدل شوند ہست ازوے آدم خاک کی بیا	حمد بخند در جناب کبریا وصف او ہرگز بگنجند در زبان و صفات ذات او حیران شدند بے پر پیدا کنند نہ زند را نام پاک او علاج عاشقان نام او داروے درد و دروسہ شکر او کہے می شود از سن ادا
---	---

در لغت حضرت سهرورد کا کلمات

بعد حمد حق بگوئست نبی

در بیان ممت حجاب
از کبر دور شو مگر حجاب
و نشانی چو سیلجان از فیض
نفس و نون اگر نمی آید فیض را
در بدن بین عجب را از کبر

پیشانی قرص سجادہ نقالی

کابل را دور کن سلسه هوشیار
خویش را که بنفس بینی عیان
سجده مرادان اگر دلی بدل
دور در امان بودا سس مرد کا
رتبه خود را اگر بستانستی
سلسه پسر بدین خود هشیار باش
عاقل این باشد که خاموشی کند
مرد عاقل آن بود نزد خدا
لبه تعلق باش سلسه جان پدر
خویش خود سس پسر کن زود گم
ناطری جو اگر خواهی مراد
یکدم از شکر خدا غافل مشو
مخ و دم یکسان نماید گرترا
هر که از مدح کسان سرور شد
حرص را بگذر نفوس را بسوز

۳۹۲

کلام خود را بعد از آن واقع گذارد
 بگویم که در ذکر خدا مشغول نشد
 او هم نزد مبلغان مقبول نشد
 بگویم که از ذکر خدا متهم نشد
 جسم و جان او هم پوز نشد
 هر که در ذکر خدا اکمال بود
 او در جلام و مان عاقل شود
 او در ذکر حق اگر پسر است
 او از ذکر خدا

۳۹۳

[illegible]

جل فی کما حق الله وکماله من دلا
فی سمر ارد وحدت ناول دلا
جیب حسد ابرو یوان دلا
قادر ابو العالی قدس الدلا
عبد الوکیلین مرشد تاح
عبداللہ از دیوان قدس

جس کتاب پر اہل حق کی طرف سے ہر دوسرے

اعلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) مجموعہ منتخبات احمدیہ موسوم باسم تاریخی گرانما پیشینویات تصوف متذکرات مصنفین اسکے تمام حقوق ذریعہ تحریری محفوظ ہیں یہ مجموعہ دو قسم کے کاغذ پر طبع ہوا اول سولہ جلدیں قیمت (۷۷) قسم دوم کھرا (۵۱) اور دس جلدیں خرید کر کو ایک جلد مفت دی جائے گی۔

(۲) احوال تلمذیہ یہ عربی طبع کے تعلق اردو زبان میں نہایت ہی سلیس اور نہایت جامع مختصر ۲۲ صفحوں کا رسالہ ہے گویا دریا کو زہ میں بلکہ قطرہ میں جو قیمت فی جلد ۲۔

(۳) سنن احمدیہ معروف فتاویٰ مجموعہ شیعہ تبلیغ اعمال صوفیہ عبادات نافذ میں نہایت ہی جامع فتاویٰ جو وحدت فقہ و صوفیہ کرام کے مصنفہ (۳۰) کتابوں سے اخذ کیا گیا ہے ۳۱۶ جلد میں ایک مرتب طبع ہوا تہا کی سو جلدیں ہلالک محروسہ کو سجاد کو اسون کو ہدایات سلیح سبیل کو اب دارالہام سرکار عالی تقسیم کی تھیں ہاتون ہاتھ فروخت ہو گیا تھا۔ اب دوبارہ نہایت تہا کے ساتھ زیر طبع جو قیمت قسم اول (۷۷) قسم دوم (۵۱)۔

(۴) مجموعہ وظائف احمدیہ تقریباً ۲۰۰ ورو وظائف مشروطہ الاجازات مثل دلائل الخیرات و دلائل القادریہ وادرا وحصارات ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم و دعا کشفی و تہذیب القرآن وغیرہ کا مجموعہ ہر اسکی ایک ہزار جلدوں کی دلاور جمین صاحب احمدی امین کروڑ گیری سرکار عالی طبع کر کے نادار مریدین سلسلہ کے لئے وقف کر دئے ہیں۔ قیمت (۷۷)۔

(۵) معارف احمدیہ شیعہ سلسلوں صوفیہ ابھی غیر مطبوع ہے۔

۳۳۲

ان کتابوں کے لئے کا پتہ

محمد وزیر علی قادری نقشبندی احمدی جیہ آباد دکن بیرون دیوبند پورہ تحصیل مرکزی لدکان

